دروسِ زرادی

علمِ صرف کی معروف فارسی کتاب «زرادی» کی جامع و محقق اُردو شرح

افادات: حضرت مولانا محمد زہیر روحانی بازی مدظلہ العالی

ترتیب و تدوین: محمد ساجد اکرم

www.dars-e-nizami.com

دُرُوسِ زَرَّادِی

علمِ صرف کی معروف فارسی کتاب «زرادی» کی جامع و محقق اردو شرح

(توضیحی و صرفی حواشی، ویکٹر نقشہ جات و جداول)

افادات: حضرت مولانا محمد زہیر روحانی بازی مدظلہ العالی

اسباق: ۰۹۲ تا ۱۱۰ (مکمل کتاب — ۱۹ اسباق)

ترتیب و تدوین: محمد ساجد اکرم

جامعۃ التوحید، چک کانی پور (پاکپتن، پنجاب، پاکستان)

www.dars-e-nizami.com

اِلتِمَاسِ دُعَا وَ اِیصَالِ ثَوَاب

اے اللہ! اس کتاب کی ترتیب، تدوین اور اشاعت میں ہونے والی تمام کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرما، اسے طلبۂ علمِ دین کے لیے نافع اور ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بنا۔

یااللہ! اس کا ثواب میری **والدۂ مرحومہ** اور **ہمشیرۂ مرحومہ** کی ارواحِ طیبہ کو پہنچا، ان کی کامل مغفرت فرما، ان کی قبروں کو جنت کے باغات میں سے ایک باغ بنا اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔

نیز میرے تمام علمی محسنین اور اساتذہ کے درجات بلند فرما۔ آمین!

طالبِ دعا: محمد ساجد اکرم

مختصر فہرستِ ابواب واسباقِ زرادی

(مطلوبہ باب، سبق یا نقشے پر کلک کرکے براہِ راست اس صفحے پر پہنچیں)

شمار	باب / فصل	شامل اہم مباحث	اسباق	صفحہ
۱	باب اول: مقدمہ ومہموز	اقسامِ اربعہ (مع نقشہ)، صرفِ مہموز وتخفیفِ ہمزہ	۰۹۲ تا ۰۹۳	۱
۲	فصلِ دوم: معتل ومثال	اقسامِ معتل (مع جدول)، مِیْعَادٌ، مُوْقِنٌ، اُقِّتَتْ	۰۹۴ تا ۰۹۵	۱۱
۳	فصلِ سوم: اعلالِ اجوف	قَالَ (مع نقشہ)، ساکنین (مع جدول)، قِیْلَ، بَاعَ ومَبِیْعٌ	۰۹۶ تا ۱۰۳	۲۱
۴	فصلِ چہارم: اعلالِ ناقص	دُعِیَ (مع نقشہ)، مَدْعُوٌّ ورَأٰی، أَرٰی وأَسٰی (مع جدول)	۱۰۴ تا ۱۰۷	۶۶
۵	خاتمہ: لفیف، مضاعف وافتعال	لفیف مفروق ومقرون، مضاعف (مع جدول)، تائے افتعال (مع نقشہ)	۱۰۸ تا ۱۱۰	۹۰

کلک ایبل اشاریۂ حواشی، ویکٹر نقشہ جات وصرفی جداول

نقشہ / جدول کا عنوان	سبق	صفحہ	نقشہ / جدول کا عنوان	سبق	صفحہ
ویکٹر نقشہ: کلمہ کی اقسامِ اربعہ	۰۹۲	۲	ویکٹر نقشہ: واو بہ یا کے پانچ مواقع	۱۰۴	۶۷
جدول: معتل کی اقسام وامثلہ	۰۹۴	۱۲	جدول: أَسٰی اور أَرٰی کا تقابل	۱۰۷	۸۲
ویکٹر نقشہ: اعلالِ اجوف کی چار صورتیں	۰۹۶	۲۲	جدول: مضاعف میں تخفیف کے تین طریقے	۱۰۹	۹۵
جدول: اجتماعِ ساکنین کا تقابل	۰۹۸	۳۲	ویکٹر نقشہ: تائے افتعال کا قلب وادغام	۱۱۰	۱۰۱

«کتاب کے آخر میں مکمل تفصیلی فہرستِ اسباق (صفحہ ۱۰۶) پر جانے کے لیے یہاں کلک کریں»

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ: مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ وَصَرْفُ الصَّحِيحِ وَالْمَهْمُوْزِ

خطبۂ کتاب، اقسامِ اربعہ، صرفِ صحیح اور تخفیفِ ہمزہ کے قوانین (اسباق ۰۹۲ تا ۰۹۳)

خطبۂ کتاب، افعالِ متصرفہ واسماءِ متمکنہ کی چار اقسام اور صحیح و مہموز کا بیان

سبق نمبر ۹۲—تاریخِ درس: ۲۵ جنوری ۲۰۰۹ء

اچھا بھئی، آج ہم اِنْ شَاءَ اللهُ زرادی شروع کریں گے بھئی۔ یہ بڑی پیاری اور مختصر سی کتاب ہے، اور بڑی نافع ہے۔ بہت مفید کتاب۔ اِنْ شَاءَ اللهُ یہ پڑھ لیں گے بھئی، ابواب آپ کو اچھی طرح یاد ہیں، اس کے بعد یہ صرف کی کتاب بھی ساتھ ہو جائے گی، اِنْ شَاءَ اللهُ پھر علم الصیغہ وغیرہ تو آپ خود دیکھ سکتے ہیں آرام سے بھئی۔[1]

اچھا آیئے بھئی شروع میں پھر دعا پڑھ لیں۔ جی پڑھیے بھئی:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔رَبَّنَا يَسِّرْ لَنَا هٰذَا الْكِتَابَ وَلَا تُعَسِّرْهُ وَتَمِّمْهُ بِالْخَيْرِ وَبِكَ نَسْتَعِيْنُ يَا فَتَّاحُ يَا عَلِيْمُ۔رَبَّنَا يَسِّرْ لَنَا هٰذَا الْكِتَابَ وَلَا تُعَسِّرْهُ وَتَمِّمْهُ بِالْخَيْرِ وَبِكَ نَسْتَعِيْنُ يَا فَتَّاحُ يَا عَلِيْمُ۔رَبَّنَا يَسِّرْ لَنَا هٰذَا الْكِتَابَ وَلَا تُعَسِّرْهُ وَتَمِّمْهُ بِالْخَيْرِ وَبِكَ نَسْتَعِيْنُ يَا فَتَّاحُ يَا عَلِيْمُ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اچھا جی، اب دیکھیے کتاب پر بھئی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں رَبِّ الْعَالَمِيْنَ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اور انجام ہے متقیوں کے لیے، پرہیزگاروں کے لیے۔ بھئی سوال پیدا ہوتا ہے انجام تو سب کا ہوگا، چاہے پرہیزگار ہو چاہے غیر پرہیزگار ہو، چاہے مومن ہو چاہے کافر

[1] ویکٹر نقشہ: افعالِ متصرفہ واسماءِ متمکنہ کی چار اقسام (مطابقِ زرادی)

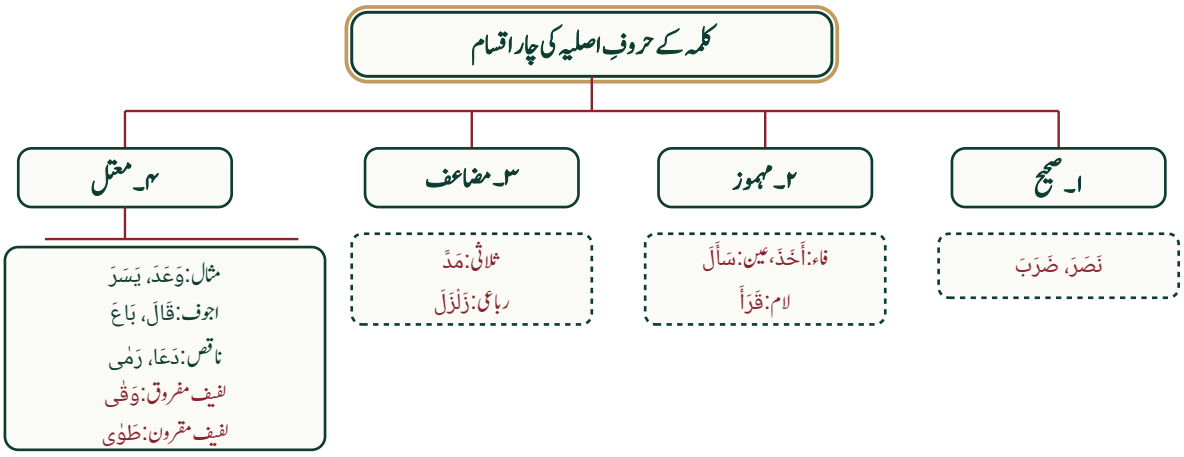

ہو، تو یہاں یاد رکھیے صفت محذوف ہے، اَيِ الْعَاقِبَةُ الْحَسَنَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اچھا انجام کس کے لیے ہے؟ متقیوں کے لیے ہے، ان کا اچھا انجام ہو گا بھئی۔ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اور رحمت ہو اور سلامتی ہو عَلٰى رَسُوْلِهِ الله کے رسول پر مُحَمَّدٍ جن کا نام مُحَمَّد ہے، وَآلِهٖ اور حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی آل پر یعنی حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا اتباع کرنے والوں پر متقی جو اتباع کرنے والے مُتَّقِيْن ہیں ان پر، وَاَصْحَابِهٖ اور حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ پر، اَجْمَعِيْنَ سب کے سب بھئی۔ ہاں جی، ان سب پر کیا ہو؟ اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

بداں، جان لے تو اَسْعَدَكَ اللهُ تَعَالٰى فِي الدَّارَيْنِ نیک بخت کر دے تجھے الله تَعَالٰى فِي الدَّارَيْنِ دونوں جہانوں میں، یعنی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، **کہ جملہ افعال مُتَصَرِّفَه** کہ تمام افعال مُتَصَرِّفَه جو ہیں، افعال مُتَصَرِّفَه وہ افعال جن کی ماضی، مضارع، امر کی طرف گردانیں ہوتی ہیں بھئی، جن کی کیا ہوتی ہیں؟ ماضی، امر اور مضارع کی طرف ان کی گردانیں ہوتی ہیں۔ کہ تمام افعال مُتَصَرِّفَه وَاَسْمَاءِ مُتَمَكِّنَه، اسماء مُتَمَكِّنَه یہ معرب کو کہتے ہیں بھئی، اسم متمکن کسے کہتے ہیں؟ معرب بھئی۔ تَمَكُّن کا معنی ہے جگہ دینا بھئی، تو چونکہ یہ بھی اِعْرَاب کو جگہ دے دیتے ہیں اس لیے انہیں اسماء مُتَمَكِّنَه کہتے ہیں، جبکہ مبنی کو اسم غیر متمکن کہتے ہیں بھئی۔

کہتے ہیں جان لے تو کہ الله تَعَالٰى تجھے دونوں جہانوں میں نیک بخت کر دے کہ جملہ افعال مُتَصَرِّفَه کہ تمام افعال مُتَصَرِّفَه اور تمام اسماء مُتَمَكِّنَه جو ہیں **بر چہار نوع است** وہ چار قسم پر ہیں: صحیح و مہموز و معتل و مضاعف۔ صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف۔ یہ چار قسم بھئی۔ بھئی یاد رکھیے اس سے پہلے آپ نے پڑھا تھا ہفت اقسام بھئی، زیادہ مشہور یہ ہفت اقسام سے ہی ہیں لیکن یہ بھی بعض بزرگوں کا یہ طریقہ ہے وہ معتل کے ساتھ ان کو ذکر کر دیتے ہیں اور معتل اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی حرف اصلی حرف عِلَّت ہو بھئی، حرف اصلی کیا ہو؟ حرف عِلَّت ہو۔ تو معتل کے اندر مثال بھی داخل ہو گیا کیونکہ مثال میں فاء کلمہ کیا ہوتا ہے حرف عِلَّت، اسی کے اندر اجوف بھی داخل ہوا کیونکہ اجوف کے اندر عین کلمہ کیا ہے حرف عِلَّت ہے، اسی میں ناقص بھی داخل ہوا کیونکہ ناقص کے اندر لام کلمہ کیا ہے حرف عِلَّت، اور اسی میں لفیف بھی داخل ہو گیا چاہے لفیف مقرون ہو چاہے لفیف مفروق ہو جس کے اندر دو حرف عِلَّت آجاتے ہیں دو حرف صحیح بھئی۔ تو معتل کے اندر یہ چاروں شامل ہو گئے۔ معتل کس کو کہتے ہیں جس میں کیا ہو حرف اصلی حرف عِلَّت ہو۔

تو کہتے ہیں تمام یہ جو افعال مُتَصَرِّفَه اور اسماء مُتَمَكِّنَه یہ چار قسم پر ہیں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف۔ **اما صحیح آں باشد** باقی صحیح جو ہے وہ ہو گا **کہ ہیچ حرف اصلی او ہمزہ و حرف عِلَّت نباشد** کہ اس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ اور حرف عِلَّت نہ ہو بھئی۔ یعنی اس کا کوئی حرف اصلی ہمزہ بھی نہ ہو اور حرف عِلَّت بھی نہ ہو۔ اگر ہمزہ ہو اکوئی حرف اصلی وہ کیا کہلائے گا؟ وہ مہموز کہلائے گا۔ اگر کوئی حرف صحیح حرف عِلَّت ہو اوہ کیا کہلائے گا؟ وہ معتل کہلائے گا۔ تو یہ قید لگا کر مہموز کو بھی نکال دیا اور معتل کو بھی نکال دیا۔ اب مضاعف کو نکالنا ہے اس کے لیے بھی آگے بتلا رہے ہیں: **و عین و لام او از یک جنس نباشد** اور عین اور اس کا لام ایک جنس کے نہ ہوں بھئی۔ مضاعف میں کیا ہوتا تھا عین اور لام ایک ہی جنس کے ہوتے تھے جیسے مَدَّ اصل میں کیا تھا مَدَدَ بروزن فعل، تو عین بھی دال ہے اور لام بھی دال ہے دو حرف صحیح ایک ہی جنس کے ہیں بھئی۔ تو صحیح وہ ہے کہ جس کے اندر کوئی حرف اصلی اس کا ہمزہ اور حرف عِلَّت نہ ہو اور اس کا عین اور لام ایک جنس کے نہ ہوں، **چوں** قَتَلَ و ضَرَبَ جیسے قَتَلَ اور ضَرَبَ۔ دیکھو قَتَلَ اور ضَرَبَ دو مثالیں ہیں بھئی، دو مثالیں، ان میں سے کوئی بھی حرف جو ہے ہمزہ بھی نہیں ہے، حرف عِلَّت بھی نہیں ہے، اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ تو یہ صحیح کہلاتے ہیں۔

و مہموز آں باشد کہ یک حرف اصلی او ہمزہ بود اور مہموز وہ ہوتا ہے، وہ ہو گا کہ ایک حرف اصلی اس کا ہمزہ ہو، اس کا ایک حرف اصلی کیا ہو؟ ہمزہ ہو۔ **چوں امر و سال**۔ امر میں کون سا حرف ہمزہ ہے؟ فاء کلمہ۔ اور سال میں؟ عین۔ تو یہ پہلی مثال ہے مہموز الْفَاء کی، دوسری مثال ہے مہموز الْعَيْن کی بھئی۔ وقَرَاَ اور اسی طرح قَرَاَ یہ مثال کس کی ہے؟ مہموز اللَّام کی بھئی۔

و معتل آنست کہ یک حرف اصلی او حرف عِلَّت باشد اور معتل وہ ہے کہ ایک حرف اصلی اس کا حرف عِلَّت ہو۔ **چوں**

وَعَدَ	قَالَ	رَمٰى

۔وَعَدَ مثال ہے بھئی فاء حرف عِلَّت ہے، قَالَ اجوف ہے عین کیا ہے حرف عِلَّت ہے، رَمٰى ناقص ہے یاء کیا ہے حرف عِلَّت ہے۔ جی، اور اسی طرح میں نے بتلایا لفیف بھی اس کے اندر داخل ہے۔ جب ایک حرف عِلَّت والا معتل ہے تو دو حرف عِلَّت والا بطريقِ اولیٰ کیا ہو گا؟ معتل ہو گا بھئی۔ تو اس کی بھی بہر حال مصنف کو مثال ذکر کرنی چاہیے تھی بھئی، بہر حال آپ یاد رکھیں بھئی۔

وحروف عِلَّت سہ است حروف عِلَّت تین ہیں بھئی، واو والف ویاء، واو اور الف اور یاء، **کہ مجموعہ بوے وَايْ باشد** کہ ان کا مجموعہ کیا ہے؟ وَايْ ہے بھئی۔ میں نے آپ کو بتلایا تھا حرف عِلَّت کو حرف عِلَّت کیوں کہتے ہیں، حروف عِلَّت کو، ان کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟ کیونکہ عربی میں جیسے اردو میں کوئی بیمار ہو وہ ہائے ہائے کرتا ہے، عرب میں بیمار ہو وہ کیا کہتا ہے؟ وَايْ وَايْ! تو یہ چونکہ بیمار آدمی کی زبان پر یہ حروف جاری ہوتے ہیں اس لیے ان کا نام حرف عِلَّت رکھا بھئی۔

والف ہمیشہ ساکن باشد بے ضَغْطَه اور الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، ساکن ہوگا، بے ضَغْطَه بغیر جھٹکے کے یعنی بغیر تنگی کے بھئی۔ الف آپ **چوں** مَا و لَا جیسے مَا اور لَا۔ اس مَا کے اندر الف ہے، لَا کے ساتھ بھی الف ہے بھئی اور بغیر جھٹکے کے دونوں ادا ہو رہے ہیں۔ **وہر چہ متحرک باشد** بصورتِ **الف یا ساکن** مُنْضَغِطَه **باشد آنرا ہمزہ گویند** اور ہر وہ جو متحرک ہو اور الف کی صورت میں ہو، یا ساکن ہو جھٹکے والا **آنرا ہمزہ گویند** اس کو کیا کہتے ہیں؟ ہمزہ کہتے ہیں بھئی۔ **چوں** رَأْس و بُؤْس بھئی۔ تو رَأْس اور بُؤْس درمیان میں یہ جو الف کی صورت میں ہے یہ کیا ہے رَأْس میں؟ یہ ہمزہ ہے۔ بُؤْس میں یہ جو واو کی صورت میں ہے یہ کیا ہے؟ ہمزہ ہے۔ اور دیکھو جھٹکے کے ساتھ ان کی ادائیگی ہے رَأْس، بُؤْس۔ اگر رَأْس میں الف ہوتا پھر کیسے پڑھتے؟ رَاس، پھر تو بڑی نرمی سے اس نے ادا ہونا تھا بغیر جھٹکے کے۔ تو یہ پہلا فرق ہے مولانا! پہلا فرق کیا کہ الف ایک تو ہمیشہ ساکن ہوگا اور بغیر جھٹکے کے، جبکہ ہمزہ یا تو متحرک ہوگا اور اگر ساکن ہو تو کس کے ساتھ ہوگا؟ جھٹکے کے ساتھ۔ **ومَا قَبْلِ الف ہمیشہ مفتوح باشد** اور الف کا مَا قَبْل ہمیشہ مفتوح ہوگا بھئی۔ الف کا مَا قَبْل کیا ہے ہمیشہ؟ مفتوح۔ جیسے مَا، لَا دیکھو ان میں میم پر فتحہ ہے، لام پر فتحہ ہے الف سے مَا قَبْل بھئی۔ جبکہ ہمزہ کے اندر نہیں بھئی ایسا، ہمزہ سے مَا قَبْل کچھ بھی ہو سکتا ہے بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟

اگر حرکت ماقبلِ الف مخالف گردد، اگر الف کے ماقبل کی حرکت مخالف ہو جائے، **آں الف رابدل کنند**، اس الف کو بدلتے ہیں **بحرفے کہ موافق حرکت ماقبلِ اوست**، اس حرف کے ساتھ جو موافق ہو اس کے ماقبل کی حرکت کے۔ اس الف کے ماقبل کی حرکت کے موافق بھئی۔ بھئی الف سے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوگا، لیکن اگر الف سے پہلے کوئی اور حرکت آگئی، مثلاً ضمہ آگیا یا کسرہ آگیا، تو پھر الف کو اس حرکت کے موافق حرف عِلَّت سے بدل دیں گے۔ یعنی الف سے پہلے اگر ضمہ آیا تو الف کو واو سے بدل دیں گے، اور اگر الف سے ماقبل کسرہ آیا تو الف کو یاء سے بدلیں گے۔

جیسے دیکھیے **چوں**

قُوْتِلَ	بُوْيِعَ	أُسْتُبْقِيَ

۔قُوْتِلَ بھئی، یہ ماضی مجہول ہے، کس باب سے؟ باب مُفَاعَلَه سے یہ بھئی شاباش! باب مُفَاعَلَه سے بھئی

قَاتَلَ	يُقَاتِلُ	مُقَاتَلَةً	فَهُوَ
مُقَاتِلٌ	وَ	قُوْتِلَ	

۔تو دیکھو فعل مجہول جو ہے وہ فعل معروف سے بناتے ہیں، اس کا بنانے کا طریقہ کیا ہے؟ فعل معروف کیا تھا؟ قَاتَلَ۔ اس کا طریقہ یہ ہے شروع کو ضمہ دے دیتے ہیں اور آخر سے ماقبل کو کسرہ۔ تو قَاتَلَ تھا، آخر سے ماقبل تاء ہے، اس تاء کو کسرہ دیا، اور قاف کو کیا دے دیا؟ ضمہ۔ تو قاف کے بعد تو الف تھا، الف سے پہلے کیا آگیا؟ ضمہ آیا، تو اب الف کو کس سے بدل دیں گے؟ واو سے بدلیں گے، تو قُوْتِلَ ہوا۔ کیا ہوا؟ قُوْتِلَ۔ اسی طرح بُوْيِعَ بَايَعَ سے فعل مجہول، باب کون سا ہے؟ یہ بھی مُفَاعَلَه ہے مُبَايَعَة سے بھئی۔ وأُسْتُبْقِيَ۔ أُسْتُبْقِيَ اس کا معروف کیا تھا؟ اِسْتَبْقٰى۔ اِسْتَبْقٰى کے اندر یاء الف سے بدل گئی تھی آخر میں بھئی۔ آخر میں جو یاء تھی کس سے بدلی تھی؟ الف سے بدل گئی تھی، لیکن پھر جب کیا کیا گیا؟ مجہول بنایا، تو آخر سے ماقبل کو جب کسرہ دیا، تو الف سے ماقبل کیا آگیا؟ کسرہ، تو کسرہ کے موافق کون سا حرف عِلَّت ہے؟ یاء، تو الف کو کس سے بدل دیا؟ تو أُسْتُبْقِيَ۔ بات سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو أُسْتُبْقِيَ ہوا۔

جی، **ومضاعف آں باشد** اور مضاعف وہ ہوگا **کہ یک حرف اصلی او مُكَرَّر بود** کہ اس کا ایک حرف اصلی مُكَرَّر ہو، یعنی ایک حرف اس میں کتنی دفعہ آئے؟ دو دفعہ، یعنی دو حرف اصلی یوں کہیں ایک ہی جنس کے ہوں۔ **چوں** مَدَّ، دیکھو اس میں حرف اصلی کیا دال کیا ہے؟ مُكَرَّر ہے۔ وفَرَّ، فَرَّ دوسری مثال اس میں رَاءْ مُكَرَّر ہے۔ سب، اس میں بَاءْ کیا ہے؟ مُكَرَّر ہے۔ حَبَّ، اس کے اندر بھی بَاءْ مُكَرَّر ہے۔

صرف صحیح ایں جا فرو گذاشتہ شد، صحیح کی صرف، صحیح کی گردان ایں جا یہاں پر **فرو گذاشتہ شد** چھوڑ دی گئی، **بنابر آں کہ** اس وجہ سے کہ **در میزان**، میزان یہ جو صاحب کتاب ہیں یعنی زرادی ان کی ایک اور کتاب ہے میزان اس کا نام ہے۔ تو کہتے ہیں صحیح کی صرف کو یہاں پر چھوڑ دیا گیا اس وجہ سے کہ **در میزان** کہ میزان رسالے کے اندر مُقَدَّم افتادَہ **است** بھئی، مُقَدَّم واقع ہو چکی ہے بھئی، مُقَدَّم واقع یعنی پہلے واقع ہو چکی ہے اس رسالے کے اندر جو میں نے میزان رسالہ لکھا اس کے اندر میں نے، اس میں معلوم ہوا اس کے اندر انہوں نے پوری یہ کیا کیا ہو گا؟ صحیح کے تمام ابواب وغیرہ انہوں نے اس میں ذکر کر دیے۔ تو چونکہ صحیح کے ابواب سارے وہاں گزر گئے، اب باقی ابواب وہ یہاں اور ان کے قوانین یہاں ذکر کرنا چاہتے ہیں بھئی۔

ترجمہ سمجھ میں آ گیا بھئی؟ کہ **صرف صحیح ایں جا فرو گذاشتہ شد** کہ صحیح کی صرف یہاں پر چھوڑ دی گئی **بنابر آں کہ در میزان** مُقَدَّم افتادَہ **است** بنابر اس کے کہ میزان رسالے کے اندر وہ مُقَدَّم واقع ہو چکی ہے، پہلے ہی واقع ہو چکی ہے۔ تو اگر ضرورت ہو تو کہتے ہیں صحیح کے لیے آپ وہاں دیکھ سکتے ہیں جبکہ باقی کتنی قسمیں رہ گئیں؟ تین۔ ان باقی تین کی اب وہ تفصیل یہاں بیان کریں گے بھئی۔ بات سمجھ میں آ گئی بھئی؟ چلیے بس مولانا! هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ وَاللهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ۔

صرفِ مہموز اور تخفیفِ ہمزہ کے قوانین (ابدال بہ الف، واوویا)

سبق نمبر ۹۳—تاریخِ درس: ۲۶ جنوری ۲۰۰۹ء

صرف الْمَهْمُوْزِ۔

اما صرف مہموز با صرف صحیح برابر باشد مگر در چند جا کہ ذکر کردہ شود

بھئی گزشتہ سبق میں آپ نے پڑھا تھا مصنف رَحِمَهُ اللّٰهُ جو ہیں، علامہ فخر الدین زرادی، انہوں نے تقسیم کی تھی اور بتلایا تھا کہ أَفْعَالِ مُتَصَرِّفَه اور أَسْمَاءِ مُتَمَكِّنَه چار قسم پر ہیں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف۔ ان میں سے صحیح کے بارے میں آپ کو انہوں نے بتلایا کہ بھئی صحیح کے بارے میں مفصل بحث میرے رسالے میزان میں گزر چکی ہے، اس لیے اسے میں نے ترک کر دیا، وہ میں ذکر نہیں کروں گا۔ جبکہ باقی کے بارے میں اب وہ ذکر کریں گے اور جو قوانین وغیرہ ان میں جاری ہوتے ہیں ان کو ذکر کریں گے۔ آج وہ مہموز کے بارے میں بتلائیں گے، مہموز میں جو قوانین جاری ہوتے ہیں، مہموز کے ابواب میں بھئی۔

تو مہموز کی صرف کہتے ہیں: **اما صرف مہموز با صرف صحیح برابر باشد**، مہموز کی جو صرف یعنی مہموز کی گردان جو ہے، وہ صحیح کی گردان کے ساتھ برابر ہو گی بھئی۔ یعنی مہموز کی گردان بھی کس کی طرح ہے؟ صحیح کی گردان کی طرح ہے۔ چند ایک جگہ تھوڑا فرق آتا ہے، کچھ قوانین لگتے ہیں تخفیف وغیرہ کے، تو وہ اب ذکر کریں گے۔ تو کہتے ہیں مہموز کی گردان صحیح کی گردان کے ساتھ برابر ہے یعنی اسی کی طرح ہے، **مگر در چند جا**، مگر چند جگہ کے اندر کہ وہاں فرق آتا ہے۔ **مگر در چند جا** مگر چند جگہ پر **کہ ذکر کردہ شود** کہ جنہیں ذکر کیا جاتا ہے۔

قانون بھئی۔ جی، اب یہ قوانین دیکھتے جائیں، کچھ آپ نے پڑھے ہوں گے، کچھ نئی باتیں اس کے اندر آئیں گی بھئی اور ان کو خوب پختہ کرتے جائیں بھئی، خوب پختہ۔

قانون بھئی پہلا قانون مہموز کا: **ہر ہمزہ کہ ساکن باشد**، ہر وہ ہمزہ جو ساکن ہو، **وما قبل او مفتوح**، اور اس کا ما قبل کیا ہو؟ مفتوح ہو۔ **روا بود**، جائز ہے **کہ اورا بہ الف بدل کنند**، کہ اس کو أَلِف سے بدل دیں، **چوں** يَأْمَنُ بھئی۔ قانون بھئی آپ نے پڑھا تھا بھئی کہ ہمزۂ ساکنہ کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف عِلَّت سے بدلنا جائز ہے۔ تو یہاں پر انہوں نے صرف ہمزۂ ساکنہ اور ما قبل اس کا کیا ہو؟ مفتوح ہو، یعنی ما قبل میں فتحہ ہو، تو کہتے ہیں جائز ہے کہ اس کو کس سے بدل دیا جائے؟ أَلِف سے، چوں يَأْمَنُ۔ تو يَأْمَنُ کو کیا پڑھنا جائز ہے؟ يَامَنُ۔ يَامَنُ پڑھنا بھی جائز ہے۔

قانون بھئی دوسرا قانون: **ہر ہمزہ کہ ساکن باشد یا مفتوح**، ہر ہمزہ کہ جو ساکن ہو یا مفتوح ہو، یا وہ ہمزہ کیا ہو؟ مفتوح۔ جی۔ **وما قبل او مضموم**، اور اس کا ما قبل مضموم ہو، **یا واو مدہ باشد**، یا اس سے ما قبل کیا ہو؟ واو مدہ ہو۔ بھئی حروف مدہ میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ یہ حروف عِلَّت جو ہیں، ان میں أَلِف تو ہوتا ہی ساکن ہے، واو اور یاء بھی جب ساکن ہوں اور ان کی ما قبل حرکت ان کے موافق ہو تو یہ حروف مدہ کہلاتے ہیں۔ أَلِف سے پہلے تو ہوتا ہی ہمیشہ فتحہ ہے تو أَلِف تو ہمیشہ مدہ ہو گا۔ اور واو ساکن سے ما قبل اگر ضمہ ہو تو یہ واو کیا کہلاتا ہے؟ واو مدہ۔ اور اسی طرح اگر یاء ساکن سے ما قبل کسرہ ہو تو وہ کیا کہلاتی ہے؟ یاء مدہ کہلاتی ہے۔ اور میں نے بتلایا تھا ان کو حروف مدہ کیوں کہتے ہیں؟ کیونکہ مَدّ کا معنی ہے کھینچنا، لمبا کرنا، تو ان کی وجہ سے بھی ما قبل کی وہ جو حرکت ہے اس کو کھینچ کر لمبا کر دیا جاتا ہے، اس لیے یہ کیا کہلاتے ہیں؟ حروف مدہ کہلاتے ہیں بھئی۔

تو کہتے ہیں ہر ہمزہ جو کہ ساکن ہو یا مفتوح ہو۔ دو صورتیں اکٹھی ذکر کر رہے ہیں بھئی: ہمزہ ساکن ہو تو بھی اسی طرح ہو گا، یا دوسری صورت کیا ہے؟ ہمزہ مفتوح ہو۔ **وما قبل او مضموم**، اور اس کا ما قبل مضموم ہو، ہمزۂ ساکن کا ما قبل مضموم ہو یا ہمزۂ مفتوح کا ما قبل مضموم ہو۔ **یا واو مدہ باشد**، یا ان سے ما قبل کیا ہو؟ واو مدہ ہو مولانا، یعنی واو ساکن جس کا ما قبل کیا ہو؟ مضموم ہو۔ **روا بود**، جائز ہے **کہ اورا بہ واو بدل کنند**، کہ اس ہمزہ کو کس سے بدل دیا جائے؟ واو سے بدل دیا جائے بھئی، واو سے۔

تو انہوں نے دو تین قوانین کو ملا کر ایک ہی قانون ذکر بنا دیا اس کو بھی مختصر لفظوں کے ساتھ۔ **چوں** يُؤْمِنُ۔ يُؤْمِنُ، دیکھو ہمزہ کیا ہے؟ ساکن، ہمزہ ساکن ہے اور ما قبل کیا ہے؟ ضمہ ہے، مضموم ہے ما قبل بھی۔ تو اس کو کس سے بدلنا جائز؟ واو سے۔ تو کیا پڑھیں گے اس کو؟ يُوْمِنُ۔ يُؤْمِنُ بھی پڑھ سکتے ہیں اور يُوْمِنُ پڑھنا بھی جائز ہے۔

اور مَقْرُوَّةٌ۔ مَقْرُوَّةٌ، یہ اصل میں تھا مَقْرُوْءَةٌ۔ قَرَأَ سے ہے نا؟ مَقْرُوْءَةٌ۔ تو دیکھیے ہمزہ پر کیا حرکت ہے؟ مَقْرُوْءَةٌ، فتحہ ہے، اور ہمزۂ مفتوح سے ما قبل کیا ہے؟ واو مدہ ہے۔ کیا ہے؟ واو مدہ ہے، مَقْرُوْءَةٌ۔ تو اس ہمزہ کو بھی واو سے بدلنا جائز ہے۔ تو لہٰذا اس ہمزہ کو واو سے بدلا تو دو واو آئے، دو حرف ایک جنس کے آئے، پھر دونوں کا آپس میں کیا کر دیا؟ ادغام کر دیا، کیا بن گیا؟ مَقْرُوَّةٌ بھئی۔ تو مَقْرُوْءَةٌ پڑھنا بھی جائز اور مَقْرُوَّةٌ پڑھنا بھی جائز۔

ويُؤَاخِذُ۔ يُؤَاخِذُ، ہمزہ پر کون سی حرکت ہے؟ فتحہ ہے، اور ما قبل میں کیا ہے؟ ضمہ ہے۔ تو لہٰذا اس صورت میں اس کو کس سے بدلنا جائز؟ واو سے بدلنا جائز ہے بھئی۔ تو کیسے پڑھیں گے؟ يُوَاخِذُ۔ کیسے پڑھ سکتے ہیں؟ يُوَاخِذُ بھی پڑھ سکتے ہیں اور يُؤَاخِذُ بھی پڑھ سکتے ہیں کیونکہ جوازی قانون ہے وجوبی نہیں ہے بھئی۔

تو یہاں پر چار صورتیں بن گئیں بھئی، کتنی صورتیں؟ چار۔ ہمزۂ ساکن ہو اور ما قبل ضمہ ہو، ایک صورت۔ ہمزۂ ساکن ہو اور ما قبل کیا ہو؟ واو مدہ ہو۔ کیا ہو؟ واو مدہ ہو۔ تیسری کیا صورت ہے؟ ہمزہ مفتوح ہو اور ما قبل مضموم ہو۔ اور چوتھی صورت؟ ہمزہ مفتوح ہو اور ما قبل واو مدہ ہو بھئی۔ دو صورتوں میں ہمزہ ساکن ہے، دو صورتوں میں ہمزہ مفتوح ہے۔ اور ما قبل دونوں کے اندر، چاہے ہمزہ ساکن ہو چاہے ہمزہ مفتوح ہو، ما قبل کیا ہو گا؟ یا مضموم ہو گا یا اس سے ما قبل کیا ہو گا؟ واو مدہ ہو گا۔ تو چار صورتیں بن گئیں۔

قانون سوم، تیسرا قانون بھئی: **ہر ہمزہ کہ ساکن باشد یا مفتوح**، ہر ہمزہ جو ساکن ہو یا مفتوح، یا کیا ہو؟ مفتوح۔ **وما قبل او مکسور**، اور اس کا ما قبل مکسور ہو، **یا یائے مدہ زائدہ**، یا کیا ہو؟ یاء مدہ زائدہ ہو۔ یاء مدہ ہو اور زائدہ ہو، یعنی حروف أَصْلِيَّه میں سے نہ ہو۔ تو اس سے قبل یاء مدہ زائدہ ہو، **روا بود** جائز ہے **کہ او را بہ یا بدل کنند**، کہ اس ہمزہ کو کس سے بدل دیا جائے؟ یاء سے۔

یہ بالکل پہلے قانون ہی کی طرح ہے، اس سے ما قبل والے قانون کی طرح ہے، لیکن وہاں تھا ما قبل مضموم ہو گا یا ما قبل کیا ہو گا واو مدہ، اور اب کیا ہے؟ ما قبل مکسور ہو گا یا یاء مدہ زائدہ۔ باقی ہمزہ کی وہی دو حالتیں ہیں: ہمزہ یا ساکن ہو گا یا مفتوح۔

چوں مِيْمَنٌ۔ اصل میں کیا تھا؟ مِئْمَنٌ بھئی۔ مِئْمَنٌ بھئی، اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ تو ہمزۂ ساکن ما قبل مکسور، اس کو کس سے بدلنا جائز؟ یاء سے، تو مِيْمَنٌ پڑھنا بھی جائز۔

مِيْسَرٌ۔ یہ بھی اسم آلہ کا صیغہ ہے، اصل میں تھا مِئْسَرٌ بھئی۔ أَسَرَ يَأْسِرُ کا معنی قید کرنا بھئی۔ مِئْسَرٌ بھئی۔ تو مِئْسَرٌ کو کیا پڑھنا جائز؟ مِيْسَرٌ پڑھنا جائز۔

خَطِيَّةٌ۔ یہ دراصل کیا تھا؟ خَطِيْئَةٌ، خَطِيْئَةٌ بھئی۔ تو پھر دیکھو ہمزہ مَفْتُوْحَه آیا اور ما قبل میں کیا ہے؟ یاء مدہ زائدہ ہے، تو اس ہمزۂ مَفْتُوْحَه کو کس سے بدلنا جائز؟ یاء سے۔ اس کو یاء سے بدلا اور پھر یاء کا یاء میں ادغام کیا تو خَطِيَّةٌ ہوا۔ تو خَطِيَّةٌ پڑھنا بھی جائز اور خَطِيْئَةٌ پڑھنا بھی جائز کیونکہ یہ جوازی قوانین ہیں بھئی۔

قانون چہارم بھئی، چوتھا قانون: **ہر ہمزہ کہ ساکن باشد**، ہر وہ ہمزہ کہ ساکن ہو، **وما قبل او ہمزہ دیگر متحرک باشد**، اور اس سے ما قبل دوسرا ہمزہ متحرک ہو۔ یعنی دو ہمزے اکٹھے آئے اور دوسرا ہمزہ ساکن ہے اور پہلا ہمزہ متحرک ہے۔ تو کہتے ہیں: **ہمزہ ساکن را واجب است کہ بدل کنند بہ حرف علت**، ہمزۂ ساکن کے لیے واجب ہے کہ بدلا جائے اس کو اس حرف عِلَّت کے ساتھ **کہ موافق حرکت ما قبل است**، آپ کی کتابوں میں کیا ہے؟ ہاں، **کہ موافق حرکت ہمزہ ما قبل است**، کہ اس کو ما قبل کے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف عِلَّت سے بدل دیا جائے۔

جیسے بھئی، تو یہ وجوبی قانون آیا۔ دو ہمزے اکٹھے ہوئے اور ثانی ساکن ہے، تو ثانی ہمزہ کو اول ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف عِلَّت سے بدلنا واجب۔ آمَنَ، آمَنَ اصل میں کیا تھا؟ أَأْمَنَ بھئی۔ تو اول ہمزہ مفتوح، ثانی ہمزہ ساکن، تو اس کو أَلِف سے بدلنا واجب تو آمَنَ ہوا۔ واجب ہے یہ، اب یہاں أَأْمَنَ پڑھنا جائز نہیں بھئی۔

أُوْجِرَ، اصل میں کیا تھا؟ أُؤْجِرَ۔ تو اس کے اس ہمزۂ ساکن کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف عِلَّت یعنی واو سے بدل دیا گیا ہوا؟ أُوْجِرَ۔ تو یہاں أُوْجِرَ پڑھنا ہی واجب ہے، أُؤْجِرَ پڑھنا جائز نہیں۔

إِيْسِرْ، اسی أَسَرَ يَأْسِرُ سے أَمْر ہے، اصل میں کیا تھا؟ إِئْسِرْ بھئی۔ پھر اس ہمزۂ ساکن کو کس سے بدل دیا گیا؟ ما قبل کی حرکت کے موافق حرف عِلَّت یعنی یاء سے تو إِيْسِرْ ہوا، اور إِيْسِرْ ہی پڑھنا واجب ہے، إِئْسِرْ پڑھنا جائز نہیں۔

جی، **قانون پنجم**، پانچواں قانون: **ہر ہمزہ کہ متحرک باشد، ہر وہ ہمزہ کہ متحرک ہو، وما قبل او حرف صحیح ساکن**، اور ما قبل اس کے کیا ہو؟ حرف صحیح ساکن ہو۔ حرف صحیح ساکن ہو بھئی، یعنی حرف عِلَّت نہیں ہے بھئی، ہمزہ نہیں ہے۔ کیا بات ہوئی؟ ہمزہ کیا ہو؟ متحرک۔ اور ما قبل میں حرف صحیح کیا ہو؟ ساکن ہو۔ **روا بود**، جائز ہے **کہ حرکت ہمزہ نقل کردہ**، کہ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے **بہ ما قبل دہند**، کس کو دے دیں؟ ما قبل کو دے دیں۔ **وہمزہ را حذف کنند**، اور ہمزہ کو کیا کر دیں؟ حذف کر دیں۔ **چوں** يَسَلُ۔ دراصل یہ کیا تھا؟ يَسْأَلُ۔ ہمزہ متحرک آیا اور ما قبل میں سِیْن حرف صحیح جو ہے وہ ساکن ہے، تو ہمزہ کی حرکت ما قبل کو نقل کر کے ہمزہ کو حذف کرنا جائز، تو يَسَلُ پڑھنا بھی جائز اور يَسْأَلُ پڑھنا بھی جائز ہے۔

وقَدْ فْلَحَ۔ قَدْ فْلَحَ، اصل میں تھا قَدْ أَفْلَحَ۔ ہمزہ متحرک، ما قبل میں دال کیا تھا؟ ساکن۔ تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے دال کو دے دیا جائے اور ہمزہ کو حذف کر دیا جائے اور کیسے پڑھا جائے؟ قَدْ فْلَحَ۔ یہ جائز ہے، تو قَدْ أَفْلَحَ پڑھنا بھی جائز اور قَدْ فْلَحَ پڑھنا بھی جائز۔

جی، تو یہ جوازی قانون ہے مولانا۔ **ولزوم این اعلال در باب يَرْيِ شاذ است**۔ اور اس اعلال کا لازم ہونا، اعلال کس کو کہتے تھے؟ حرف عِلَّت میں جو بھی تبدیلی کی جائے وہ کیا کہلاتی ہے؟ اعلال کہلاتی ہے۔ جی، تو وہ کہتے ہیں، جی، **لزوم این اعلال** بھئی، اس اعلال کا لازم ہونا کس کے اندر؟ جی، اچھا یہاں تو تخفیف ہے مولانا، ہمزہ میں تبدیلی کی ہے نا؟ ہاں، تو بہر حال اعلال عام استعمال بھی ہو جاتا ہے کبھی کبھار، یہاں پر عام استعمال ہے بھئی یعنی جو تبدیلی کی ہے ہم نے۔ تو کہتے ہیں اس اعلال کا لازم ہونا **در باب** يَرْيِ، يَرْيِ کے باب میں **شَاذّ است**، یہ شَاذّ ہے۔ کیا ہے؟ شَاذّ۔ شَاذّ کہتے ہیں جو قانون کے خلاف ہو۔ شَاذّ کسے کہتے ہیں؟ قانون کے خلاف۔

یاد رکھیے رُؤْيَت کا باب جو ہے،

رَأْى	يَرْيِ	رَأْى	يَرْيِ

۔ یہاں ضابطے کے مطابق ہونا چاہیے تھا رَأْى يَرْأْى۔ کیا ہونا چاہیے تھا؟ يَرْأْى۔ رَأْى ہے نا، تو شروع میں عَلَامَتِ مضارع آ گئی، کیا بن جائے گا؟ يَرْأْى۔ لیکن یہاں واجب ہے کہ ہمزہ کو حذف کیا جائے۔ کیسے پڑھیں گے؟ ہمزہ متحرک ہے، ما قبل میں رَاء ساکن ہے، يَرْأْى، ہمزہ کی حرکت ما قبل کو دیں گے اور ہمزہ کو کیا کر دیں گے؟ حذف کر دیں گے، کیا ہوا؟ يَرْيِ۔ اسی طرح يُرْيِ مجہول ہے بھئی، اس کے اندر بھی۔ یاد رکھیے اس باب کے اندر یہ قانون وجوبی ہے۔ باب رُؤْيَت کے اندر یہ قانون کیا ہے؟ وجوبی۔ بھئی یہ تو جوازی قانون تھا، ہمزہ متحرک ہو ما قبل حرف صحیح ساکن ہو تو جائز ہے کہ اس ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دے دیں اور ہمزہ کو کیا کر دیں؟ حذف۔ یہ جوازی قانون تھا لیکن باب رُؤْيَت کے اندر یہ قانون کیا ہے؟ وجوبی ہے۔ وجوبی ہے۔

اور بتلایا یہ شَاذّ ہے مولانا۔ شَاذّ کا کیا معنی؟ جو قانون کے خلاف ہو۔ قانون کے خلاف، یہ معنی نہیں غلط ہے۔ مطلب ہم نے جو قانون بنایا اس قانون میں یہ نہیں آ رہا بھئی، اس قانون میں یہ... اس قانون کے مطابق جوازا ہونا چاہیے تھا، وجوبا نہیں ہونا چاہیے تھا، اور ہر جگہ جوازا ہی ہے لیکن اس ایک باب کے اندر وجوبا ہے۔ اور وجوبا کیسے ہے؟ کیسے پتہ چلا وجوبا ہے؟ وجوبا اس طرح ہے کہ ہم نے آج تک عربوں سے یہ نہیں سنا کہ انہوں نے يَرْأْى پڑھا ہو یا لکھا ہو، کسی شعر وغیرہ کے اندر کہیں کسی طرح بھی بھئی فصیح عربوں سے کبھی بھی ہم نے يَرْأْى نہیں سنا، اسی طرح يُرْأْى بھی کبھی ہم نے نہیں سنا۔ معلوم ہوا یہ وجوبی ہے، ورنہ کبھی کوئی بعض تو کرتے بھئی، بعض تو اس کو پڑھ لیتے۔ کوئی بھی نہیں پڑھتا، معلوم ہوا یہ کیا ہے؟ حذف کرنا واجب ہے۔ جبکہ يَسْأَلُ کے اندر ہم عربوں سے سنتے ہیں کوئی يَسَلُ پڑھتا ہے، کوئی يَسْأَلُ پڑھتا ہے بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟ تو لہٰذا یہ شَاذّ ہے یعنی قانون کے خلاف ہے۔ البتہ استعمال کے اعتبار سے ٹھیک ہے کیونکہ عربی زبان کی بات ہو رہی ہے اور عربی زبان میں ہم اسی طرح چلیں گے جس طرح کہ عرب اس کو استعمال کرتے ہیں، تو عرب اسی طرح استعمال کرتے ہیں۔ تو یہ استعمال کے اعتبار سے درست ہے لیکن قانون کی گرفت میں نہیں آ رہا، قانون کے تحت نہیں آ رہا۔ بات سب کو سمجھ میں آ گئی بھئی؟ تو رَأْى يَرْيِ کا معنی ہوتا ہے دیکھنا، رَأَيْتُ میں نے دیکھا، رُؤْيَت بھئی۔

قانون ششم بھئی، چھٹا قانون: **ہر جا کہ دو ہمزہ متحرک در یک کلمہ باہم آیند**، ہر وہ جگہ کہ دو ہمزۂ متحرک ایک کلمے کے اندر باہم آیند، اکٹھے آجائیں۔ ہر وہ جگہ جہاں دو... بھئی پہلے بات ہوئی تھی پہلا ہمزہ متحرک ہو اور ثانی کیا ہو؟ ساکن۔ وہاں وجوباً اس کو حرفِ عِلَّت سے بدلتے تھے ماقبل کی حرکت کے موافق۔ اب بات آرہی ہے دو ہمزے ہیں اور دونوں کیا ہیں؟ متحرک ہیں بھئی، متحرک۔ تو کہتے ہیں ہر جگہ جہاں دو ہمزۂ متحرک ایک ہی کلمے کے اندر آئیں بھئی، یہ بھی قید لگادی، دو کلموں میں نہ ہوں الگ الگ، ایک ہی کلمے میں آجائیں۔ **اگر یکے از ایشاں مکسور بود**، اگر ان میں سے ایک مکسور ہوا، ایک پر کسرہ ہوا، چاہے پہلے پر ہو چاہے دوسرے پر ہو۔ **دوم را بہ یا بدل کنند**، تو دوسرے کو کس سے بدلتے ہیں؟ یاء سے بدلتے ہیں۔

قانون سمجھ میں آیا؟ دو ہمزۂ متحرک ہیں، ایک ہی کلمے میں آئے ہیں اکٹھے اور دونوں میں سے ایک کیا ہو؟ مکسور ہو، چاہے پہلا مکسور چاہے دوسرا۔ تو دوسرے کو پھر یاء سے بدلنا واجب۔ بدلیں گے دوسرے کو اور مکسور کوئی ایک ہونا چاہیے بھئی۔

چوں أَيِمَّةٌ۔ أَيِمَّةٌ بھئی، اصل میں کیا تھا؟ أَئِمَّةٌ بھئی۔ اور أَئِمَّةٌ اصل میں کیا تھا؟ أَأْمِمَةٌ۔ کیا تھا؟

أَأْمِمَةٌ	أَرْغِفَةٌ	إِمَام

کی جمع ہے نا؟ سمجھ میں آیا؟ تو أَفْعِلَةٌ وزن پر ہے یہ مولانا۔ تو أَأْمِمَةٌ تھا، پھر کیا کیا؟ أَأْمِمَةٌ، مِیم کی حرکت ماقبل کو دے کر دو مِیم آئے، دو حرف ایک جنس کے آئے، تو اول کی حرکت ماقبل کو دے کر اس کو کیا کر دیا؟ ثانی کے اندر ادغام۔ کیا ہوا؟ پہلے ہمزہ ساکن تھا اب اس پر مِیم کا کسرہ ادھر نقل ہو گیا، کیا ہوا؟ أَئِمَّةٌ، أَئِمَّةٌ۔ اب وہ قانون لگے گا، دو ہمزے آئے، پہلے پر فتحہ، دوسرے پر کسرہ، تو دونوں ہمزے متحرک ہیں اور دونوں میں سے ایک کیا ہے؟ مکسور ہے۔ تو دوسرے کو اب کس سے بدلیں گے؟ یاء سے۔ کیا پڑھیں گے؟ أَيِمَّةٌ۔ دوسرے کو یاء سے بدلیں گے، **چوں** أَيِمَّةٌ۔

وجَاءٍ عَلٰى أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ، اور اسی طرح جَاءٍ ہے دو قولوں میں سے ایک پر بھئی، دو قولوں میں سے ایک پر بھئی۔ جَاءٍ بھئی۔ بھئی جَاءٍ اسم فاعل ہے،

جَاءَ	يَجِيْءُ	مَجِيْئًا
فَهُوَ	جَاءٍ	

۔جَاءٍ اصل میں کیا تھا؟ جَاءَ... جَاءَ اصل میں کیا تھا؟ جَيَأَ، کیا تھا؟ جَيَأَ۔ أَجْوَف ہے اور مہموز اللّام ہے۔ باب آپ پڑھ چکے ہیں۔ پھر بھئی، اب فاعل وزن بناؤ اسی سے، لفظوں کی ترتیب کا خیال رکھو: جِیم، یاء، ہمزہ۔ فاعل: جَايِئٌ، کیا تھا؟ جَايِئٌ۔ اور آپ نے پڑھا ہے کہ أَلِفِ اسم فاعل کے بعد یاء آجائے تو اس کو کس سے بدلتے ہیں؟ ہمزہ سے۔ ہمزہ سے بدلا تو کیا ہوا؟ جَائِئٌ۔ اچھا، پھر کیا کیا؟ دو ہمزے اکٹھے آئے اور دونوں متحرک ہیں، اور ایک ان میں سے کیا ہے؟ مکسور۔ تو ثانی کو کس سے بدلیں گے؟ یاء سے۔ کیا ہوا؟ جَائِيٌ۔ پہلے تھا جَائِئٌ، اب کیا بن گیا؟ جَائِيٌ ہوا۔ پھر بھئی کیا کیا؟ یاء پر ضمہ ثقیل تھا، گرا دیا۔ کیا ہوا؟ جَائِيْن۔ بھئی یاء ساکن ہو گئی، وہ تَنْوِيْن والا نون تو ابھی بھی ہے، تَنْوِيْن کس چیز کا نام تھا؟ نون ساکن کا نام ہے نا، میں نے کہا زَيْدٌ، یہ دیکھو دال کے ساتھ میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ نون پڑھ رہا ہوں، تو یہ تَنْوِيْن نون ساکن ہوتا ہے دراصل زَيْدُنْ۔ تو کیا بن گیا اب؟ جَائِيْن۔ اب کیا آیا؟ اجتماعِ سَاكِنَيْنِ عَلٰى غَيْرِ حَدِّهِ آیا۔ اول حرف مدہ یاء تھی، اس کو گرا دیا، کیا ہوا؟ جَاءٍ۔ کیا بن گیا؟ جَاءٍ۔ یہ جی، تعلیل سمجھ میں آگئی اچھی طرح؟

یہ ایک قول ہے مولانا، دو قولوں میں سے کہتے ہیں، دو قولوں میں سے جَاءٍ کے اندر بھی اسی طرح ہوا ہے، جیسے ابھی میں نے تفصیل بیان کر دی بھئی۔ اور یہ إِمَام سِيْبَوَيْهِ کا قول ہے، ان کے نزدیک جَاءٍ اس طرح بنا ہے بھئی، ان کے قول کے نزدیک جَاءٍ۔ یہ ایک قول ہے۔ دوسرا قول إِمَام خَلِيْل بن أَحْمَد کا ہے مولانا، یہ بھی بڑے امام دنیا گزرے ہیں بھئی علوم عربیت کے بھئی۔ وہ فرماتے ہیں، ان کا اور قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں اصل میں کیا تھا؟ جَايِئٌ تھا، جی، جَايِئٌ تھا۔ پھر انہوں نے کہا قلب مَكَانِي ہوا۔ کیا ہوا؟ قلب مَكَانِي ہوا، یعنی ان کے اندر ان کی جگہ بدل دی، ہمزہ کو یاء کی جگہ لے گئے اور یاء کو ہمزہ کی جگہ، اور یہ قلب کلام عرب میں ہوتا رہتا ہے بھئی، ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ لے جاتے ہیں۔ تو پہلے تھا جَايِئٌ، پھر کیا بن گیا؟ جَائِيٌ بن گیا، پھر باقی اسی طرح ہوا جَاءٍ بن گیا۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو لہٰذا یہ جو دو ہمزہ والا قانون ہم نے ذکر کیا کہ ثانی کو یاء سے بدلیں گے، یہ کس قول کے مطابق ہوا؟ إِمَام سِيْبَوَيْهِ کے نزدیک بھئی۔ یہ معنی ہے وجَاءٍ عَلٰى أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اور جَاءٍ دو قولوں میں سے ایک پر بھئی۔

وإلّا، اور اگر ایسا نہ ہو، یعنی دو میں سے کوئی ایک بھی مکسور نہ ہو، **دوم را بہ واو بدل کنند**، تو دوسرے کو کس سے بدلیں گے؟ واو سے بدلیں گے۔ پہلے تھا اگر دونوں میں سے ایک مکسور ہو تو اس کو یاء سے، اگر دو ہمزۂ متحرک تو ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی مکسور نہیں، تو دوسرے کو کس سے بدلیں گے؟ واو سے۔

چوں أَوَادِمُ۔ اصل میں کیا تھا؟ أَآدِمُ تھا۔ دو ہمزۂ متحرک آئے، دونوں میں سے کوئی ایک بھی مکسور نہیں ہے، تو لہٰذا دوسرے کو کس سے بدلا؟ واو سے أَوَادِمُ۔

اسی طرح أُوَيْدِمُ اسی کی تَصْغِيْر ہے مولانا۔ أَوَادِمُ جمع ہے آدَم کی بھئی اور أُوَيْدِمُ اسی کی تَصْغِيْر ہے بھئی۔ أُوَيْدِمُ اصل میں کیا تھا؟ أُأَيْدِمُ۔ دو ہمزے آئے اور دونوں میں سے کوئی ایک بھی مکسور نہیں ہے، تو لہٰذا دوسرے کو کس سے بدل دیا؟ واو سے، تو أُوَيْدِمُ ہوا۔

إِلَّا أَنَّ الْإِعْلَالَ جَائِزٌ، مگر یہ کہ یہ اعلال جائز ہے فِيْ نحو أَئِمَّةٍ، أَئِمَّةٌ کے اندر یہ اعلال جائز ہے، وَ لازم فِيْ غَيْرِهِ، اور اس کے علاوہ کے اندر لازم ہے۔ أَئِمَّةٌ کے اندر أَيِمَّةٌ پڑھنا بھی جائز اور أَئِمَّةٌ پڑھنا بھی جائز، یعنی اس میں یہ قانون جوازی۔ اور باقی لفظوں کے اندر یہ قانون لازم ہے یعنی وجوبی ہے، ان میں وجوباً یاء سے بدلیں گے، اور أَئِمَّةٌ کے اندر یاء سے بدلنا جائز ہے۔

و اما اعلال کل و خُذْ لزوما، اور باقی اعلال کل اور خُذْ کا لزوماً، لازم ہونے کے لحاظ سے، **و اعلال مُرْ**، اور مُرْ کا اعلال جوازاً، جائز ہونے کے اعتبار سے، **شَاذّ است**، یہ کیا ہے؟ شَاذّ۔ بھئی آپ نے باب پڑھا تھا: أَمَرَ يَأْمُرُ، أَمْر کیا پڑھا تھا؟ مُرْ۔ میں نے بتلایا تھا یہ خلاف الْقِيَاس ہے، قِيَاس کے مطابق کیا ہونا چاہیے؟ أُوْمُرْ ہونا چاہیے، کیا ہونا چاہیے؟ أُوْمُرْ ہونا چاہیے۔ تو یہ مُرْ خلاف الْقِيَاس آیا مولانا، خلاف قانون آیا۔ اور یہ جائز ہے، یعنی صرف مُرْ کہنا واجب نہیں ہے بلکہ أُوْمُرْ بھی کہہ سکتے ہیں، مُرْ کہنا بھی جائز، أُوْمُرْ کہنا بھی جائز۔ تو مُرْ کے اندر یہ اعلال جو ہے یہ جوازی ہے بھئی۔

اور کل اور خُذْ: أَكَلَ يَأْكُلُ سے أَمْر آتا ہے کل، اور أَخَذَ يَأْخُذُ سے أَمْر آتا ہے خُذْ۔ تو یہ بھی اسی طرح ہیں، یہ بھی خلاف قانون ہیں، لیکن کل اور خُذْ کے اندر یہ قانون وجوبی ہے، یعنی کل اور خُذْ ہی کہہ سکتے ہیں، أُوْكُلْ، أُوْخُذْ یہ کہنا جائز نہیں۔ تو مُرْ کے اندر یہ کیا تھا؟ مُرْ میں اعلال جوازی تھا اور کل اور خُذْ میں یہ اعلال کیا ہے؟ وجوبی ہے یعنی لازم ہے مولانا۔

صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو کہتے ہیں: **و اما اعلال کل و خُذْ لزوما**، کل اور خُذْ کا اعلال لزوم کے طریقے پر، **و اعلال مُرْ جوازا**، اور مُرْ کا اعلال جواز کے طریقے پر، **شَاذّ است**، یہ کیا ہے؟ شَاذّ ہے، خلاف قانون ہے بھئی۔ چلیے بس مولانا، هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي: فِي أَقْسَامِ الْمُعْتَلِّ وَقَوَانِينِ الْمِثَالِ

معتل کی اقسام (مثال، اجوف، ناقص، لفیف) اور مثال کے پانچ قوانین (اسباق ۰۹۴ تا ۰۹۵)

صرفِ معتل کی اقسام (مثال، اجوف، ناقص، لفیف) اور مثال کے ابتدائی قوانین

سبق نمبر ۹۴—تاریخِ درس: ۲۷ جنوری ۲۰۰۹ء

صرف الْمُعْتَلّ[1]

بداں کہ معتل بر دو نوع است: معتل بِیَك حرف وَ معتل بِدُو حرف

جی آج معتل کی صرف بھئی، اس کی گردانیں، قوانین وغیرہ اب وہ شروع کریں گے۔ معتل کا لفظ یاد رکھیے، یہ لام مشدد ہے، معتل بھئی۔ میں نے بتلایا تھا معتل کے اندر کون کون شامل ہیں؟ مثال، اجوف، ناقص اور لفیف بھئی۔

کہتے ہیں: **بداں کہ**، جان لے تو کہ **معتل بر دو نوع است**، معتل دو قسم پر ہے: **معتل بِیَك حرف وَ معتل بِدُو حرف**، ایک معتل ایک حرف کے ساتھ اور دوسرا معتل دو حرف۔ ایک حرف والے مثال، اجوف اور ناقص۔ دو حرف والا لفیف ہے بھئی۔

اما معتل بِیَك حرف بر سہ نوع است، تو معتل بِیَك حرف جو ہے وہ تین قسم پر ہے: معتل فاء، وَ **ایں را مثال نیز گویند**، ایک معتل الْفَاء ہے اور اس کو مثال بھی کہتے ہیں۔ وَ معتل الْعَیْن، اور دوسرا کیا ہے؟ معتل الْعَیْن، وَ **ایں را اجوف** وَ ذُو الثَّلَاثَة **نیز گویند**، اور اس کو اجوف اور ذُو الثَّلَاثَة بھی کہتے ہیں۔ ذُو الثَّلَاثَة، تین والا، جیسے ذُو الْمَال، مال والا۔ تو اس کو ذُو الثَّلَاثَة کہتے ہیں اجوف کو بھئی۔ وجہ یہ کہ اجوف میں جو ماضی کے اندر متکلم کا صِیغَہ آتا ہے، اس میں تین حرف ہوتے ہیں، تو یہ تین حرف والا ہوا بھئی۔ جیسے قَالَ سے کیا آئے گا؟ قُلْتُ۔ قُلْتُ کے اندر کتنے حروف ہیں؟ تین حروف ہیں بھئی۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ ورنہ تو چار حرف ہونے چاہیے تھے بھئی۔ کیوں قَالَ یَقُوْلُ کس باب سے ہے؟ نَصَرَ یَنْصُرُ سے۔ تو وہاں کیسے ہے؟ نَصَرْتُ، چار حرف ہیں بھئی۔ تو اس میں چونکہ صرف تین رہ جاتے ہیں متکلم کے صِیغَہ میں، اس لیے اس کو ذُو الثَّلَاثَة کہتے ہیں، تین والا یعنی تین حروف والا، یعنی اس کے ماضی کے واحد متکلم کے صِیغَہ میں کتنے حروف رہ جاتے ہیں؟ تین حروف۔

جی، تو یہ اجوف ہے مولانا۔ وَ معتل اللَّام، اور تیسرا معتل اللَّام ہے، وَ **ایں را ناقص** وَ ذُو الْاَرْبَعَة **نیز گویند**، اور اس کو ناقص اور ذُو الْاَرْبَعَة بھی کہتے ہیں۔ ذُو الْاَرْبَعَة، چار والا، چار حرف والا۔ چونکہ معتل اللَّام کے واحد متکلم کے صِیغَہ میں چار حرف ہیں مولانا، جیسے رَمَیْتُ۔ رَمَیْتُ، کتنے حروف ہیں؟ چار حروف ہیں بھئی۔ تو اس کو ذُو الْاَرْبَعَة کہتے ہیں بھئی۔

اس پر اشکال ہوتا ہے بھئی کہ پھر تو صحیح کے صیغوں میں بھی چار چار حروف آتے ہیں بھئی، نَصَرْتُ، ضَرَبْتُ، ان کو بھی ذُو الْاَرْبَعَة کہنا چاہیے۔ اسی طرح مثال کے اندر بھی چار حرف آتے ہیں بھئی، وَعَدْتُ۔ کتنے حروف ہیں؟ چار بھئی۔ تو جواب یہ ہے مولانا کہ تَسْمِیَة کے لیے وجہ چاہیے، وجہ میں عُمُوْم

[1]

جدول: معتل بایک حرف و دو حرف کی اقسام (سبق ۹۴)

قسمِ معتل	تعریف	مخصوص نام	مثال
معتل الفاء	فاء کلمہ حرفِ علت ہو	مثال	وَعَدَ، یَسَرَ
معتل العین	عین کلمہ حرفِ علت ہو	اجوف / ذوالثلاثہ	قَالَ، بَاعَ
معتل اللام	لام کلمہ حرفِ علت ہو	ناقص / ذوالاربعۃ	دَعَا، رَمٰی
معتل بدو حرف (متصل)	عین ولام دونوں حرفِ علت ہوں	لفیفِ مقرون	طَوٰی، حَیِیَ
معتل بدو حرف (منفصل)	فاء ولام دونوں حرفِ علت ہوں	لفیفِ مفروق	وَقٰی، وَخٰی

ضروری نہیں ہے بھئی۔ اس کو ذُو الْاَرْبَعَة کیوں کہتے ہیں؟ وجہ چاہیے بھئی، اور وجہ بتلادی کیونکہ اس کے ماضی میں متکلم کے صِیغَہ میں کتنے حروف ہیں؟ چار۔ اور وجہ میں عُمُوْم ضروری نہیں بھئی کہ جہاں بھی وہ وجہ پائی جائے وہی نام رکھا جائے بھئی۔ سمجھ میں آئی بات بھئی؟ جہاں بھی وہ چار حرف ہوں اب اس کو ذُو الْاَرْبَعَة نام رکھا جائے، یہ نہیں، بس اس کو ذُو الْاَرْبَعَة کیوں کہتے ہیں؟ بس وہ وجہ بتلادی بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟

اور متکلم کے صِیغَہ کا اِعْتِبَار کیا اس لیے کیونکہ اسلاف جو تھے وہ گردان متکلم کے صِیغَہ سے شروع کرتے تھے بھئی۔ کس سے؟ متکلم کے صِیغَہ سے گردان شروع کرتے تھے اس لیے کیونکہ انسان سب سے زیادہ واقف اپنی ذات سے ہوتا ہے مولانا اور سب سے قریب اپنی ذات ہے انسان کے، اس کے بعد پھر مخاطب ہے، پھر اس کے بعد غائب ہے۔ تو پہلے متکلم کے صیغے آتے، پھر اس کے بعد مخاطب کے اور اس کے بعد غائب کے بھئی۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ طریقہ بن گیا کہ غائب کے صیغے پہلے لے کر آتے ہیں کیونکہ اس کے اندر گردان زیادہ ہے، پھر اس کے بعد مخاطب کے اور سب سے کم گردان متکلم کے صیغوں میں ہے، دو ہی صیغے آتے ہیں، تو اس کو سب سے آخر میں ذکر کرتے ہیں۔

جی، یہ تو تھے معتل بِیَاء حرف مولانا، تین قسم پر ہوئے۔ پہلی قسم مثال، دوسری اجوف۔ مثال کا، معتل الْفَاء ہے مولانا۔ اجوف کیا ہے؟ معتل الْعَیْن ہے اور اس کو ذُو الثَّلَاثَة بھی کہتے ہیں۔ اور تیسرا کیا ہے؟ معتل اللَّام اور اس کو ناقص اور ذُو الْاَرْبَعَة بھی کہتے ہیں۔

وَ معتل بِدُو حرف بھئی، اور دوسری قسم معتل بِدُو حرف ہے، **دو قِسْم است**، وہ دو قسم پر ہے۔ یَکِیْ **ان کہ، کہ دو حرف** عِلَّت **دریک** جَا **بہم** اُنَدْ۔ ایک وہ ہے کہ دو حرف عِلَّت ایک ہی جگہ کے اندر **بہم** اُنَدْ، اکٹھے آجائیں بھئی۔ **دریک** جَا، ایک جگہ میں، بہم اُنَدْ، اکٹھے آجائیں۔ **چنانچہ** یَوْمٌ وَ حَیٌّ، جیسے یَوْمٌ اور حَیٌّ۔ یَوْمٌ کے اندر دیکھو یاء اور واو اکٹھے آگئے، حَیٌّ کے اندر دو یاء کیا ہوئیں؟ اکٹھی آگئیں۔ وَ **اورا لفیف مقرون گویند**، اور اس کو کیا کہتے ہیں؟ لفیف مقرون، کہ قَرْن کا معنی ہوتا ہے ملا ہوا بھئی۔ تو مقرون، ملے ہوئے، ملائے ہوئے ہیں دونوں حرف عِلَّت اس کے اندر۔ **دوم ان کہ متفرق** بَاشَنْد، دوسری قسم وہ ہے کہ دونوں حرف عِلَّت متفرق ہوں، جدا ہوں، الگ ہوں مولانا۔ **چوں** وَقٰی وَ وَخٰی، جیسے وَقٰی اور وَخٰی۔ واو اور یاء کیا ہیں آپس میں؟ جدا ہیں، درمیان میں حرف صحیح آیا قاف بھئی۔ اسی طرح وَخٰی بھئی، واو اور یاء جدا ہیں دونوں حرف عِلَّت، درمیان میں خَاء آگئی۔ وَ **اورا لفیف مفروق گویند**، اور اس کو کیا کہتے ہیں؟ لفیف مفروق کہتے ہیں۔

وَ **اما اجتماع سہ حرف اصلی دریک کلمہ**، اور باقی تین حرف اصلی کا اجتماع، یعنی تینوں حرف اصلی کیا ہوں؟ حروف عِلَّت ہوں، معنی یہ ہے۔ **دریک کلمہ**، ایک ہی کلمہ کے اندر۔ **چوں** یَیَّیْتُ **یاء** وَ وَّیْتُ وَاوًا، قَلِیْل **است**، یہ قَلِیْل ہے مولانا۔ یَیَّیْتُ یاءً اَیْ کَتَبْتُ یاء، میں نے یاء لکھی، اور وَوَّیْتُ وَاوًا، میں نے واو لکھا بھئی۔ تو یہ کہتے ہیں قَلِیْل ہیں، یہ عربی میں یہی دو حرف آئے ہیں مولانا جس کے تینوں حرف اصلی کیا ہیں؟ حروف عِلَّت ہیں بھئی، حروف عِلَّت ہیں۔ اور اس کو معتل الْکُلّ کہتے ہیں، کیا کہتے ہیں؟ معتل الْکُلّ بھئی، کہ سارے حرف اصلی حروف عِلَّت ہیں بھئی۔

جی، صرف مثال وَاوِیْ، مثال وَاوِیْ کی گردان بھئی۔ بھئی گردان آپ پڑھ چکے ہیں، دیکھیے بھئی:

وَعَدَ	یَعِدُ	وَعْدًا
عِدَةً	مِیْعَادًا	

۔ مِیْعَادًا نیا لفظ آیا، یہ مصدر ہے مولانا۔ وَعْدًا بھی مصدر اس کا استعمال ہوتا ہے، عِدَةً بھی مصدر استعمال ہوتا ہے اور مِیْعَادًا بھی بھئی۔

فَهُوَ وَاعِدٌ وَ وُعِدَ یُوْعَدُ وَعْدًا وَ عِدَةً	فَذَاكَ مَوْعُوْدٌ	اَلْاَمْرُ مِنْهُ عِدْ وَ النَّهْیُ عَنْهُ لَا تَعِدْ

بھئی۔ یہ مختصر گردان ذکر کر دی صرف صغیر بھئی۔

کہتے ہیں **صرف مثال با صرف صحیح برابر است مگر چند** جَا **کہ ذکر کردہ شود**۔ مثال کی گردان صحیح کی گردان کے ساتھ برابر ہے، یعنی اسی کی طرح ہے، **مگر چند** جَا، مگر چند جگہیں **کہ ذکر کردہ شود**، کہ جنہیں ذکر کیا جاتا ہے بھئی۔ یعنی کہ ان چند جگہوں میں تھوڑا بہت فرق آتا ہے، کچھ قوانین لگتے ہیں، وہ اب ذکر کریں گے بھئی۔

جی، قانون بھئی۔ پہلا قانون بھئی، **قانون اول: ہر واوے کہ مَیَانِ یائے مَفْتُوْحَه وَ کسرہ لازمی باشد**۔ ہر وہ واو جو کہ یائے مَفْتُوْحَه اور کسرہ لازمی کے درمیان ہو۔ کس کے درمیان ہو واو؟ یائے مَفْتُوْحَه، مَا قَبْل میں ہو یائے مَفْتُوْحَه اور مَا بعد میں کیا ہو؟ کسرہ لازمی۔ جی، وَ **حرکت یاء مخالف واو باشد**، اور یاء کی حرکت کیا ہو؟ واو کے مخالف ہو۔ یعنی جو مَا قَبْل میں انہوں نے خود ہی ذکر ہی کر دیا یاء مفتوح ہو گی، اور فتحہ تو واو کے مخالف ہے، واو کے موافق تو کون سی حرکت ہے؟ ضمہ۔ تو یاء کی حرکت واو کے مخالف ہو یعنی اس پر ضمہ نہ ہو۔ **تو اں را بیفگنند**، اس واو کو کیا کر دیتے ہیں؟ گرا دیتے ہیں۔ **چنانچہ** یَعِدُ، جیسے یَعِدُ **کہ دراَصْل یَوْعِدُ بود**، کہ اصل میں یہ کیا تھا؟ یَوْعِدُ تھا۔ **واورا بیفگنند**، واو کو گرا دیا، یَعِدُ **شد** بھئی، کیا ہو گیا؟ یَعِدُ۔ کیونکہ واو کس کے درمیان آیا؟ یائے مَفْتُوْحَه اور کسرہ لازمی کے درمیان آیا، اس کو گرا دیا۔

وَ دریَوْجَلُ بھئی، **واو نیفتاد** بھئی، وَجِلَ یَوْجَلُ۔ یَوْجَلُ کے اندر واو نہیں گرا بھئی۔ **زیرا کہ مَیَانِ یاءِ وَ کسرہ لازمی نیست**، اس لیے کیونکہ یہ واو یاء اور کسرہ لازمی کے درمیان نہیں آیا۔ واو سے مَا قَبْل میں تو ٹھیک ہے یاء مَفْتُوْحَه ہے لیکن واو کے بعد کیا ضروری تھا؟ کسرہ لازمی ضروری تھا اور کسرہ لازمی تو یہاں نہیں، واو کے بعد جیم آیا اور جیم پر فتحہ ہے، لہذا یہ واو اس وجہ سے نہیں گرا بھئی۔ جی، **کہ واو مَیَانِ یاءِ وَ کسرہ لازمی نیست**، کیونکہ واو درمیان یاء اور کسرہ لازمی کے نہیں ہے۔

امایَهَبُ۔ جی یہ ایک سوال کا جواب دے رہے ہیں مولانا۔ سوال یہ: وَهَبَ یَهَبُ۔ تو اصل میں کیا تھا؟

یَوْهَبُ	وَهَبَ	یَوْهَبُ

۔ تو یہاں تو واو جو ہے، مَا قَبْل میں تو یائے مَفْتُوْحَه موجود ہے لیکن مَا بعد میں کسرہ نہیں، تو یہاں تو واو نہیں گرنا چاہیے تھا لیکن یَهَبُ میں واو گرتا ہے، ہم دیکھتے ہیں، کیا پڑھتے ہیں اس کو ہمیشہ؟ یَهَبُ ہی پڑھا جاتا ہے عربی کلام کے اندر۔

تو جواب دے رہے ہیں مولانا کہ بھئی یہ یَهَبُ دراَصْل یَوْهِبُ تھا بھئی، اصل میں کیا تھا؟ یَوْهِبُ تھا، واو مَا بَیْن فتحہ اور کسرہ لازمی کے درمیان آیا تھا، پھر اس واو کو گرا دیا تو کیا ہوا؟ یَهِبُ ہوا۔ اچھا پھر اس یَهِبُ کو یَهَبُ کر دیا گیا، هَاء سے کسرہ ختم کر کے اس کو کیا دے دیا گیا؟ فتحہ دے دیا گیا، وجہ یہ کہ هَاء حرف حلقی ہے مولانا۔ حروف حَلْقِیَه جانتے ہو یا نہیں جانتے بھئی؟ کتنے ہیں؟ چھ ہیں بھئی: حَاء، خَاء، عین، غین، هَاء اور ہمزہ۔ تو یہ حرف حلقی ہے اور حرف حلقی کی ادائیگی ثقیل ہے مولانا، اس کا ادا کرنا ثقیل ہے، مشکل ہے ذرا۔ اور اسی طرح حرکتیں ہیں بھئی۔ یاد رکھیے حرکتوں میں سب سے خفیف اور ہلکی حرکت فتحہ کی ہے، فتحہ پڑھنا سب سے ہلکا ہے، سب سے آسان ہے بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ جبکہ کسرہ کے اندر ثقل ہے، بوجھ ہے، مشکل ہے اس کی ادائیگی۔ تو یہ حرف حلقی بھی تھا اور اس پر کسرہ بھی آ رہا تھا تو دو ثقل جمع ہو رہے تھے، لہذا کیا کر دیا گیا؟ کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا گیا تا کہ کچھ ہلکا ہو جائے لفظ بھئی، آسان ہو جائے اس کی ادائیگی بھئی زبان پر۔ بات سمجھ میں آ گئی بھئی؟ تو دراصل یہ یَوْهِبُ۔

تو کہتے ہیں **امایَهَبُ کہ دراَصْل یَوْهِبُ بودہ است**، کہ باقی یَهَبُ جو ہے وہ اصل کے اندر یَوْهِبُ تھا، **واو بیُفْتَاد**، واو گر گیا، وَ یَهِبُ **شد**، اور یَهِبُ ہوا۔ بَعْدَهٗ **عین فعل را از کسرہ نقل کردہ بِفَتْحَه بُرْدَنْد**، اس کے بعد عین فعل کو کسرہ سے نقل کیا اور فتحہ پر لے گئے یعنی اس کو فتحہ دے دیا گیا، **برائے** رِعَایَتِ **حرف حلق**، کس کی رعایت سے؟ حرف حلقی کی رعایت سے، تو یَهَبُ **شد**، کیا ہو گیا؟ یَهَبُ شد بھئی۔

تو خلاصۂ جواب یہ ہوا مولانا، اعتراض کیا تھا؟ کہ یَهَبُ کے اندر واو کیوں گرا ہے؟ یہ تو مَا بَیْنِ فتحہ اور کسرہ لازم کے نہیں ہے تو یہاں تو واو کو نہیں گرنا چاہیے۔ تو جواب کیا دیا کہ یَهَبُ دراصل کیا تھا؟ یَوْهِبُ، یہ هَاء پر کسرہ تھا بھئی۔ یعنی یوں کہو کہ کسرہ عام ہے، چاہے ظَاهِرًا ہو چاہے تقدیرا ہو۔ فی الحال تو کسرہ نہیں لیکن تقدیرا کیا ہے یہاں پر؟ کسرہ یعنی اصل میں کسرہ تھا۔

وَ دریَعِدُ برَاَصْل **گذاشتند** بھئی۔ اچھا، پھر اشکال ہوا۔ یَهَبُ دراصل یَهِبُ تھا، حرف حلقی کی وجہ سے آپ نے کسرہ کو کس سے بدل دیا؟ فتحہ سے بدل دیا گیا۔ پھر

وَعَدَ	یَعِدُ	یَعِدُ

میں عین بھی تو حرف حلقی ہے اور اس پر بھی کسرہ ہے تو یہاں بھی تو دو ثقل آئے، اس کو بھی کیا پڑھنا چاہیے؟ یَعَدُ پڑھنا چاہیے تھا بھئی۔ تو جواب دے رہے ہیں مولانا کہ وہاں پر کسرہ کو برقرار رکھا تاکہ اَصْلِ باب پر دلالت کرے۔ کیا کرے؟ اَصْلِ باب پر دلالت کرے، تاکہ پتا لگے کہ یہ باب کون سا ہے؟ باب ضَرَبَ ہے۔ کون سا باب ہے؟ اگر وَعَدَ یَعَدُ پڑھیں تو کوئی پتا لگتا ہے یہ باب ضَرَبَ ہے؟ نہیں، تو اَصْلِ باب کا پتا نہیں چلتا، تو یہاں اس لیے برقرار رکھا گیا۔

تو کہتے ہیں: وَ دریَعِدُ بر اَصْل **گذاشتند** اور یَعِدُ کے اندر اس کے اصل پر ہی رکھا گیا **تا دلالت** کُنَد بر اَصْلِ **باب**، تاکہ یہ کیا کرے؟ دلالت کرے کس پر؟ اَصْلِ باب پر دلالت کرے۔

وَ **امایَذَرُ محمول است** بر یَدَعُ۔ باقی، اچھا یَذَرُ، یہ پھر ایک اعتراض کا جواب ہے۔ اعتراض یہ کہ

یَذَرُ	وَذَرَ	یَذَرُ

۔

یہ یَذَرُ کے اندر بھئی یہ واو کیوں گرا ہے بھئی؟ یہاں تو حرف حلقی بھی نہیں ہے۔ عین اور لام کیا ہیں؟ ذال اور رَاء، یَذَرُ، ذال اور رَاء، تو یہاں تو حرف حلقی بھی نہیں ہے۔ تو یہ بھی نہیں آپ کہہ سکتے کہ اصل میں یَذِرُ تھا۔ یَهَبُ میں تو آپ نے کیا کہا؟ اصل میں کیا تھا؟ یَوْهِبُ تھا، پھر یَهِبُ ہوا، پھر یَهِبُ سے کیا کر دیا؟ یَهَبُ۔ کیوں کیا یَهَبُ؟ کیونکہ حرف حلقی پر کیا آرہا تھا؟ کسرہ۔ یَذَرُ میں تو ایسا نہیں، یہاں تو سرے سے حرف حلقی ہے ہی نہیں کہ آپ یوں کہیں اصل میں کیا تھا؟ یَذِرُ تھا، پھر کیا کیا گیا؟ کسرہ کو فتحہ سے حرف حلقی کی وجہ سے بدل دیا گیا۔ یہاں تو حرف حلقی ہے ہی نہیں۔

تو جواب دے رہے ہیں اس کا کہ بھئی یَذَرُ جو ہے محمول ہے یَدَعُ پر۔ وَ **امایَذَرُ محمول است** بر یَدَعُ، کہ یَذَرُ کس پر محمول ہے؟ یَدَعُ پر۔ یَدَعُ کے اندر چونکہ کیا کیا گیا؟ جی، وہاں پر اسی طرح واو گرا تھا اور پھر کیا کیا گیا؟ یَدِعُ تھا پھر کیا کر دیا گیا؟ فتحہ دے دیا گیا کیونکہ کسرہ بھی ثقیل، آگے عین حرف حلقی بھی آرہا ہے، تو ایک ہی حرف کے اندر دو ثقل آرہے تھے، تو لہذا وہاں کیا کر دیا گیا؟ فتحہ، یَدَعُ کر دیا گیا۔ تو جب وہاں یَدَعُ کیا گیا تو یَذَرُ بھی اسی پر محمول ہے۔ یہ بھی چونکہ اسی کی طرح تھا، اس لیے وہاں چونکہ واو گرایا گیا تھا، لہذا یہاں پر بھی کیا کر دیا گیا؟ واو کو گرا دیا گیا۔

بھئی یہ اس کی طرح کس لحاظ سے ہے؟ کہتے ہیں لفظوں کے اعتبار سے بھی اس کی طرح، معنی کے اعتبار سے بھی اس کی طرح۔ یَذَرُ کا معنی بھی چھوڑنے کے، اور یَدَعُ کے معنی بھی چھوڑنے کے۔ تو دیکھو معنوی اعتبار سے بھی مناسبت، اور لفظوں میں بھی اس کی طرح ہے کہ جیسے یَدَعُ کی ماضی نہیں آتی، وہ استعمال نہیں ہوتی مولانا، اسی طرح یَذَرُ کی ماضی بھی استعمال نہیں ہوتی بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ تو لفظوں کے اعتبار سے بھی اس کی طرح، معنی کے اعتبار سے بھی اس کی طرح، لہذا اسی کا حکم دے دیا گیا، اور اس کے اندر تو واو کو گرایا تھا، لہذا یَذَرُ میں بھی کیا کر دیا گیا؟ واو کو گرا دیا گیا۔ یہ معنی ہے: وَ **امایَذَرُ محمول است** بر یَدَعُ، اور باقی یَذَرُ جو ہے وہ محمول ہے یَدَعُ پر۔

وَ دریُوْجِبُ **واو نیفتاد**۔ بھئی یُوْجِبُ کے اندر واو نہیں گرا، کیوں نہیں گرا؟ کیونکہ یہاں واو کے مَا قَبْل کی حرکت واو کے مخالف نہیں ہے بلکہ واو کے موافق ہے، اور ہم نے تو کیا کہا تھا؟ مَا قَبْل حرکت واو کے مخالف ہو یعنی فتحہ ہو۔ کہتے ہیں: وَ دریُوْجِبُ **واو نیفتاد**، اور یُوْجِبُ کے اندر واو نہیں گرا، **زیرا کہ حرکت یاء موافق واو است**، اس لیے کیونکہ یاء کی حرکت واو کے موافق ہے۔

وَ **چوں واو** از یَعِدُ بِیُفْتَاد۔ اچھا، یہ پھر ایک سوال کا جواب۔ سوال یہ: آپ نے کیا کہا؟ یَعِدُ کے اندر واو کیوں گرا ہے؟ کیونکہ وہ یائے مَفْتُوْحَه اور کسرہ لازم میں آیا ہے۔ اچھا، ٹھیک ہے، ہمیں آپ کی بات، قانون تَسْلِیْم ہے، لیکن

یَعِدُ	یَعِدَانِ	یَعِدُوْنَ	تَعِدُ

۔ یہاں کیوں واو گرا؟ یہاں تو یائے مَفْتُوْحَه مَا قَبْل میں ہے ہی نہیں۔ مَا بعد میں کسرہ لازم تو ہے لیکن مَا قَبْل میں کیا ہے؟ یائے مَفْتُوْحَه نہیں ہے، تو یہاں تو نہیں گرنا چاہیے، آپ کا قانون نہیں لگ رہا۔ اسی طرح اَعِدُ، نَعِدُ، وہاں کیوں گرا بھئی؟ وہاں بھی مَا قَبْل میں کیا ہے؟ ہمزہ ہے اور نون

ہے، یائے مَفْتُوْحَہ تو مَا قَبْل میں نہیں، وہاں کیوں گرایا آپ نے؟ تو جواب دے رہے ہیں: بھئی جب ایک جگہ ہم نے گرادیا، تو سارے باب میں ہی واو گرادیا تاکہ سارا باب ایک جیسا ہو جائے بھئی۔ یہ نہ ہو کہیں واو گرا ہوا ہے اور کہیں واو موجود ہے بھئی۔ تو صورت سمجھ میں آگئی؟ تو موافقت باب کے لیے ہم نے کیا کیا؟ جب ایک جگہ واو گرایا تو ہر جگہ پر واو کو گرادیا۔ جیسے اکرم یُکْرِمُ، یُکْرِمُ کیا تھا دراصل؟ یُؤَکْرِمُ۔ اس ہمزہ کو کیوں گرایا گیا؟ کیونکہ واحد متکلم کا صِیْغَہ اُؤَکْرِمُ، وہاں پر کتنے ہمزے جمع ہو رہے تھے؟ دو۔ تو دو ہمزے جمع ہو رہے تھے اور ہمزہ کی ادائیگی ثقیل ہے، تو ثقل در ثقل آرہا تھا، تو ایک ہمزہ کو گرایا، کیا بنادیا؟ اکرم۔ اور جب ایک صِیْغَہ کے اندر گرایا تو باقی تمام صیغوں میں بھی گرادیا تاکہ کیا ہو جائے سارا باب ایک جیسا ہو جائے، موافقت باب کے لیے بھئی، سارے صیغے ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں۔

تو کہتے ہیں: وَ **چوں واو از** یَعِدُ بِیُفْتَاد، اور جب واو جو ہے یَعِدُ سے گر گیا، **از**

تَعِدُ	اَعِدُ	نَعِدُ

نیز بِیُفْتَاد، تو تَعِدُ، اَعِدُ اور نَعِدُ سے بھی گر گیا واو، **تا حُکْمِ باب مختلف نہ شود**، تاکہ باب کا حکم مختلف نہ ہو بھئی۔

جی، **قانون** ثَانِيْ بھئی، دوسرا قانون: **ہر واوے کہ بجائے فاء کلمہ در مصدر**، ہر وہ واو جو کہ کس چیز، **بجائے فاء کلمہ**، کس کی جگہ پر آئے؟ فاء کلمہ کی جگہ آئے، **در مصدر**، کس کے اندر؟ مصدر میں۔ اب یہ مصدر سے مُتَعَلِّقَہ قانون ہے بھئی۔ مصدر میں آئے فاء کلمہ کی جگہ اور وہ واو آئے، **بر** وَزْنِ **فعل**، اور وہ مصدر کس وزن پر ہو؟ فعل وزن پر ہو، فاء پر کسرہ ہو۔ اچھا، تو مصدر **بر** وَزْنِ **فعل افتد**، اور وہ مصدر جو فعل وزن پر واقع ہو، وَ **در** مُسْتَقْبِلِ **او تعلیل شدہ باشد**، اور اس کے جو مُسْتَقْبِل کے صیغے ہیں اس صیغے، اس باب کے بھئی، یعنی مضارع، فعل مضارع مراد ہے۔ وَ **در** مُسْتَقْبِلِ **او تعلیل شدہ باشد** بھئی، اور اس کے یعنی مُسْتَقْبِل کے صیغے یعنی مضارع کے صیغوں میں کیا ہو؟ تعلیل ہوئی ہو بھئی، کیا ہوئی ہو؟ تعلیل ہوئی ہو، **روا باشد**، جائز ہے، **کہ اں واو را حذف کنند**، کہ اس واو کو کیا کر دیں؟ حذف، تو اس لفظ کے مُسْتَقْبِل کے صیغوں میں تعلیل ہوئی ہو۔

واو آیا، کہاں پر آیا؟ فاء کلمہ کی جگہ آیا اور مصدر میں آیا اور وہ مصدر کس وزن پر ہے؟ فعل وزن پر ہے۔ اب آگے بتائیں گے اس واو کو گرا سکتے ہیں لیکن ایک شرط ہے ساتھ، کیا؟ کہ اس کے مضارع کے اندر تعلیل ہوئی ہو، تعلیل ہوئی ہو۔ تو جائز ہے کہ اس واو کو حذف کر دیں، وَ **عوض او تاء در** اٰخِر **در** اٰرَنْد، اور اس کے عوض میں تاء اس کے آخر میں لے آئیں بھئی، کیا کریں اس کے آخر میں؟ تاء لے آئیں۔ **چوں** عِدَۃٌ وَ سِعَۃٌ۔ عِدَۃٌ دراصل کیا تھا؟ وِعْدٌ۔ وِعْدٌ، فعل، تو دیکھو مصدر ہے اور فاء کی جگہ کیا آرہا ہے؟ واو آرہا ہے اور اس کے مُسْتَقْبِل میں بھی تعلیل ہوئی ہے، وَعَدَ یَعِدُ، دیکھو وہاں بھی تعلیل ہوئی ہے، واو گرا ہے، تو لہذا یہاں پر اس واو کو گرا کر آخر میں کیا لے آئے؟ تاء لے آئے اس کے عوض میں، تو عِدَۃٌ ہوا بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ اور سِعَۃٌ، اسی طرح سِعَۃٌ اصل میں کیا تھا؟ وِسْعٌ تھا بھئی، واو کو گرا کر آخر میں کیا لے آئے؟ تاء لے آئے تو سِعَۃٌ ہوا بھئی۔

جی، قانون اچھی طرح سمجھ میں آگیا بھئی؟ جی۔

وَ **اما نحو** وِجْهَةٌ قَلِيْل **است**، اور باقی وِجْهَةٌ جو ہے یہ اس جیسے لفظ یہ قَلِيْل ہیں مولانا، قَلِيْل ہیں۔ اب وِجْهَةٌ سے کیا مراد ہے مولانا؟ لمبی تقریر ہے بھئی۔ یا تو مصنف کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وِجْهَةٌ کے اندر تاء کو نہیں آنا چاہیے تھا کیونکہ واو خود موجود ہے۔ عِدَۃٌ اور سِعَۃٌ میں تو تاء کیوں لائی گئی؟ واو گرا تھا تو واو کے عوض میں ہم کیا لے آئے آخر میں؟ تاء۔ تو لہذا یا تو مصنف کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ چونکہ یہاں واو خود موجود ہے لہذا تاء کو نہیں آنا چاہیے۔ لیکن اس پر بھی اعتراض ہو گا۔ یا مصنف کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تاء آگئی ہے تو اب واو کو نہیں ہونا چاہیے، واو کو، لیکن اس میں واو بھی آیا، واو بھی باقی ہے۔ یہ کہنے کا مطلب ہے، لیکن اس پر بھی اعتراض ہوتا ہے بھئی۔ دونوں باتیں سمجھ میں آئیں؟ پہلا کیا؟ یا تو تاء کو نہیں ہونا چاہیے، پہلا قول یہ، لیکن اس پر بھی اعتراض ہوتا ہے۔ دوسرا قول یہ کہ واو کو نہیں ہونا چاہیے، اس پر بھی اعتراض۔

دیکھو پہلا قول اگر لیں، پہلا معنی اگر لیں، بھئی مصنف کہتے ہیں تاء نہیں آنی چاہیے تھی کیونکہ واو موجود ہے۔ تو اس پر اعتراض ہوتا ہے بھئی کیوں نہیں؟ ہو سکتا ہے

وِجْهَةٌ	فِعْلَةٌ	وَاضِع

نے اس لفظ کو وَضْع ہی ایسا کیا ہو، بنانے والے نے یہ لفظ ہی ایسا بنایا ہو بھئی، لہذا آپ کا یہ کہنا کہ واو موجود ہے تو تاء کو نہیں آنا چاہیے، کہتے ہیں یہ اعتراض درست نہیں ہے بھئی، آپ کا یہ کہنا یہ کیا ہے؟ یہ درست نہیں ہے بھئی کہ ہو سکتا ہے بنانے والے نے اس لفظ کو بنایا ہی ایسا ہو، وَضْع کرنے والے نے اس لفظ کو وَضْع ہی اسی طرح کیا ہو، وِجْهَةٌ لفظ وَضْع کیا ہو۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ وِجْهَة کہتے ہیں جِهَت اور جانب اور طرف کو، جس طرف انسان مُتَوَجِّه ہو جائے اس جِهَت کو وِجْهَة کہتے ہیں۔ اچھا، تو پہلا کیا تھا؟ مصنف کا، کے کہنے کا کیا مطلب؟ کہ وِجْهَةٌ یہ قَلِيْل ہے، یعنی اس کے اندر تاء موجود ہے حالانکہ تاء کو نہیں آنا چاہیے کیونکہ واو گرا نہیں ہے۔ تو جواب، اس پر اعتراض سمجھ میں آیا؟ کہ بھئی ہو سکتا ہے وَاضِع نے کیا کیا ہو؟ اس کو وَضْع ہی اس طرح کیا ہو۔

دوسرا، یا ہو سکتا ہے کلام کا معنی یہ کہ واو نہیں ہونا چاہیے کیونکہ تاء آگئی، اب تاء تو جب آتی ہے جب واو کو گرا دیا جاتا ہے، تو واو کو نہیں ہونا چاہیے۔ تو جواب، اس پر بھی اعتراض ہوتا ہے، اعتراض یہ کہ بھئی وِجْهَةٌ مصدر ہی نہیں ہے، یہ آپ کے قانون کے تحت آتا ہی نہیں ہے۔ آپ نے تو قانون کس کے بارے میں بیان کیا؟ مصدر، اور میں نے بتلایا وِجْهَةٌ کس کو کہتے ہیں؟ جانب کو اور طرف کو، یہ تو مصدر ہے ہی نہیں۔ لہذا آپ کا تو قانون ہی اس پر مُتَوَجِّه نہیں ہے، اس پر نہیں لگ رہا بھئی۔ بات سمجھ میں آگئی؟ تو آپ کی یہ بات کہ یہ تو، یہ قَلِيْل ہے یعنی اس میں واو کو گرنا چاہیے تھا بھئی، نہیں بھئی واو کیوں گرنا چاہیے، یہ تو مصدر ہی نہیں ہے اور آپ نے تو قانون مصدر کے بارے میں بیان کیا ہے۔

چنانچہ کہتے ہیں بھئی ہو سکتا ہے یہ لفظ جِهَةٌ ہو بھئی، کیا ہو؟ جِهَةٌ۔ کہتے ہیں بعض نسخوں میں جِهَةٌ آیا ہے بغیر واو کے بھئی۔ تو مصنف کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ باقی جِهَةٌ جیسے لفظ وہ قَلِيْل ہیں، وہ کیا ہیں؟ قَلِيْل ہیں۔ ہاں، اس کی وجہ بنتی ہے بھئی، مصنف کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بھئی یہ قانون اصل میں تو مصدر میں جاری ہوتا ہے اور جِهَةٌ مصدر نہیں، لیکن اس میں بھی یہ قانون لگا، شروع سے واو گرا اور آخر میں کیا آگئی؟ تاء آگئی، تو مصدر کے علاوہ کسی اور اسم میں اس طرح ہو یہ قَلِيْل ہے، مصدر کی بنسبت۔ مصدر میں تو یہ اکثر ہوتا ہے، ہوتا رہتا ہے، ہوتا ہے، لیکن کسی اور اسم میں ایسا ہونا اس کے مقابلے میں قَلِيْل ہے، وہ اتنی کثرت سے نہیں ہے بھئی۔ بات سمجھ میں آگئی؟

تو کہتے ہیں: وَ **اما نحو** وِجْهَةٌ قَلِيْل **است**، یہ قَلِيْل ہے مولانا۔ چلیے بس مولانا، هٰذَا هو الْمَرَامُ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ۔

مثال کے باقی قوانین (مِیْعَادٌ، مُوْقِنٌ، اُتُّقِّتْ اور وِسَادَۃٌ کے مباحث)

سبق نمبر ۹۵—تاریخِ درس: ۲۸ جنوری ۲۰۰۹ء

ج۔ **قانون سوم: ہر واوے کہ** سَاكِنْ مُظْهَرْ **باشد**۔ ہر وہ واو جو سَاكِنْ اور مُظْهَرْ ہو بھئی، یعنی مدغم نہ ہو بھئی۔ مُظْهَرْ کا کیا معنی ہے؟ ظاہر ہو یعنی اس کا ادغام نہ کیا گیا ہو۔ تو ہر واو جو سَاكِنْ مُظْهَرْ ہو وَ مَا قَبْلِ **او** مَكْسُوْرٌ اور اس کا مَا قَبْلْ کیا ہو؟ مَكْسُوْرْ، واو ہے، سَاكِنْ ہے، مُظْهَرْ ہے، اور مَا قَبْلْ مَكْسُوْرْ ہے۔ **آں واو را یا بدل کنند**، اس واو کو یَا سے بدلتے ہیں۔ **چنانچہ** مِیْعَادٌ وَ **میزان**، جیسے کہ مِیْعَادٌ اور میزان۔ مِیْعَادٌ اصل میں کیا تھا؟ مِوْعَادٌ بھئی، وَعَدَ سے ہے، اور میزان اصل میں کیا تھا؟ مِوْزَانٌ، وَزَنَ سے۔ تو واو سَاكِنْ تھا، غَيْرِ مدغم تھا، اور اس سے مَا قَبْلْ كَسْرَةٌ تھا تو اس کو یَا سے بدل دیا گیا۔

وَ **در** اِجْلِوَّاذٌ، وَ **در** اِجْلِوَّاذٌ **بسلامت ماند زیرا کہ مدغم است** مُظْهَرْ **نیست**۔ اِجْلِوَّاذٌ بھئی، دیکھیے اِجْلِوَّاذٌ میں دو واو ہیں، پہلا واو سَاكِنْ اور دوسرے واو پر فَتْحَةٌ ہے۔ سمجھ میں آیا؟ اور ادغام ہے دونوں کے اندر۔ تو لیکن یہاں پر واو کو، اس سے مَا قَبْلْ كَسْرَةٌ ہے واو سَاكِنْ سے مَا قَبْلْ، لیکن اس کو یَا سے نہیں بدلا گیا۔ کیوں نہیں بدلا گیا؟ کیونکہ وہ مُظْهَرْ نہیں ہے بلکہ مدغم ہے۔ تو کہتے ہیں اور اِجْلِوَّاذٌ کے اندر واو سلامت رہا اس لیے کیونکہ مدغم ہے مُظْهَرْ نہیں ہے۔

قانون چہارم: ہر یائے کہ سَاكِنْ **باشد**، ہر وہ یَا جو سَاكِنْ ہو، وَ مَا قَبْلِ **او مضموم** اور اس کا مَا قَبْلْ کیا ہو؟ مضموم ہو، ضَمَّةٌ ہو اس سے مَا قَبْلْ، **تو آں یا را بواو بدل کنند**، تو اس یَا کو واو سے بدلتے ہیں۔ واو سَاكِنْ سے مَا قَبْلْ كَسْرَةٌ تھا تو اسے یَا سے بدلا تھا، اور یَا سے مَا قَبْلْ ضَمَّةٌ ہو تو اسے واو سے بدلیں گے یَا سَاكِنْ سے مَا قَبْلْ۔ **چنانچہ**

أَيْقَنَ يُوْقِنُ إِيْقَانًا	فَهُوَ مُوْقِنٌ	الْأَمْرُ مِنْهُ أَيْقِنْ وَ النَّهْيُ عَنْهُ لَا تُوْقِنْ

۔أَيْقَنَ يُوْقِنُ۔يُوْقِنُ میں دیکھو یہ کیا تھا اصل میں؟ يُيْقِنُ بھئی، يَا تھی واو کی جگہ پر، اور یَا سے مَا، یائے سَاكِنْ سے مَا قَبْلْ ضَمَّةٌ آیا تو اس کو واو سے بدل دیا گیا يُوْقِنُ ہوا۔ اسی طرح مُوْقِنٌ کے اندر بھی مُيْقِنٌ تھا بھئی، يَا کو کس سے بدل دیا گیا مَا قَبْلْ ضَمَّةٌ کی وجہ سے؟ واو سے، اور اسی طرح لَا تُوْقِنْ ہے بھئی۔

قانون خامس: ہر واو مضموم کہ بجائے فَا كَلِمَةٌ **باشد**، ہر وہ واو مضموم کہ وہ فَا كَلِمَةٌ کی جگہ ہو۔ واو ہو، اور مضموم ہو اس پر ضَمَّةٌ ہو، اور کس کی جگہ آئے؟ فَا كَلِمَةٌ کی جگہ۔ وَ بَعْدَهُ **واو دیگر** مُتَحَرِّكْ **نہ باشد**، اور اس کے بعد دوسرا واو مُتَحَرِّكْ نہ ہو، یعنی ایک ہی واو شروع میں ہے، اس کے بعد واو نہیں ہے، یعنی واو مُتَحَرِّكْ نہیں ہے۔ تو کہتے ہیں **روا بود**، جائز ہے **کہ آں را ہمزہ بدل کنند** کہ اس واو کو کس سے بدل دیا جائے؟ هَمْزَةٌ سے بدل دیا جائے۔ تو هَمْزَةٌ سے بدل دیں تو بھی جائز، نہ بدلیں تو بھی جائز۔ **چوں** أُتُّقِّتْ وَ وُتُّقِّتْ۔ تو دیکھو یہ وُتُّقِّتْ تھا مولانا، واو آیا، فَا كَلِمَةٌ کی جگہ آیا، اور مضموم ہے، اور اس کے مَا بعد دوسرا کوئی واو مُتَحَرِّكْ نہیں ہے، تو اس کو هَمْزَةٌ سے بدلنا جائز، لہٰذا أُتُّقِّتْ پڑھنا بھی جائز، اور نہ بدلیں یہ بھی جائز وُتُّقِّتْ اسی طرح برقرار رکھیں وُتُّقِّتْ یہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

اسی طرح وَ أُوْرِيَ وَ وُوْرِيَ بھئی۔ وُوْرِيَ دیکھو بھئی، واو آیا شروع میں، مضموم ہے، اور اس کے فَا كَلِمَةٌ کی جگہ ہے، اور اس کے بعد دوسرا واو تو ہے لیکن وہ واو مُتَحَرِّكْ نہیں، تو اس کو یہ بھی قانون کے مطابق اس کو بھی اب هَمْزَةٌ سے بدلنا جائز ہے، لہٰذا أُوْرِيَ پڑھنا بھی جائز اور اسی طرح باقی رکھیں وُوْرِيَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

یہ تو تھا واو مضموم آئے شروع میں بھئی۔ **امادر** مَکْسُوْرْ باقی جو واو مَکْسُوْرْ ہے، **چنانچہ** وِسَادَةٌ جیسے وِسَادَةٌ **اختلاف است** بھئی اس کے اندر اختلاف ہے کہ وِسَادَةٌ یہ واو شروع میں آیا مَکْسُوْرْ ہے اس کو هَمْزَةٌ سے بدلیں گے یا نہیں بدلیں گے اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں بدلنا جائز، بعض فرماتے ہیں بدلنا جائز نہیں ہے بھئی۔ تو کہتے ہیں **چنانچہ در** وِسَادَةٌ **اختلاف است** وِسَادَةٌ کے اندر اختلاف ہے **بعضے گفتند روا باشد** بعض علماء کہتے ہیں کہ جائز ہے **و بعضے گفتند روا نیست** اور بعض کیا کہتے ہیں جائز نہیں ہے بھئی۔

امادر مفتوح روا نیست اور باقی واو مفتوح جو ہے اس کے اندر جائز نہیں ہے، اگر فَا کَلِمَةٌ کی جگہ کیا آجائے؟ واو مفتوح آجائے تو اس کو هَمْزَةٌ سے بدلنا جائز نہیں، اس کو اسی طرح واو ہی برقرار رکھیں گے۔ یہ معنی ہے وَ **امادر مفتوح روا نیست، روا نیست بالاتفاق**، اور باقی مفتوح کے اندر جائز نہیں ہے بالاتفاق۔ وَ **اما** أَحَدٌ وَ أَنَاةٌ **شَاذٌّ است**، باقی أَحَدٌ اور أَنَاةٌ یہ شَاذٌّ ہیں بھئی۔ بھئی آپ نے کہا واو مَفْتُوْحَةٌ ہے فَا کَلِمَةٌ کی جگہ آئے اور اس کے بعد کوئی دوسرا واو مُتَحَرِّكْ نہ ہو تو اس کو هَمْزَةٌ سے بدلنا، واو مفتوح ہو تو هَمْزَةٌ سے اس کو بدلنا جائز نہیں ہے۔ لیکن أَحَدٌ میں تو بدلا ہے، اصل میں تھا وَحَدٌ، پھر کیا کر دیا اس کو واو سے، واو کو هَمْزَةٌ سے أَحَدٌ کر دیا۔ أَنَاةٌ بھئی، یہ اصل میں تھا وَنَاةٌ، تو واو کو کس سے بدل دیا گیا؟ هَمْزَةٌ سے، حالانکہ اس کو بدلنا تو جائز نہیں۔ تو جواب دے رہے ہیں بھئی کہ شَاذٌّ **است** یہ کیا ہیں؟ یہ شَاذٌّ ہیں مولانا۔ شَاذٌّ کسے کہتے ہیں؟ خلاف قانون کو بھی کہتے ہیں، قَلِیْلٌ کو بھی کہتے ہیں بھئی، تو یہ دونوں خلاف قانون ہیں مولانا، خلاف قانون۔ یعنی اِسْتِعْمَالْ کے اعتبار سے درست ہیں عرب اسی طرح اِسْتِعْمَالْ کرتے ہیں، لیکن ہے خلاف قانون یعنی ہم نے جو قانون بنایا یہ اس کے اوپر پورے نہیں اترتے بھئی۔

و اما اگر، یہ تو تھا بھئی واو شروع میں ایک واو تھا، اگر دو، اگر وَ **اما اگر دو مُتَحَرِّكْ در یک** کَلِمَةٌ **باہم آیند** اور اگر دو مُتَحَرِّكْ یعنی دو واو مُتَحَرِّكْ ایک ہی کَلِمَةٌ کے اندر باہم آیند اکٹھے آجائیں وَاجِبْ **است** تو وَاجِبْ ہے **کہ** واو أَوَّلْ **را** ہمزہ **بدل کنند** کہ واو أَوَّلْ کو هَمْزَةٌ سے، دو واو مُتَحَرِّكْ ایک ہی کَلِمَةٌ کے اندر اکٹھے آجائیں تو پھر پہلے کو هَمْزَةٌ سے بدلنا وَاجِبْ ہے، **اگرچہ مفتوح بود** اگرچہ وہ مفتوح ہی ہو۔ **چنانچہ** أَوَاصِلُ **کہ جمع** تَکْسِیْرِ وَاصِلَةٌ **است**۔ أَوَاصِلُ جمع ہے جمع تَکْسِیْرْ مولانا، جمع تَکْسِیْرْ جانتے ہیں یا نہیں بھئی؟ ایک جمع سَالِمْ ہے ایک جمع تَکْسِیْرْ۔ جمع سَالِمْ وہ جس میں مفرد کا وَزْنْ اسی طرح قَائِمْ رہتا ہے، سَالِمْ رہتا ہے، جیسے مُسْلِمٌ کی جمع مُسْلِمُوْنَ۔ تو دیکھو اس مُسْلِمُوْنَ یہ جمع ہے لیکن وہی مُسْلِمٌ اس کے اندر پورا کا پورا اسی طرح موجود ہے اس کا وَزْنْ نہیں ٹوٹا بس صرف آخر میں واو اور نون ملا دیا گیا۔ اور ایک جمع تَکْسِیْرْ ہے جس کے اندر مفرد کا وَزْنْ ٹوٹ جاتا ہے، جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ بھئی۔ تو دیکھو رَجُلٌ کے اندر کیا ہے؟ را، جِیْمْ، لام، را پر فَتْحَةٌ، جِیْمْ پر ضَمَّةٌ ہے، لیکن رِجَالٌ میں اس طرح نہیں ہے بھئی، را جِیْمْ کے بعد کیا آگیا؟ أَلِفْ، اور نیز را پر وہاں پر کیا تھا؟ فَتْحَةٌ، یہاں کیا آگیا؟ کَسْرَةٌ، وہاں جِیْمْ پر ضَمَّةٌ تھا یہاں کیا آگیا؟ فَتْحَةٌ، تو وَزْنْ ہی سارا ٹوٹ گیا بدل گیا مفرد کا اس کو کہتے ہیں جمع تَکْسِیْرْ۔ تو یہاں بھی وَاصِلَةٌ کی جمع تَکْسِیْرْ آتی ہے أَوَاصِلُ بھئی، کیا آتی ہے؟ أَوَاصِلُ۔ یہ در أَصْلْ تھا وَوَاصِلُ، کیا تھا؟ وَوَاصِلُ بھئی۔ تو دو واو آئے شروع میں آئے اور دونوں مُتَحَرِّكْ ہیں، تو اس صورت میں أَوَّلْ کو هَمْزَةٌ سے بدلنا وَاجِبْ تو أَوَاصِلُ ہوا بھئی۔ **چنانچہ** أَوَاصِلُ **کہ جمع** تَکْسِیْرِ وَاصِلَةٌ **است** چنانچہ أَوَاصِلُ کہ وہ جمع تَکْسِیْرْ ہے وَاصِلَةٌ کی، وَ أُوَیْعِدُ **کہ** تَصْغِیْرِ وَاعِدٌ **است** اور جیسے أُوَیْعِدُ کہ تَصْغِیْرْ ہے وَاعِدٌ کی بھئی۔ أُوَیْعِدُ بھئی، یہ اصل میں کیا تھا؟ وُوَیْعِدُ بھئی، تو دو واو مُتَحَرِّكْ شروع میں آئے أَوَّلْ کو کس سے بدلنا وَاجِبْ؟ هَمْزَةٌ سے، تو أُوَیْعِدُ ہوا بھئی۔

قانون ششم: ہر واو و یا **کہ در باب** اِفْتِعَالْ **بجائے** فَا کَلِمَةٌ **افتد**، ہر وہ واو اور یا کہ باب اِفْتِعَالْ میں وہ فَا کَلِمَةٌ کی جگہ واقع ہوں، وَ **آں** واو و یا **بدل از** هَمْزَةٌ **نہ باشد** اور وہ واو اور یا هَمْزَةٌ سے بدل نہ ہوں، وہ هَمْزَةٌ سے بدل کر نہ آئے ہوں، کہ پہلے هَمْزَةٌ تھا پھر واو یا یا بن گیا ایسا نہ ہو۔ **تو آں را بتا بدل کنند** اس واو کو تا سے بدلیں گے، بَعْدَهُ **تا را در تا ادغام کنند** اس کے بعد تا کا تا میں ادغام کرتے ہیں، **چنانچہ**

اِتَّقَدَ	یَتَّقِدُ	اِتِّقَادًا
فَهُوَ	مُتَّقِدٌ	

۔ اِتَّقَدَ در أَصْلْ کیا تھا؟ اِوْتَقَدَ۔ اِفْتَعَلَ، باب اِفْتِعَالْ میں فَا کی جگہ واو آیا اور واو کو، یہ واو کیا ہے؟ هَمْزَةٌ سے بدل کر نہیں آیا بھئی، چنانچہ آپ نے یہ باب کہاں پڑھا تھا؟ مثال کے اندر پڑھا تھا بھئی اگر هَمْزَةٌ ہوتا تو پھر کہاں پڑھتے آپ اس کو؟ مَهْمُوْزْ میں پڑھتے، تو یہ مثال ہے مولانا۔ وَقَدَ اس کا مَادَّةٌ ہے، تو لہٰذا اس واو کو تا کر کے تا میں ادغام کیا گیا تو کیا بن گیا؟ اِتَّقَدَ۔

وَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْيَاءِ اور اسی طرح یَا کا حُکْم ہے، نحو

اِتَّسَرَ	يَتَّسِرُ	اِتِّسَارًا

۔اِتَّسَرَ اصل میں کیا تھا؟ اِيْتَسَرَ بھئی۔ تو باب اِفْتِعَالْ کے فَا كَلِمَةٌ کی جگہ یَا آئی اور یہ یَا هَمْزَةٌ سے بدل کر نہیں آئی لہذا اس کو تا کر کے تا میں ادغام کیا گیا تو کیا بن گیا؟ اِتَّسَرَ۔

وَ در اِيْتَمَرَ و اِيْتَكَلَ **بتا بدل نہ کردند** اور اِيْتَمَرَ اور اِيْتَكَلَ میں یَا کو تا سے نہیں بدلا گیا، جی، زیر اس لیے کیونکہ، **زیرا چہ یَا بدل است از هَمْزَةٌ** اس لیے کیونکہ یَا کیا ہے بدل ہے کس سے؟ هَمْزَةٌ سے بدل ہے مولانا۔ اِيْتَمَرَ در أَصْلْ کیا تھا؟ اِئْتَمَرَ، اور آپ نے پڑھا تھا دو ہمزے آئیں أَوَّلْ مُتَحَرِّكْ ثَانِيْ سَاكِنْ ہو تو ثَانِيْ کو مَا قَبْلْ کی حَرَكَتْ کے موافق حرف عِلَّتْ سے بدلنا وَاجِبْ ہے تو اِيْتَمَرَ ہوا۔ اسی طرح اِيْتَكَلَ اصل میں اِئْتَكَلَ تھا بھئی۔ اچھا تو دیکھو باب اِفْتِعَالْ ہے اِيْتَمَرَ، اِفْتَعَلَ، اب یَا کہاں پر آ گئی؟ فَا کی جگہ اور باب بھی باب اِفْتِعَالْ ہے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟ تا سے بدلنا چاہیے لیکن کیوں نہیں بدلا گیا؟ کیونکہ هَمْزَةٌ سے بدل کر آئی ہے اور ہم نے قانون میں شَرْطْ ذکر کی تھی کہ قانون تب لگے گا جبکہ وہ یَا یا واو هَمْزَةٌ سے بدل کر نہ آئے ہوں بھئی۔

زیرا اس لیے کیونکہ یَا **بدل است از** هَمْزَةٌ اس لیے کیونکہ یَا بدل ہے هَمْزَةٌ سے۔ وَ اِتَّخَذَ شَاذٌّ **است** اور اِتَّخَذَ شَاذٌّ ہے بھئی۔ اِتَّخَذَ، اِتَّخَذَ در أَصْلْ کیا تھا؟ اصل بھئی کہاں پر یہ باب پڑھا آپ نے؟ مَهْمُوْزْ کے اندر، اصل میں تھا اِئْتَخَذَ، اِئْتَخَذَ، پھر کیا کیا گیا؟ جی، دو ہمزے آئے ثَانِيْ سَاكِنْ تھا تو اس کو مَا قَبْلْ کی حَرَكَتْ کے موافق حرف عِلَّتْ سے بدلنا وَاجِبْ ہوا تو کیا بن گیا؟ اِيْتَخَذَ۔ پھر یَا کو تا کر کے تا میں کیا کیا گیا؟ ادغام، کیا بن گیا؟ اِتَّخَذَ۔ اب اگرچہ یہ ہمارے قانون کے خلاف ہوا کیونکہ یہ یَا اگرچہ فَا کی جگہ آئی ہے لیکن کس سے بدل کر آئی ہے؟ هَمْزَةٌ سے لہذا اس کو بدلنا نہیں چاہیے تھا۔ تو جواب دے رہے ہیں مصنف بھئی کہ یہ شَاذٌّ ہے یعنی یہ خلاف الْقِيَاسِ ہے، قِيَاسْ کے مطابق تو اِيْتَخَذَ ہونا چاہیے تھا بھئی لیکن کیا کر دیا گیا یَا کو تا کر کے تا میں ادغام کر دیا گیا۔

بعض علماء نے اور جواب دیا۔ انہوں نے کہا بھئی یہ أَخَذَ مَادَّةٌ ہی نہیں ہے اس کا، اس کا مَادَّةٌ تَخِذَ ہے، کیا ہے؟ تَخِذَ بھی اسی معنی میں مَادَّةٌ اِسْتِعْمَالْ ہوتا ہے۔ تو لہذا در أَصْلْ یہ اِئْتَخَذَ تھا ہی نہیں، اصل میں کیا تھا یہ؟ اِتْتَخَذَ تھا بغیر ادغام کے، پھر کیا کر دیا گیا تا کا تا میں ادغام کر دیا گیا تو اِتَّخَذَ ہوا بھئی۔ صُوْرَتْ سمجھ میں آ گئی بھئی؟ جی، تو لہذا یہ بھی قانون کے مخالف نہ ہوا بھئی اس صُوْرَتْ کے اندر اگر۔ یہ معنی ہے وَ اِتَّخَذَ شَاذٌّ **است** اور اِتَّخَذَ شَاذٌّ ہے۔ جی چلیے بس مولانا، هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِي قَوَانِينِ إِعْلَالِ الْأَجْوَفِ

اجوفِ واوی ویائی کے اعلال، موانعِ تعلیل، نقلِ حرکت اور ابوابِ منشعبہ (اسباق ۹۶ تا ۱۰۳)

فصلِ اجوف: صرفِ صغیر و کبیر اور اعلالِ «قَالَ» کے شرائط

سبق نمبر ۹۶—تاریخِ درس: ۲ فروری ۲۰۰۹ء

صرف اجوف۔ اچھا بھئی، اب اجوف سے متعلق، اجوف کی گردان ذکر کریں گے اور اس سے متعلقہ قوانین بیان کریں گے بھئی۔[1]

جی، تو گردان سب سے پہلے ذکر کر رہے ہیں، جو مشہور باب ہے اجوف کا قَالَ بھئی، اس کی گردان ذکر کر رہے ہیں، صرف صغیر ذکر کریں گے اور پھر صرف کبیر کی طرف بھی اشارات دے دیں گے، پوری پوری گردان نہیں ذکر کریں گے۔

جی، صرف صغیر پہلے ذکر کی:

قَالَ يَقُولُ قَوْلًا	فَهُوَ قَائِلٌ	وَقِيلَ يُقَالُ قَوْلًا
فَذَاكَ مَقُولٌ	الْأَمْرُ مِنْهُ قُلْ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَقُلْ	

۔جی، مختصر صرف صغیر بیان کر دی بھئی۔

دیکھیے یہاں گردان سے متعلقہ چند باتیں میں نے آپ کو بتلائی تھیں وہ آپ کے ہمیشہ ذہن میں ہونی چاہئیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ذکر کی تھی کہ قَالَ يَقُولُ قَوْلًا، یہ قَوْلًا مصدر آتا ہے گردانوں میں ہم پڑھتے ہیں، یہ منصوب کیوں ہوا کرتا ہے؟ کیا وجہ میں نے ذکر کی تھی؟ کہ یہ مفعول مطلق ہوتا ہے۔ مفعول مطلق کس کو کہتے ہیں؟ وہ مصدر جو ماقبل فعل کے معنی میں ہو، اسے کیا کہتے ہیں؟ مفعول مطلق کہتے ہیں۔ تو یہاں بھی قول مصدر ماقبل فعل یعنی يَقُولُ کے معنی میں ہے، تو یہ مفعول مطلق ہوا اور یہ منصوب ہوتا ہے۔

دوسری بات یہ ذکر کی تھی میں نے آپ سے کہ فَهُوَ قَائِلٌ اور فَذَاكَ مَقُولٌ، یہ اسم فاعل جو ہے قَائِلٌ اس کے لیے هُوَ ضمیر کیوں لائے، اور آگے اسم مفعول جو آتا ہے اس کے لیے ذَاكَ اسم اشارہ کیوں لاتے ہیں؟ وجہ یہ میں نے بیان کی تھی کیونکہ فاعل قوی ہوتا ہے تو اس کے لیے ضمیر لائے کیونکہ ضمیر قوی ہے، اور مفعول ضعیف ہے تو اس کے لیے ضعیف لائے کیونکہ اسم اشارہ بھی کیا ہے؟ ضعیف ہے۔

کس چیز میں ضعیف ہے اسم اشارہ اور کس چیز میں قوی ہے اسم ضمیر؟ بھئی میں نے بتلایا تھا تعریف کے اندر، یہ جو آپ پڑھتے ہیں معرفہ کی چھ سات قسمیں پڑھتے ہیں، یاد رکھو ان میں تعریف برابر درجے کی نہیں ہے، کسی میں تعریف زیادہ ہے کسی میں تعریف کم ہے۔ تو وہاں پر ترتیب ہے نحو کی کتابوں کے اندر،

---

[1] ویکٹر نقشہ: اعلالِ اجوف کی چار بنیادی صورتیں

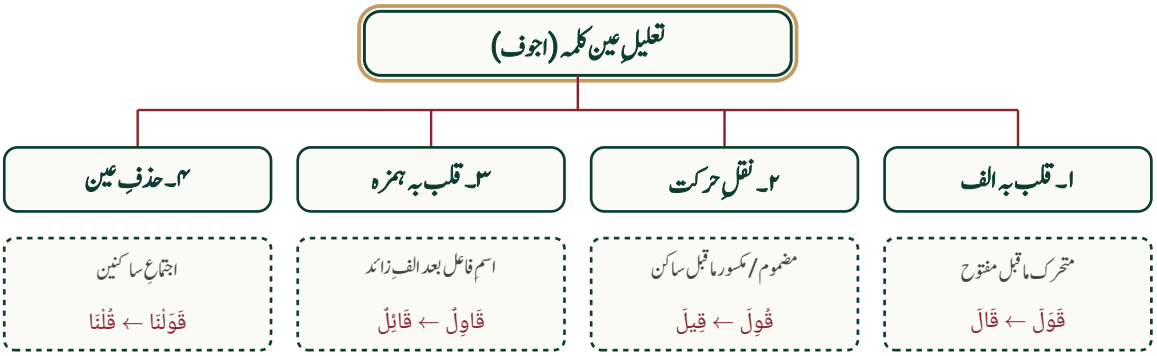

وہاں آپ نے پڑھا کہ سب سے زیادہ تعریف ضمیر کے اندر ہے۔ پھر ضمیروں کے اندر سب سے زیادہ تعریف متکلم کی ضمیر کے اندر ہے بھئی، پھر مخاطب کی، پھر غائب کی بھئی۔ تو اسم اشارہ کا درجہ ضمیر کے بعد آتا ہے۔ تو معلوم ہوا ضمیر قوی درجے کا معرفہ اور اسم اشارہ اس سے کم درجے کا معرفہ۔ تو فاعل کے لیے، اسم فاعل کے لیے قوی معرفہ لائے اور اسم مفعول کے لیے کم درجے کا معرفہ لائے۔ تعریف کا معنی پہچاننا بھئی، پہچان۔ ضمیروں کے اندر پھر بھئی میں نے بتلایا سب سے زیادہ تعریف متکلم کی ضمیر میں ہے کیونکہ انسان سب سے زیادہ اپنی ذات سے واقف ہوا کرتا ہے بھئی۔ اس کے بعد تعریف جو ہے مخاطب کی ضمیر کے اندر ہے کیونکہ مخاطب سامنے موجود ہے، اس کی خوب اچھی طرح پہچان ہے، کسی قسم کا اشتباہ نہیں۔ جبکہ تیسرے درجے پر غائب ہے مولانا، اس کا درجہ کیا ہے؟ تیسرا ہے بھئی۔

دوسری بات یہ کہ فَهُوَ قَائِلٌ تو یہ لے کر آئے مولانا، سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کو لانے کی کیا ضرورت تھی بھئی؟ یہ هُوَ ضمیر اور اسم اشارہ کو لانے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کے بغیر ہی کہہ دیتے۔ وجہ یہ مولانا کہ اسم اشارہ یا یہ ضمیر جو ہے یہ مبتدا بنے گی اور اسم فاعل اور اسم مفعول کیا بن جائیں گے؟ خبر بن جائیں گے۔ تو ہم نے اس کے اوپر اعراب پڑھنا ہے اور اعراب کے لیے کیا ضروری ہے؟ جی؟ کہ وہ لفظ ترکیب میں واقع ہو، تو پھر اس پر رفع، نصب یا جر پڑھیں گے بھئی۔ تو لہٰذا جب یہ جملہ بن گیا تو هُوَ ہوا مبتدا اور قَائِلٌ اس کی خبر، اور مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں، تو لہٰذا قَائِلٌ پر کیا ہوا؟ رفع پڑھا گیا، جبکہ هُوَ تو مبنی ہے۔ اسی طرح ذَاكَ مَقُولٌ کے اندر ذَاكَ اسم اشارہ مبتدا ہوا اور مَقُولٌ اس کی کیا ہوئی؟ خبر، تو لہٰذا اب اس پر رفع پڑھنا صحیح ہو گیا بھئی۔ یہاں تک بات سمجھ میں آگئی بھئی؟

جی، اب صرف کبیر ذکر کر رہے ہیں۔ دیکھیے کہتے ہیں **صرف ماضی معلوم** یعنی گردان ماضی معلوم جو ہے وہ یہ ہے:

قَالَ	قَالَا	قَالُوا	إِلٰى آخِرِهِ

۔ یہ اِلَخْ جو لکھا ہے یہ إِلَى آخِرِهِ لفظ، اس کو إِلَى آخِرِهِ پڑھتے ہیں، یعنی آخر تک ہے یہ گردان اسی طرح۔ وَمَجْهُول، اور ماضی مجہول کی گردان:

قِيلَ	قِيلَا	قِيلُوا	إِلٰى آخِرِهِ

، یہ آخر تک گردان اسی طرح پڑھ لیجیے۔ **مستقبل معروف** یعنی مضارع معروف: يَقُولُ يَقُولَانِ يَقُولُونَ إِلَى آخِرِهِ، آپ پڑھ چکے ہیں ساری بھئی۔ وَمَجْهُول، مضارع مجہول بھئی:

يُقَالُ	يُقَالَانِ	يُقَالُونَ	إِلٰى آخِرِهِ

۔ امر حاضر بھئی:

قُلْ	قُولَا	قُولُوا
قُولِي	إِلٰى آخِرِهِ	

، آخر تک گردان اسی طرح ہو گی۔ اسم فاعل کی گردان بھئی:

قَائِلٌ	قَائِلَانِ	قَائِلُونَ
قَائِلَةٌ	قَائِلَتَانِ	قَائِلَاتٌ

بھئی۔ اسم مفعول کی گردان بھئی:

مَقُولٌ	مَقُولَانِ	مَقُولُونَ
مَقُولَةٌ	مَقُولَتَانِ	مَقُولَاتٌ

۔اَلظَّرْفُ مِنْهُ، ظرف بھئی اسی سے باب سے: مَقَالٌ آئے گا۔ وَالْآلَةُ مِنْهُ: مِقْوَلٌ بھئی، وَمِقْوَلَةٌ، وَمِقْوَالٌ۔ میں نے بتلایا تھا فرق بھئی، مِقْوَلٌ کیا ہے؟ آلہ صغریٰ، مِقْوَلَةٌ آلہ وسطیٰ، اور مِقْوَالٌ آلہ کبریٰ ہے بھئی۔

قَالَ **دراصل قول بودہ است**، قَالَ دراصل قول تھا مولانا۔ **واو الف گشت**، واو الف ہو گیا، قَالَ **شد**، قَالَ ہوا بھئی۔ واو متحرک تھا ما قبل فتحہ تھا، اس واو کو کس سے بدل دیا گیا؟ الف سے بدل دیا قَالَ ہوا۔ بھئی آپ نے گردانوں کے اندر موٹا قانون پڑھا تھا، بنیادی قانون، اس کی شرائط ہم نے ذکر نہیں کی تھیں۔ قانون کیا پڑھا تھا؟ واو یا یا متحرک ہوں ما قبل فتحہ ہو تو اس کو کس سے بدل دیتے ہیں؟ اس واو یا یا کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ آج یہ صاحب کتاب اس کی شرائط ذکر کریں گے بھئی، پھر دیکھیے کہ قانون کتنا مشکل اور پیچیدہ ہو جاتا ہے بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ تو وہ گردانوں کے اندر یہ فائدہ ہے کہ موٹا قانون یاد ہو گیا اور قانون ہی یاد ہونا چاہیے اصلا۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ شرائط تو جہاں قانون نہیں لگ رہا وہاں ضرورت پڑے گی، بھئی یہاں قانون تو لگنا چاہیے تھا کیوں نہیں لگ رہا، پھر آپ کے ذہن میں فوراً آجائے گا کہ بھئی ہاں یہاں پر یہ والی شرط کیا ہے پوری نہیں ہو رہی بھئی۔ جی، تو وہ بڑا بہترین طریقہ ہے گردان کے اندر بھئی۔

دیکھیے قانون اب ذکر کرنے لگے ہیں: **ہر واوے و یائے کہ متحرک باشد**، ہر وہ واو اور یا جو کہ متحرک ہو، **بحرکتِ لازمی**، کس کے ساتھ متحرک ہو؟ حرکت لازمی کے ساتھ، یعنی اس کی حرکت لازمی ہو۔ دیکھو پہلی شرط آگئی مولانا۔ واو یا یا، ہم نے تو کیا کہا تھا واو اور یا متحرک، انہوں نے کیا بتلا دیا کہ وہ حرکت کیسی ہونی چاہیے؟ لازمی ہونی چاہیے، عارضی حرکت مراد نہیں ہے بھئی۔ آگے دیکھنا عارضی حرکت آئے گی اس کا اعتبار نہیں کریں گے۔ تو کہتے ہیں حرکت لازمی کے ساتھ متحرک ہو۔

و بعدہ الف تثنیہ و الف ضمیر و حرف ساکن کہ لازم بود تحققِ اوو سکون او نباشد۔ اور اس واو اور یائے متحرک کے بعد الف تثنیہ، یہ بھی نہ ہو، آگے آ رہا ہے **نباشد**، بھئی ساریوں کی خبر ایک ہی ہے، الف تثنیہ نہ ہو مولانا۔ اور **والف ضمیر**، نہ ہو۔ الف تثنیہ بھئی یہ جو اسم کے اندر الف آرہا ہے یہ الف تثنیہ ہے یعنی صرف تثنیہ کی علامت ہے: رَجُلٌ رَجُلَانِ، یہ الف کیا ہے؟ تثنیہ کی علامت ہے۔ جبکہ فعل کے اندر جو الف آتا ہے وہ ضمیر ہوتا ہے: ضَرَبَ ضَرَبَا، یہ الف کیا ہے؟ ضمیر ہے مولانا۔ تو کہتے ہیں اس واو اور یائے متحرک کے بعد الف تثنیہ بھی نہ ہو اور الف ضمیر بھی نہ ہو۔ و حرف ساکن، اور ایسا حرف ساکن **کہ لازم بود تحققِ اوو سکون او**، کہ لازم ہو اس کا ہونا، تحقق کا معنی ہونا، کہ لازم ہو اس کا ہونا و سکون او اور اس کا سکون، یعنی ادھر دیکھو بھئی واو یا یا متحرک ہیں، ان کے بعد ایسا حرف ساکن نہ ہو جس کا ہونا بھی ضروری اور اس کا سکون بھی ضروری۔ جیسے آگے مثال آئے گی سَوَادٌ، دیکھو واو متحرک ما قبل فتحہ، اس واو کو تو کس سے بدلنا چاہیے؟ الف سے، لیکن اس کے بعد ایک الف آرہا ہے اور اس الف کا ہونا ضروری ہے اور نیز الف کیا ہے؟ ساکن، اس کا ساکن ہونا بھی ضروری ہے۔ تو لہذا یہ، جی، یہ شرط ہوئی مولانا کہ اس واو اور یا کے بعد ایسا حرف ساکن کہ لازم بود تحققِ اوو سکون او، کہ لازم ہو اس کا ہونا اور اس کا سکون، نباشد، یہ چیزیں نہ ہوں۔ یعنی الف تثنیہ بھی نہ ہو۔ ایک تو اس کی حرکت لازمی ہو، پہلی شرط۔ دوسری شرط، اس کے بعد الف تثنیہ نہ ہو۔ تیسری شرط، اس کے بعد الف ضمیر نہ ہو۔ چوتھی شرط، اس کے بعد ایسا حرف ساکن کہ جس کا ہونا بھی ضروری اور اس کا سکون بھی ضروری، ایسا بھی حرف نہ ہو۔ کتنی شرطیں ہو گئیں؟ چار۔

و ما قبل او از کلمہ او مفتوح باشد، اور اس واو یا یائے متحرک سے ما قبل اسی کے کلمہ سے مفتوح ہو۔ اسی کے کلمہ سے، یعنی واو اور یا متحرک ہیں ما قبل فتحہ ہے، یہ جو ما قبل کا فتحہ ہے اسی کلمے میں سے ہے، کسی اور حرف کو ہم نے بڑھایا نہیں، اور حرف کو نہیں بڑھایا۔ آگے مثال آئے گی مولانا جیسے لَيَقُولَنَّ، کیا مثال آئے گی؟ لَيَقُولَنَّ۔ لَيَ، دیکھو یا متحرک ہے ما قبل کیا ہے؟ فتحہ ہے، لیکن تو اس کو تو الف سے بدلنا چاہیے تھا، تو جواب دیں گے بھئی یہ جو لام آیا یہ اسی کلمے کا نہیں ہے، یہ تو تاکید کے لیے ہم نے بڑھایا ہے بھئی۔ تو انہوں نے کیا شرط لگا دی پانچویں؟ کہ **ما قبل او**، اس واو اور یائے متحرک سے ما قبل، **از کلمہ او**، اسی کلمہ سے **مفتوح باشد**، مفتوح ہونا چاہیے بھئی، کسی اور کلمے سے نہ ہو۔

و آں واو و یا محمول بر واو و یائے صحیح ضروری نباشد بھئی۔ کتنی شرطیں ہوئی تھیں؟ جی، پانچ۔ چھٹی شرط: و آں واو و یا، اور وہ واو اور یا محمول، وہ محمول نہ ہوں، بر واو و یا، ایسی واو اور یا پر صحیح ضروری کہ جن کے صحیح رکھنا ضروری ہو، یعنی اس واو اور یا کو واو اور یا ہی رکھنا ضروری ہے، اس کو الف سے بدلنا جائز نہیں۔ جیسے

آگے مثال آئے گی مولانا: عَوِرَ، عَوِرَ، واو متحرک ماقبل کیا ہے؟ فتحہ، اس کو کس سے بدلنا چاہیے؟ الف سے بدلنا چاہیے لیکن نہیں بدلا کیوں؟ وجہ ذکر کریں گے کیونکہ یہ اِعْوَرَّ پر محمول ہے، کس پر؟ اِعْوَرَّ پر۔ یعنی اس عَوِرَ کا واو اِعْوَرَّ کے واو پر محمول ہے، اور اِعْوَرَّ کے اندر واو کو صحیح رکھنا اسی طرح سالم رکھنا یعنی الف سے نہ بدلنا یہ ضروری ہے۔ اِعْوَرَّ کے اندر کیا ہے واو کو سالم رکھنا صحیح رکھنا؟ تو یہ عَوِرَ کا واو ایسے واو پر محمول ہے جس کا صحیح رکھنا ضروری ہے۔ سمجھ میں آیا؟ تو چنانچہ یہ بھی شرط لگادی کہ وہ واو اور یا محمول **بر واو و یائے صحیح ضروری نباشد**، اس پر وہ واو اور یا محمول ایسے واو اور ایسی یا کہ ان کا صحیح رکھنا ضروری ہو، ان نباشد، ان پر محمول نہ ہو بھئی۔ نباشد کا تعلق کس سے ہے؟ محمول سے، یہ اس کی خبر ہے مولانا، محمول ان پر محمول نہ ہو۔ کس پر محمول نہ ہو؟ ایسے واو اور یا پر جن کا صحیح رکھنا ضروری ہے، ان پر محمول نہ ہو۔

یہ کتنی شرطیں ہو گئیں؟ چھ۔ **و مصدر** بروزنِ فَعَلٰی و فَعَلَان **نباشد**، فَعَلٰی اور فَعَلَان میں عین پر فتحہ پڑھنا ہے، اور وہ واو اور یا، وہ لفظ جو ہے وہ صیغہ، ایسا وہ مصدر نہ ہو بروزنِ فَعَلٰی اور فَعَلَان کے وزن پر۔ فَعَلٰی اور فَعَلَان کے وزن پر وہ مصدر نہ ہو۔ اگر فَعَلٰی یا فَعَلَان کے وزن پر ہو تو پھر اس صورت میں اعلال نہیں کریں گے، اس واو اور یا کو الف سے نہیں بدلیں گے۔ اور یاد رکھیے مصدر کی قید مصنف نے بڑھادی حالانکہ مصدر کا لفظ ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا، چاہے مصدر ہو چاہے مصدر کے علاوہ کوئی اور اسم ہو مولانا جب وہ فَعَلٰی یا فَعَلَان کے وزن پر ہو تو اس کے اندر پھر اعلال نہیں کرتے، یہ واو اور یا کو الف سے نہیں بدلتے بھئی۔

کتنی شرطیں ہو گئیں؟ سات۔ **و لام کلمہ اورا تغیر نیفتادہ باشد**، اور اس کے لام کلمہ میں تبدیلی نہ ہوئی ہو بھئی۔ اس کے لام کلمہ میں بھی، یہ کتنی شرط ہو گئی؟ آٹھ شرطیں۔ تو اگر لام کلمے میں بھی تبدیلی تبدیلی ہوئی ہے، تو پھر تو ایک تبدیلی لام میں ہو چکی ہے، پھر آپ اس عین میں بھی تبدیلی کر دیں گے تو دو اعلال اکٹھے جمع ہو جائیں گے، حالانکہ دو اعلال پے در پے اکٹھے جمع ہونا ان کا جائز نہیں۔ پھر تو کلمے کی ساری صورت ہی بدل جائے گی، پتہ ہی نہیں چلے گا کیا کلمہ ہے، لام میں بھی آپ تبدیلی کر چکے ہیں اور کس میں کر دیں؟ عین میں بھی بڑی تبدیلی کر دیں بھئی۔

دیکھا، یہ آٹھ شرطیں ہوں تو **آں را بالف بدل کنند**، اس واو اور یا کو کیا کرتے ہیں؟ الف سے بدلتے ہیں۔ **چنانچہ** قَالَ و بَاعَ **و باب و**

نَابٌ	عَصًا	رَحًی

۔ قَالَ، دیکھو قول تھا دراصل، واو متحرک ماقبل فتحہ، اس کو کیا کیا؟ الف سے بدل دیا۔ بَاعَ اصل میں کیا تھا؟ بَيَعَ، یا متحرک ماقبل فتحہ، اس کو الف سے بدل دیا۔ یہ ساری شرطیں پوری ہیں مولانا ان کے اندر۔

باب اصل میں تھا بَوَبٌ، واو متحرک ماقبل فتحہ، اس کو کس سے بدل دیا؟ الف سے، باب ہوا۔ جمع اس کی کیا آتی ہے؟ أَبْوَابٌ، دیکھو واو واپس آ گیا یا نہیں آ گیا بھئی؟ یہ بَوَبٌ تھا۔ وَنَابٌ، نَابٌ اصل میں نَيَبٌ تھا، نَيَبٌ، یا ہے مولانا۔ یا متحرک ماقبل فتحہ، اس کو کس سے بدل دیا؟ الف سے نَابٌ ہوا۔ جمع بناؤ: أَنْيَابٌ، دیکھو وہ یا واپس آ گئی۔ وہاں آپ نے باب میں کہا تھا أَبْوَابٌ، یہاں پر کہہ رہے ہیں أَنْيَابٌ۔ وہاں واو تھا اور یہاں پر یا ہے بھئی۔

ناب یاد رکھو یہ کچلی کے دانت کو کہتے ہیں بھئی، کچلی کا دانت، جانتے ہو بھئی؟ یہ سامنے کے دانتوں کے اطراف کے اندر بھئی، سامنے کے چار دانتوں کے ساتھ ساتھ دونوں طرف نوکیلے دانت ہیں بھئی، ان کو کیا کہتے ہیں؟ کچلی کے دانت، نَابٌ کہتے ہیں عربی میں بھئی، نَابٌ۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ نَابٌ۔

یہ ویسے ایک فائدے کی بات بھئی، عجیب نکتہ، دیکھو جتنے گوشت خور جانور ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے سارے نوکیلے دانت عطا فرمائے ہیں۔ کتا، شیر، چیتا، بلی، یہ کیا ہیں؟ گوشت خور ہیں۔ تو ان کے دانت نوکیلے ہیں کیونکہ گوشت کھانے کے لیے نوکیلے دانتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور جتنے یہ گھاس سبزی وغیرہ کھانے والے جانور ہیں گائے، بھینس، بکری وغیرہ، ان کو سارے اللہ نے ہموار دانت عطا فرمائے ہیں کیونکہ ان کے کھانے کے لیے، سبزی اور گھاس کے کھانے کے لیے ہموار دانتوں کی ضرورت پڑتی ہے بھئی۔ اور آپ دیکھیں گائے بھینس وغیرہ میں ایک بھی دانت نوکیلا نہیں ہو گا۔ شیر وغیرہ میں دیکھیں ایک بھی دانت ہموار نہیں ہو گا، ایک ہی قسم کے دانت دیے گئے ہیں۔ لیکن انسان کو اللہ نے دونوں طرح کے دانت دیے ہیں بھئی، اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ یہ گوشت بھی کھا سکتا ہے اور سبزی بھی، یہ گوشت بھی کھا سکتا ہے اور سبزی دونوں بھئی۔

جی، وعَصًا، و عَصًا بھئی عَصًا، اصل میں تھا عَصَوٌ، عَصَوٌ۔ جی، واو متحرک ماقبل فتحہ، اس کو کس سے بدلا؟ الف سے۔ اور تنوین والا نون بھی ہے، کیا بن گیا؟ عَصَانْ۔ تنوین نون ساکن کا نام ہے نا، زَيْدٌ، دیکھو میں نے کیا پڑھا دال کے بعد؟ زَيْدٌ، نون پڑھا یا نہیں پڑھا؟ تنوین دراصل کیا ہے؟ نون ساکن کا

نام ہے۔ تو یہاں جب عَصَوٌ تھا، واو متحرک ماقبل فتحہ تھا، اس واو کو الف سے بدلا اور نون تنوین والا بھی ہے، کیا بن گیا؟ عَصَانْ۔ تو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہ آیا، الف بھی ساکن نون بھی ساکن، تو الف کو گرا دیا، کیا بن گیا؟ عَصًا، کیا بنا؟ عَصًا۔ تو یہاں عَصًا تنوین ہونی چاہیے مولانا، عَصًا پڑھنا ہے اس کو۔ ہاں الف لام آئے تو پھر تنوین نہیں آتی، پھر وہ الف گرے گا بھی نہیں، اَلْعَصَا، اَلْعَصَا پھر پڑھیں گے بھئی۔ تو یہ الف، یہ دراصل عَصًا اسم مقصور ہے۔ اسم مقصور کس کو کہتے ہیں؟ جس کے آخر میں الف آئے۔ آپ کہیں گے عَصًا، الف تو نہیں آرہا۔ بھئی الف تقدیراً موجود ہے، صرف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا ہے، اگر اجتماع ساکنین نہ ہوتا تو اس الف نے گرنا بھی نہیں تھا۔ تو یہ الف تقدیراً موجود ہے، تو یہ اسم مقصور ہے مولانا۔

اسی طرح رَحًی اصل میں کیا تھا؟ رَحَيٌ، کیا تھا؟ رَحَيٌ۔ یا متحرک ماقبل فتحہ، اس یا کو کس سے بدل دیا؟ الف سے بدلا، کیا ہوا؟ رَحَانْ۔ پھر اجتماع ساکنین آیا الف کے درمیان اور نون تنوین کے درمیان، اول حرف مدہ تھا اس کو گرا دیا، کیا ہوا؟ رَحًی ہوا، رَحًی۔ تو ہاں اگر الف لام ہو تو پھر تنوین نے نہیں آنا تھا، پھر وہ الف نہ گرتا پھر ظاہر ہو جاتا: اَلرَّحَیٰ، اَلرَّحَیٰ پڑھتے آپ اس کو بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ جی، اسی لیے میں نے کہا وعَصًا و رَحًی، تنوین ہونی چاہیے اس پر بھئی۔

جی، قانون مکمل ہوا مولانا، مثالیں بھی ذکر کر دیں مصنف نے بھئی، مثالیں بھی۔ اب آگے چونکہ کچھ شرائط ذکر کی تھیں، آگے ان کے مطابق ذکر کر رہے ہیں، کچھ چیزیں ذکر کریں گے، کہیں گے دیکھو اس میں فلاں شرط پوری نہیں اس لیے اعلال نہیں کیا، دوسرے میں فلاں شرط پوری نہیں اس لیے اعلال نہیں کیا، تیسرے میں فلاں شرط پوری نہیں اس لیے اعلال نہیں کیا۔

دیکھیے مولانا، کہتے ہیں: **و در** جَيَلٌ و لَوِ اسْتَطَعْنَا **بسلامت ماند**۔ جَيَلٌ اور لَوِ اسْتَطَعْنَا کے اندر واو اور یا سلامت رہے۔ جَيَلٌ، یا متحرک ماقبل فتحہ ہے، ہونا تو کیا چاہیے اس کو کس سے بدلنا چاہیے؟ الف سے، نہیں بدلا۔ ولَوِ اسْتَطَعْنَا، واو متحرک ہے مولانا، ماقبل فتحہ ہے، اس کو کس سے بدلنا چاہیے؟ الف سے، لیکن نہیں بدلا۔ تو کہتے ہیں ان کے اندر واو اور یا سلامت رہے، **زیرا کہ حرکت واو و یا عارضی است، لازمی نیست**۔ اس لیے کیونکہ واو اور یا کی حرکت عارضی ہے، لازمی نہیں۔

دیکھو جَيَلٌ، جَيَلٌ دراصل تھا جَيْأَلٌ، جَيْأَلٌ بھئی، سمجھ میں آیا؟ اور آپ نے پڑھا ہے يَسْأَلُ، يَسْأَلُ اس کے اندر کیا پڑھنا جائز؟ يَسَلُ۔ کیوں؟ کیونکہ ہمزہ متحرک ہو اور ماقبل حرف ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا، ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا جائز، تو يَسَلُ ہوا۔ تو یہاں بھی اسی طرح جَيْأَلٌ تھا بھئی، ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا گیا، کیا بن گیا؟ جَيَلٌ ہوا۔ تو یہ حرکت لازمی ہے یا عارضی ہے؟ یہ تو جائز ہے، واجب تو نہیں، صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو یہ تو جائز ہے، جَيْأَلٌ پڑھنا بھی جائز اور جَيَلٌ پڑھنا بھی۔ معنی ہے جَيَلٌ بھئی گوہ کو کہتے ہیں، گوہ۔

ولَوِ اسْتَطَعْنَا، یہاں پر بھی دیکھو اصل میں کیا تھا؟ لَوْ اسْتَطَعْنَا۔ لَوْ کا واو ساکن، اِسْتَطَعْنَا کے شروع میں ہمزہ وصل آیا وہ درج عبارت میں گر گیا۔ جب وہ گرا تو آگے سین ہے وہ بھی ساکن۔ واو اور سین دو ساکن اکٹھے ہو گئے، اور ایسی صورت میں کیا کرتے ہیں؟ پہلے ساکن کو کسرہ کی حرکت دیتے ہیں عموماً، تو کیا بن گیا؟ لَوِ اسْتَطَعْنَا۔ تو اب یہ واو کی حرکت لازمی ہے یا عارضی ہے؟ عارضی ہے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے آئی ہے۔ اسی لیے کہا کہ واو اور یا کی حرکت عارضی ہے، لازمی نہیں۔

و در لَيَقُولَنَّ **یا الف نگشت**۔ بھئی لَيَقُولَنَّ کے اندر لَيَ، دیکھو یا متحرک ماقبل فتحہ، اس کو کس سے بدلنا چاہیے؟ الف سے، لیکن نہیں بدلی۔ کیوں نہیں بدلی؟ کہتے ہیں **یا الف نگشت**، یا الف نہ ہوئی، **زیرا کہ ماقبل او از کلمہ او مفتوح نیست**۔ اس لیے کیونکہ یا سے ماقبل اسی کے کلمہ سے مفتوح نہیں ہے، یہ جو لام آیا یہ کیا ہے؟ یہ تو تاکید کے لیے بڑھایا ہے، اسی صیغے کا حصہ نہیں جزو نہیں۔

و در عَصَوَانِ و رَحَيَانِ، دیکھو وہی عَصَا کی تثنیہ ہے عَصَوَانِ، واو آگیا نظر بھئی، رَحَیٰ کی تثنیہ کیا ہے؟ رَحَيَانِ بھئی، وہ یا آئی۔ تو **در** عَصَوَانِ و رَحَيَانِ **اعلال نکردند**، ان دونوں میں اعلال نہ کیا، **زیرا کہ بعد از ایشاں الف تثنیہ است**، کیونکہ ان دونوں کے بعد الف تثنیہ ہے۔ اور اوپر شرط لگائی تھی الف تثنیہ ان کے بعد نہ ہونا بھئی، حالانکہ یہاں الف تثنیہ آیا تو لہٰذا اب یہ واو اور یا متحرک تو ہیں لیکن ان کو الف سے نہیں بدلیں گے۔

و در

دَعَوَا	يُدْعَيَانِ	اِخْشَيَا

اعلال نکر دند زیرا کہ بعد از ایشاں الف ضمیر است۔ دَعَوَا، دیکھو واو متحرک ماقبل فتحہ ہے لیکن اس کو الف سے نہیں بدلا۔ یُدْعَیَانِ، یا متحرک ماقبل فتحہ ہے لیکن اس کو الف سے نہیں بدلا۔ اِخْشَیَا، یا متحرک ہے ماقبل فتحہ ہے لیکن اس کو الف سے نہیں بدلا۔ کیوں؟ **زیرا کہ بعد از ایشاں**، اس لیے کیونکہ ان کے بعد **الف ضمیر است**، کیا آ گیا؟ الف ضمیر ہے۔ **اعلال نکر دند**، ان میں اعلال نہیں کیا **زیرا کہ بعد از ایشاں الف ضمیر است**، کیونکہ ان کے بعد کیا ہے؟ الف ضمیر۔ میں نے بتلایا تھا فعل کے اندر جو الف آتا ہے وہ کیا ہے؟ الف ضمیر ہے مولانا۔ تو ایک ماضی کی مثال ذکر کر دی، ایک مضارع کی، ایک امر کی۔ دَعَوَا ماضی ہے، یُدْعَیَانِ مضارع ہے، اِخْشَیَا امر ہے بھئی۔

اما اِخْشَیَنَّ **محمول است**۔ بھئی اِخْشَیَنَّ کے اندر یا متحرک ہے ماقبل فتحہ ہے، اس یا کو ماقبل فتحہ کی وجہ سے الف کیوں نہیں کیا؟ کہتے ہیں **اما** اِخْشَیَنَّ، باقی اِخْشَیَنَّ جو ہے **محمول است بر** اِخْشَیَا، یہ کس پر محمول ہے؟ اِخْشَیَا۔ اِخْشَیَا کی بات تو ابھی اوپر ہوئی مولانا کہ اس کے بعد کیا آ رہی ہے؟ ضمیر، اس لیے اس یا کو الف سے نہیں بدلا۔ اور اِخْشَیَنَّ، اِخْشَیَا پر محمول ہے لِمُشَابَهَةِ بَيْنَهُمَا، بوجہ ان دونوں میں مشابہت کے پائے جانے کے۔ چونکہ ان دونوں میں کیا پائی جا رہی ہے؟ مشابہت پائی جا رہی ہے، اس لیے چونکہ اِخْشَیَا کے اندر یا کو الف سے نہیں بدلا تو اِخْشَیَنَّ کے اندر بھی یا کو الف سے نہیں بدلا۔ بھئی ان دونوں میں مشابہت ہے، کیا مشابہت ہے؟ کہتے ہیں: وَهِيَ وجوب الْفَتْحِ قَبْلَ مَا لَحِقَهُمَا، اور وہ فتحہ کا واجب ہونا ہے اس چیز سے پہلے جو ان کے ساتھ ملی ہے بھئی۔ اِخْشَیَنَّ، بھئی یہ نون ثقیلہ ساتھ ملا ہے اور یہ نون ثقیلہ مفرد کے صیغوں میں اپنے سے ماقبل فتحہ چاہتا ہے۔ کیا چاہتا ہے؟ وہ چاہتا ہی اپنے سے ماقبل فتحہ ہے۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟ اسی طرح اِخْشَیَا، اس میں کیا آئی؟ الف ضمیر آئی اور الف ضمیر بھی اپنے سے ماقبل کیا چاہتی ہے؟ فتحہ۔ تو یہ دونوں اپنے ماقبل کے اندر فتحہ چاہتے ہیں وجوبا، یعنی ان کے ماقبل کے اندر فتحہ کا ہونا واجب ہے۔ تو بایں اعتبار اِخْشَیَنَّ کس کی طرح ہوا؟ اِخْشَیَا، اِخْشَیَنَّ میں جیسے نون تاکید آیا اور وہ اپنے سے ماقبل مفرد کے صیغوں میں فتحہ چاہتا ہے، اس طرح اِخْشَیَا کے اندر جو الف ضمیر آئی وہ بھی اپنے سے ماقبل کیا چاہتی ہے؟ فتحہ۔ تو اِخْشَیَا کے اندر چونکہ اعلال نہیں کیا تو اِخْشَیَنَّ میں بھی نہیں کیا۔ وجہ سمجھ میں آ گئی؟ تو اِخْشَیَنَّ محمول ہے اِخْشَیَا پر بوجہ ان دونوں میں مشابہت کے پائے جانے کے وَهِيَ وجوب الْفَتْحِ قَبْلَ مَا لَحِقَهُمَا، اور وہ فتحے کا واجب ہونا ہے اس سے ماقبل جو ان کے ساتھ ملا ہے۔ کیا ملا اِخْشَیَنَّ کے ساتھ؟ نون تاکید، اور اِخْشَیَا کے ساتھ کیا ملا ہے؟ الف، دونوں اپنے سے ماقبل کیا چاہتے ہیں؟ فتحہ چاہتے ہیں۔

و در سَوَادٌ و بَيَاضٌ **بسلامت ماند**، اور سَوَادٌ اور بَيَاضٌ میں بھی واو اور یا متحرک ہیں ماقبل فتحہ ہے لیکن یہ سلامت رہے، **زیرا چہ بعد از ایشاں حرف ساکن است**، اس لیے کیونکہ ان کے بعد کیا آیا؟ الف آ رہا ہے واو اور یا کے بعد، وہ حرف ساکن ہے **کہ لازم الوقوع است**، کہ جس کا واقع ہونا لازم ہے بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ ہم نے کہا تھا اس کے بعد حرف ساکن لازم نہیں ہونا چاہیے لیکن یہاں پر ہے اس لیے نہیں بدلیں گے۔

بخلافِ دَعَتْ و رَمَتْ، بخلاف دَعَتْ اور رَمَتْ کے بھئی۔ بھئی دَعَتْ اور رَمَتْ اس کے اندر، اصل میں دَعَتْ کیا تھا؟ دَعَوَتْ تھا بھئی، اور رَمَتْ کیا تھا؟ رَمَيَتْ، یہاں واو اور یا کو الف کر کے پھر گرا دیا گیا۔ بھئی یہاں واو اور یا کو الف کیوں کیا؟ یہاں بھی تو تا ساتھ ملی ہے ساکن۔ کہتے ہیں بھئی ٹھیک ہے ساکن تو آیا، لیکن اگر ساکن لازم ہو، کیا ہو؟ ساکن لازم ہو تو پھر واو اور یا کو نہیں بدلتے، اگر ساکن لازم نہ ہو تو واو اور یا کو کیا کر دیتے ہیں؟ الف، اور یہ تا بھی لازم نہیں ہے۔ جب فعل کا اسناد مؤنث کی طرف کریں گے تو یہ تا آئے گی، مؤنث کی طرف اسناد نہیں کریں گے تو یہ تا بھی نہیں آئے گی، نہیں آئے گی۔ دعا میں کوئی تا ہے؟ نہیں۔ دَعَوَا میں؟ نہیں۔ تو ہر صیغے میں یہ تا معلوم، یہ تا تو لازم نہیں ہے، کبھی آئے گی اور کبھی نہیں، اور ہم نے تو کیا کہا تھا؟ ایسا ساکن ہو جس کا ہونا لازمی ہو پھر نہیں بدلیں گے، لیکن یہ تو ایسا ساکن نہیں ہے بھئی۔

تو کہتے ہیں بخلافِ دَعَتْ و رَمَتْ، **زیرا کہ** تحققِ **تا لازمی نیست**، اس لیے کیونکہ تا کا پایا جانا لازمی نہیں ہے، **فصل او جائز است**، اس کا جدا کرنا جائز ہے بھئی۔ جب مؤنث کی طرف اسناد نہیں ہو گا تو تا کو ہم ختم کر دیں گے، ہٹا دیں گے، الگ کر دیں گے، اور اگر مؤنث کی طرف اسناد ہو گا تو پھر کیا کریں گے؟ تا کو لے آئیں گے بھئی۔ چلیے بس مولانا، هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْكَلَامِ۔

موانعِ تعلیلِ اجوف (عَوِرَ، حَیَوَانٌ، قَوِیَ، طَائِیٌّ اور شواذ)

سبق نمبر ۹۷—تاریخِ درس: ۳ فروری ۲۰۰۹ء

جی آگے سبق دیکھیے بھئی۔ وَ درعَوِرَ وَ حَوِرَ وَ عین وَ اجْتَوَرَ اعلال نہ کردند زیراں چہ مَحْمُولَنْد بر

اِعْوَرَّ	اِحْوَرَّ	اِعْیَنَّ	تَجَاوَرَ

لِاتِّحَادِ الْمَعْنٰی۔

جی عَوِرَ، حَوِرَ، عین اور اجْتَوَرَ میں اعلال نہیں کیا بھئی۔ عَوِرَ واو متحرک ما قبل فتحہ، لیکن الف سے نہیں بدلا۔ حَوِرَ میں بھی واو متحرک ما قبل فتحہ، اس کو الف سے نہیں بدلا۔ اسی طرح عین اور اجْتَوَرَ میں بھی واو اور یا متحرک ما قبل فتحہ ہے لیکن ان کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ کیوں؟ کہتے ہیں: زیراں چہ مَحْمُولَنْد، اس لیے کیونکہ یہ محمول ہیں

اِعْوَرَّ	اِحْوَرَّ	اِعْیَنَّ

اور تَجَاوَرَ پر بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ اور ان میں اعلال نہیں کیا تو ان کے اندر بھی اعلال نہیں کیا۔ اور یہ ان پر کیوں محمول ہیں؟ لِاتِّحَادِ الْمَعْنٰی، معنی کے اتحاد کی وجہ سے۔ عَوِرَ کا وہی معنی جو اِعْوَرَّ کا ہے، حَوِرَ کا وہی معنی جو اِحْوَرَّ کا ہے بھئی، وغیرہ۔ تو دیکھو یہاں وہ شرط پوری نہیں۔ کیا شرط لگائی تھی؟ کہ وہ واو اور یا جن سے ما قبل فتحہ ہے، وہ واو اور یا ایسے واو اور یا پر محمول نہ ہوں جن کو صحیح رکھنا ضروری ہے۔ تو یہاں پر جو اِعْوَرَّ، اِحْوَرَّ وغیرہ، ان میں واو اور یا کو صحیح رکھنا ضروری بھئی۔

وَ درحَیَوَانٌ وَ مَوَتَانٌ بہ سلامت ماند زیرا کہ مصدر بروزنِ فَعَلَان است۔ جی۔ حَیَوَانٌ، واو اور یا متحرک ما قبل فتحہ، مَوَتَانٌ واو متحرک ما قبل فتحہ، ان میں واو اور یا سلامت رہے بھئی۔ زیرا کہ مصدر بروزنِ فَعَلَان است، کہ یہ کیا ہیں؟ مصدر ہیں بروزنِ فَعَلَان۔ اور ایک شرط یہ تھی کہ وہ فَعَلَان وزن پر مصدر نہ ہوں بھئی۔

وَ درحَیَدٰی بہ سلامت ماند، اور حَیَدٰی کے اندر یا متحرک ہے ما قبل فتحہ ہے لیکن وہ سلامت رہی، زیرا کہ مصدر بروزنِ فَعَلٰی است بھئی۔ کیونکہ یہ مصدر ہے بروزنِ فَعَلٰی وزن بھئی، فَعَلٰی وزن پر یہ مصدر ہے۔

وَ در قَوِیَ وَ طَوٰی بہ سلامت ماند زیرا کہ لام کلمہ اورا اعلال شدہ است۔ جی۔ قَوِیَ، واو متحرک ما قبل فتحہ، اس کو سلامت رکھا گیا، الف سے نہیں بدلا۔ طَوٰی بھئی طَوٰی، واو متحرک ما قبل فتحہ ہے لیکن اس واو کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ تو یہ واو اور یا سلامت رہے۔ کیوں؟ کہتے ہیں اس لیے کیونکہ لام کلمہ اورا اعلال شدہ است، اس لیے کہ اس کے لام کلمہ میں اعلال ہوا ہے بھئی۔ اعلال کیا گیا ہے۔ اور میں نے آپ کو بتلایا تھا ایک شرط کیا تھی؟ کہ لام کلمے میں اس کے اعلال نہ ہوا ہو، ورنہ تو پے در پے مسلسل دو اعلال اکٹھے جمع ہو جائیں گے جو کہ درست نہیں۔ قوی یاد رکھیے یہ اصل میں تھا قَوِوَ۔ قوی کیا تھا اصل میں؟ قَوِوَ تھا بھئی۔ تو آخر میں واو طرف میں تھا اور ما قبل کسرہ تھا، تو اس کو یا سے بدل دیا گیا تو کیا ہوا؟ قوی۔ اور طَوٰی کیا تھا؟ طَوَیَ تھا بھئی، یا متحرک ما قبل فتحہ، اس کو کس سے بدل دیا؟ الف سے۔ تو دونوں کے لام کلمے میں اعلال ہو چکا ہے۔

اما تصحیح قَوَدٌ وَ خَوَنَةٌ شاذ است۔ باقی قَوَدٌ اور خَوَنَةٌ کی تصحیح شاذ ہے بھئی۔ قَوَدٌ میں واو متحرک ما قبل فتحہ ہے، تمام شرائط پوری ہیں قانون کی، لیکن پھر بھی اس کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ خَوَنَةٌ میں بھی اسی طرح قانون کی تمام شرائط پوری ہیں لیکن واو کو الف سے نہیں بدلا گیا۔ تو کہتے ہیں ان کی تصحیح یعنی واو

کو اسی طرح صحیح رکھنا، سلامت رکھنا یہ شاذ ہے بھئی۔ یعنی خلاف الْقِیَاس ہے، قانون کے خلاف ہے۔ قانون کے مطابق تو تمام شرائط پوری ہیں، الف سے بدلنا چاہیے تھا لیکن نہیں بدلا گیا۔ یہ شاذ ہے، یعنی ہمارے قانون کے دائرے میں نہیں آیا۔ ہم نے تو قانون بنا دیا، اس کو بدلنا چاہیے تھا لیکن بدلا نہیں۔ عربوں سے ہم نے اسی طرح سنا ہے، وہ ان لفظوں کو اسی طرح استعمال کرتے ہیں، قَوَدٌ اور خَوَنَةٌ ہی کہتے ہیں بھئی۔ تو ان کے اندر واو کی تصحیح جو ہے شاذ ہے۔

چنانچہ اعلال طائی لزوماً وَ یَاجَلُ جوازاً شاذ است۔ جیسے کہ طائی کا اعلال لزوماً، لزوم کے طریقے پر، اور یَاجَلُ کا اعلال جوازاً، جواز کے طریقے پر شاذ ہے بھئی، شاذ ہے۔ طائی بھئی۔ طائی یہ قبیلۂ طَيّ کی طرف نسبت ہے مولانا۔ قبیلۂ طَيّ۔ عرب کا ایک مشہور قبیلہ تھا۔ اسی سے حاتم طائی گزرا ہے بھئی۔ ایک بہت سخی انسان تھا بھئی۔ اور حاتم طائی عیسائی تھا بھئی۔ لیکن اسلام کی آمد سے قبل ہی اس کا انتقال ہوا اور اس زمانے میں دین عیسوی ہی برحق تھا بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ یعنی حاتم طائی مومن تھا بھئی، مومن تھا۔ اور بہت سخی آدمی تھا، بہت سخی بھئی۔ چنانچہ پورے عرب میں اس کی سخاوت کے قصے عام تھے۔ سخاوت میں اس کا نام ضرب المثل بن گیا تھا۔ چنانچہ آج بھی کوئی بڑا سخی ہو تو کہتے ہیں بھئی یہ تو حاتم طائی ہے بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ اتنی شہرت ملی اس کو۔

اب یہ طائی کے اندر اعلال کیا گیا لزوماً، یعنی یہ اعلال لازمی ہے، ضروری ہے۔ اور یہ شاذ ہے مولانا۔ یعنی قانون کے مطابق نہیں لیکن اعلال کیا گیا۔ کیسے؟ دو صورتیں ذکر کی ہیں۔ یہ جو طائی قبیلہ تھا، ان کا جو بڑا اوپر دادا ایک گزرا تھا جس کے نام سے یہ مشہور ہوئے، اس کا نام تھا طَيِّءٌ۔ طَيِّءٌ بھئی آخر میں ہمزہ ہے، درمیان میں یا مشدد ہے، سَیِّدٌ کے وزن پر طَيِّءٌ۔ پھر کیا کیا گیا؟ اس کی طرف نسبت کے لیے یائے مشدد آخر میں ملائی گئی۔ بھئی جیسے لاہور والا ہو تو کیا کہتے ہیں؟ لاہوری، یائے مشدد آخر میں ملاتے ہیں بھئی۔ پاکستان والا ہو تو؟ پاکستانی یا باکستانيٌّ، یائے مشدد آخر میں ملاتے ہیں بھئی۔ بغدادی، یائے مشدد نسبت کے لیے آخر میں ملائی جاتی ہے۔ تو یہاں بھی یہ طَيِّءٌ تھا، اس کے آخر میں یائے مشدد نسبت کے لیے ملائی، کیا بن گیا؟ طَيِّئِيٌّ۔ پھر طَيِّئِيٌّ، یہ جو پہلی یا مشدد تھی درمیان میں، اس میں یہ یائے مشدد آپ جانتے ہیں بھئی کتنی یا ہیں؟ دراصل دو یا ہیں، پہلی ساکن ہے اور ثانی متحرک ہے۔ پہلی مدغم ہے ثانی مدغم فِیهِ ہے۔ تو ثانی جو مدغم فِیهِ تھی یعنی متحرک تھی، اس کو حذف کر لیا گیا۔ کیا کیا گیا؟ حذف۔ کیا بن گیا؟ طَيْئِيٌّ۔ کیا بن گیا؟ طَيْئِيٌّ۔ پہلے طَيِّئِيٌّ تھا اب طَيْئِيٌّ بن گیا بھئی۔ پھر یہ یائے ساکن کو خلاف الْقِیَاس الف سے بدلا گیا۔ کیا بن گیا؟ طائی بھئی۔ اب حالانکہ یائے ساکن کو الف سے بدلا جا رہا ہے، حالانکہ قانون کے مطابق تو یائے ساکن کو الف سے نہیں بدلا جاتا، بلکہ یائے متحرک ہو ما قبل فتحہ ہو تو اس کو کیا کیا جاتا ہے الف سے بدلا جاتا ہے۔ تو یہاں یائے ساکن ہے، ما قبل فتحہ تھا، اس کو خلاف الْقِیَاس کس سے بدل دیا گیا؟ الف سے بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟

یا دوسرا طریقہ یہ کہ یہ طَيٌّ جو قبیلہ ہے، بھئی طَيِّءٌ یہ تو ان کا دادا گزرا تھا، اسی نام سے قبیلہ مشہور ہوا لیکن قبیلہ طَيٌّ نام سے مشہور ہوا، طَيٌّ، قبیلۂ طَيّ بھئی جسے آپ کہتے ہیں طَيٌّ۔ اس کے آخر میں کیا کیا گیا؟ یائے مشدد ملائی گئی۔ تو کیا بن گیا؟ طَيِّيٌّ۔ پہلے ایک یا مشدد تھی، پھر ایک اور یا مشدد ہو گئی، کیا بن گیا؟ طَيِّيٌّ بھئی۔ پھر یہ جو پہلی یائے مشدد تھی اس کے اندر ثانی یا جو متحرک ہے یعنی مدغم فِیهِ ہے، اس کو خلاف الْقِیَاس ہمزہ سے بدل دیا۔ کیا بن گیا؟ طَيْئِيٌّ۔ پھر اسی طرح طَيْئِيٌّ بن گیا۔ پھر اس کے بعد یائے ساکن ما قبل فتحہ تھا، اس کو خلاف الْقِیَاس کس سے بدل دیا گیا؟ الف سے، طائی ہوا بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟ اور یہ لزوماً ہے یعنی اسی طرح کہتے ہیں، طائی ہی کہتے ہیں ہمیشہ، تو معلوم ہوا یہ اعلال لازمی ہے بھئی اس طرح کرنا۔ اور خلاف الْقَانُون ہے تو شاذ ہے۔

بات سمجھ میں آ گئی؟ اسی طرح یَاجَلُ۔ آپ نے کیا باب پڑھا ہے؟ وَجِلَ یَوْجَلُ۔ تو یَوْجَلُ میں بھی دیکھو واو ساکن ہے ما قبل فتحہ ہے، اس کو الف سے نہیں بدلنا چاہیے، لیکن کیا کرتے ہیں عرب اس کو؟ بعض لغات میں ہے واو کو الف سے بدل دیا جاتا ہے تو کیا پڑھتے ہیں؟ یَاجَلُ۔ اب دیکھو قانون کے مطابق نہیں، قانون میں تو کس واو کو الف سے بدلتے ہیں؟ جو متحرک ہو اور ما قبل فتحہ ہو۔ واو ساکن ما قبل فتحہ ہو اس کو تو الف سے نہیں بدلتے۔ لیکن اس میں اعلال کرتے ہیں بھئی۔ اور یہ جوازاً ہے، یَوْجَلُ بھی جائز اور یَاجَلُ بھی جائز۔ چنانچہ کہتے ہیں: **چنانچہ اعلال طائی لزوماً وَ یَاجَلُ جوازاً شاذ است**، چنانچہ طائی کا اعلال لزوماً بھئی، اور یَاجَلُ کا اعلال **جوازاً شاذ است**، یہ شاذ ہے۔

قُلْنَ کہ در اصل قَوَلْنَ بودہ است۔ قُلْنَ کہ اصل میں قَوَلْنَ تھا بھئی۔ قُلْنَ اصل میں کیا تھا؟ قَوَلْنَ۔ بھئی ماضی معروف۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ جن صیغوں میں اعلال ہوا ہے ان کی اصل معلوم کرنے کے لیے صحیح کے اندر جس باب سے ہے اس کا وہی صیغہ نکال لو اور اس وزن پر اسے لے جاؤ۔ قَالَ کس باب سے ہے؟ نَصَرَ سے۔ جی قَالَ کی گردان کیسے ہے؟

قَالَ	قَالَا	قَالُوْا
قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ

۔اس قُلْنَ کی اصل معلوم کرنی ہے۔تو نَصَرَ سے یہی صیغہ نکالو بھئی۔

نَصَرَ	نَصَرَا	نَصَرُوْا
نَصَرَتْ	نَصَرَتَا	نَصَرْنَ

۔تو اس کو اس وزن پر لے جاؤ، قَوَلْنَ۔تو قُلْنَ اصل میں کیا تھا؟ قَوَلْنَ تھا، قَوَلْنَ۔پھر کیا کیا بھئی؟ دیکھیے بھئی۔آپ نے کیا قانون پڑھا تھا؟ قَوَلْنَ، واو متحرک ماقبل فتحہ، اس کو کس سے بدلا؟ الف سے۔کیا ہوا؟ قَالْنَ۔الف بھی ساکن لام بھی ساکن، تو اجتماع ساکنین عَلٰی غیر حَدِّہٖ آیا۔اول حرف مدہ تھا یعنی الف، اس کو گرا دیا۔کیا ہوا؟ قَلْنَ۔پھر چونکہ یہاں پر واو گرا تھا بھئی، یہ الف دراصل کیا تھا؟ واو۔تو اس قاف کو ضمہ دیا تاکہ اس حذف واو پر دلالت کرے، تو قُلْنَ ہوا۔صورت سمجھ میں آگئی؟ ہاں مصنف اور طریقہ ذکر کریں گے۔بعضوں کے نزدیک اس طرح ہوا، بعضوں کے نزدیک اس طرح بھئی۔اور زیادہ پسندیدہ وہ دوسرا جو ابھی میں نے ذکر کیا وہ قول پسندیدہ ہے بھئی، محققین کے نزدیک اس طرح ہوا۔اور دوسرا طریقہ یہ مصنف ذکر کریں گے اور پھر وہ جو طریقہ میں نے ابھی ذکر کیا اس کو بھی بعد میں ذکر کریں گے بھئی۔پہلے دیکھیے اب دوسرا طریقہ ذکر کر رہے ہیں۔

کہتے ہیں قُلْنَ **کہ دراصل** قَوَلْنَ **بودہ است**، قُلْنَ کہ اصل میں قَوَلْنَ تھا۔ **نقل کردہ از** قَوَلْنَ **بہ** قَوُلْنَ **آوردند**۔ نقل کرکے اس کو قَوَلْنَ سے کہاں پر لے آئے؟ قَوُلْنَ لے آئے بھئی۔واو پر فتحہ تھا اس کو کس سے بدل دیا؟ ضمہ سے۔پھر کہتے ہیں **واو حرف** علّت **ضعیف بود**، واو حرف علت جو تھا ضعیف تھا۔بھئی حرف علت ضعیف ہوتا ہے آپ جانتے ہیں بھئی اعلال وغیرہ ہوتا ہے گر جاتا ہے۔ **وحرکت ضمہ بر او قوی**، اور اس پر ضمہ کی حرکت جو کہ قوی ہے **دشوار داشتند**، دشوار سمجھا، مشکل سمجھا، ثقیل ہے بھئی، ثقیل سمجھا۔ **بہ ماقبل دادند**، تو قَوُلْنَ کے اندر واو پر ضمہ ثقیل تھا، کس کو دے دیا؟ ماقبل کو دے دیا۔کیا ہوا؟ قُوْلْنَ۔واو بھی ساکن لام بھی ساکن، اجتماع ساکنین عَلٰی غیر حَدِّہٖ آیا۔واو کو کیا کر دیا؟ گرا دیا۔کیا رہ گیا؟ قُلْنَ ہوا۔تو وہ ماقبل کو دے دیا، **ورا بیفگنند**، واو کو گرا دیا گیا۔قُلْنَ **شد**، بھئی قُلْنَ ہو گیا۔

سوال: **چرا نقل کردہ از** قَوَلْنَ **بہ** قَوُلْنَ **آوردند**؟ کیوں نقل کیا قَوَلْنَ سے اور قَوُلْنَ لے آئے بھئی؟ قَوَلْنَ سے قَوُلْنَ کیوں آئے؟ جواب دیں گے مولانا، جواب پہلے سمجھ لو۔بھئی دراصل اگر قَوَلْنَ ہی کہتے ہیں اس طریقے کے مطابق قَوَلْنَ میں واو کو اسی طرح رکھتے، ضمہ نہ دیتے، تو پھر اس واو نے الف بننا تھا اور پھر اس الف نے گرنا تھا تو قَلْنَ رہ جاتا۔تو حذف واو پر کوئی علامت نہ ہوتی۔قَلْنَ رہ جاتا نا، قَلْنَ سے کوئی پتہ لگتا تھا یہاں واو حذف ہوا ہے؟ نہیں۔لہٰذا پہلے سے ہی کیا کیا اس کا طریقہ؟ قَوَلْنَ کو قَوُلْنَ بنا دیا۔اب وہ ضمہ ماقبل نقل ہوا اور پھر وہ واو گر گیا اجتماع ساکنین سے، تو قُلْنَ۔قُلْنَ میں قاف کا ضمہ بتلا رہا ہے یہاں کیا گرا ہے؟ واو۔اس لیے واو کو ضمہ دے دیا۔صورت سمجھ میں آگئی؟

جواب دے رہے ہیں مولانا: **زیراں چہ اگر بر اصلِ خود بماندے**، اس لیے کیونکہ اگر یہ اپنی اصل پر خود ہی باقی رہتا، **و الف گشتے**، واو الف ہو جاتا، **و بیفتادے**، اور گر جاتا، **دلیل نہ بودے بر حذف واو**، تو کوئی دلیل نہ ہوتی کس پر؟ حذف واو پر۔جی۔اس لیے اس کو قَوَلْنَ سے نقل کیا کس کی طرف؟ قَوُلْنَ کی طرف۔

وَ كَذٰلِكَ بِعْنَ، اور اسی طرح بِعْنَ ہے **کہ دراصل** بَيَعْنَ **بودہ است** کہ اصل میں کیا تھا؟ بَيَعْنَ تھا۔بھئی بَاعَ يَبِيْعُ کس باب سے ہے؟ ضَرَبَ يَضْرِبُ سے۔بِعْنَ، اصل نکالو اس کی، ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ۔تو معلوم ہوا بِعْنَ اصل میں کیا تھا؟ بَيَعْنَ، ضَرَبْنَ وزن پر۔کہتے ہیں بِعْنَ **کہ دراصل** بَيَعْنَ **بودہ است**، کہ اصل میں بَيَعْنَ تھا، **نقل کردہ از** بَيَعْنَ **بہ** بِيَعْنَ **آوردند**، نقل کرکے اس کو بَيَعْنَ سے کہاں لے آئے؟ بَيِعْنَ لے آئے مولانا۔پھر بَيِعْنَ میں حرکت یا نقل کردہ، یا کی حرکت کیا کی؟ نقل کرکے بما قبل دادند، ماقبل کو دے دی۔تو کیا ہوا؟ بِيْعْنَ۔یا اور عین دونوں ساکن آگئے، اجتماع ساکنین عَلٰی غیر حَدِّہٖ آیا، اول حرف مدہ تھا یا، اس کو گرا دیا، کیا ہوا؟ بِعْنَ ہوا۔تو **حرکت یا نقل کردہ بما قبل دادند**، یا کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی، **بعد از** سلبِ **حرکت ماقبل**، ماقبل کی حرکت سلب کرنے کے بعد، ختم کرنے کے بعد۔کیا تھا؟ بَيَعْنَ تھا پھر کیا کیا؟ بَيِعْنَ کیا،

پھر یا کی حرکت با کو دی، لیکن پہلے با کی اپنی حرکت گرا دی، با پر کیا تھا؟ فتحہ تھا۔ اسی طرح جیسے قَوُلْنَ کے اندر واو کا ضمہ قاف کو دیا لیکن پہلے قاف کا اپنا فتحہ کیا کیا؟ گرا دیا۔ تو یہ معنی ہے کہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا بعد از سلبِ حرکت ماقبل، بعد اس کے کہ ماقبل کی حرکت کو سلب کر دیا تھا ختم کیا تھا۔ **دو ساکن بہم آمدند**، تو اب دو ساکن اکٹھے آ گئے بِیْعْنَ کے اندر بھئی۔ **اول را حذف کردند**، اول ساکن یعنی یا کو حذف کر دیا، بِعْنَ **شد**، کیا ہوا؟ بِعْنَ ہوا۔

یہ ایک طریقہ مصنف نے ذکر کیا۔ دوسرا مولانا جو محققین فرماتے ہیں وہ اب ذکر کر رہے ہیں۔ اونَقُوْلُ، یا ہم یہ کہتے ہیں: **واو و یا الف گشتند**، واو اور یا کیا بن گئے؟ وہ الف ہو گئے۔ قَوَلْنَ میں واو الف ہوا، بَیَعْنَ میں یا الف ہوئی۔ **و بیفتادند**، اور دونوں گر گئے۔ **و ما قبل حرف** علّت، اور حرف علت سے ماقبل کو **در** قُلْنَ **مضموم کردند**، قُلْنَ میں کیا کر دیا؟ قَوَلْنَ میں واو کو الف کیا کیا ہوا؟ قَالْنَ، پھر الف کو گرا دیا کیا ہوا؟ قَلْنَ، تو اس واو سے ماقبل جو قاف تھا اس کو کیا دے دیا؟ ضمہ۔ یہی بات کر رہے ہیں، تو قُلْنَ کو اس میں مضموم کر دیا۔ **و در** بِعْنَ **مکسور**، اور بِعْنَ میں کیا کر دیا یا سے ماقبل کو؟ مکسور کر دیا۔ دیکھو یہ اب وہ دوسری صورت جو ہم نے پڑھی تھی بھئی۔

قانون ثانی، دوسرا قانون: **ہر واو و یائے کہ در ماضی ثلاثی مجرد الف گردد و بیفتد**، ہر وہ واو اور یا کہ ثلاثی مجرد کے ماضی میں الف ہو جائے **و بیفتد** اور گر جائے، جیسے قُلْنَ میں گری ہے اور بِعْنَ میں گری، الف ہو کر گر جائے، **حرکت ماقبل را موافق او گردانند**، اس کے ماقبل کی حرکت کو اس کے موافق کر دیتے ہیں۔ جیسے قَلْنَ میں واو گرا تھا تو اس کی حرکت واو کے موافق کر دی، کیا ہوا؟ قُلْنَ۔ بَعْنَ کے اندر بھئی یا گری تھی اس لیے اس کو کیا کر دیا؟ بِعْنَ کر دیا بھئی۔ تو واو گرا ہے تو اس کے موافق کیا ہے ضمہ کر دیں گے، یا گری ہے تو کسرہ۔ تو قانون کیا ہوا؟ ہر وہ واو اور یا جو ثلاثی مجرد کے ماضی کے اندر الف ہو کر گرے وہاں پر ان کے ماقبل کی حرکت کو کیا کریں گے ان کے موافق کر دیں گے۔

اما در خِفْنَ، باقی خِفْنَ، بھئی خِفْنَ اصل میں کیا تھا؟ خَوِفْنَ تھا خَوِفْنَ۔ اچھا، تو یہاں بھی کیا ہونا چاہیے تھا؟ واو متحرک ماقبل فتحہ اس کو کس سے بدلنا چاہیے؟ الف سے بدلیں، اور پھر وہ خَافْنَ ہوا پھر الف اجتماع ساکنین سے گر جائے گا، کیا ہو گا؟ خَفْنَ۔ تو یہاں خَفْنَ ہونا چاہیے تھا، لیکن بتلا رہے ہیں یہ شاذ ہے مولانا۔ نہیں، کیا گرا ہے؟ واو گرا ہے، ہاں واو الف ہو کر گرا ہے اور پھر کیا کرنا چاہیے؟ ضمہ دینا چاہیے، خُفْنَ کہنا چاہیے لیکن کیا کہتے ہیں؟ خِفْنَ۔ تو یہ کہتے ہیں شاذ ہے بھئی۔ یہاں واو الف ہوا ہی نہیں، بلکہ کیا کیا؟ واو کو الف ہونا چاہیے تھا اور پھر خُفْنَ کہنا چاہیے تھا لیکن یہاں واو الف ہوا ہی نہیں، بلکہ واو کی حرکت نقل کر کے کس کو دے دی؟ ماقبل کو۔ پھر واو کس سے بدل گیا؟ یا سے۔ کیا ہوا؟ خِیْفْنَ۔ پھر اجتماع ساکنین سے یا گر گئی، کیا رہ گیا؟ خِفْنَ۔ تو کہتے ہیں: **و اما در** خِفْنَ **حرکت واو بما قبل دادند**، واو کی حرکت ماقبل کو دے دی، **و واو را بہ الف بدل نہ کردند**، اور واو کو کیا کیا الف سے نہیں بدلا، **بر خلاف قیاس**، خلاف الْقِیَاس بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی بھئی؟

یہاں پر بڑا پیارا قانون بیان کیا محشی نے بھئی۔ قانون یہ بیان کیا، ادھر دیکھیے بھئی قانون سمجھ لیں۔ بھئی قانون تو تھا یہاں بھی کیا ہونا چاہیے تھا؟ خُفْنَ ہونا چاہیے تھا۔ اب ایسے طریقے سے قانون بیان کریں گے اشکال ہی کوئی نہیں رہے گا۔ قُلْنَ کو قُلْنَ ہی ہونا چاہیے، بِعْنَ کو بِعْنَ ہی اور خِفْنَ کو خِفْنَ ہی ہونا چاہیے۔ کیسے؟ قانون سنو۔ کہتے ہیں کہ ماضی معلوم کے اندر، ماضی معروف کے اندر، وہ واو اور یا جو الف ہو کر گر جائیں، وہاں پر ماقبل کی حرکت اس واو اور یا کی حرکت کے موافق کر دیں گے۔ کیا کر دیں گے؟ یعنی فا کی حرکت عین کے موافق کر دیں گے۔ اجوف کی بات چل رہی ہے نا، حرف علت کہاں آئے گا عین کی جگہ پر۔ تو فا کی حرکت کس کے موافق کر دیں گے؟ عین کے مطابق کر دیں گے۔ صورت سمجھ میں آئی؟ اور اگر پہلے سے ہی موافق ہے تو پھر واو کی صورت میں ضمہ دے دو اور یا کی صورت میں کسرہ۔ کیا قانون ہوا؟ ثلاثی مجرد کے ماضی معروف کے اندر جب واو الف ہو کر یا الف ہو کر گر جائے تو فا کو کیا کرو؟ فا کو وہ حرکت دے دو جو کس پر تھی؟ عین پر تھی۔ لہٰذا خَوِفْنَ میں واو الف ہوا، واو متحرک ماقبل فتحہ کیا ہوا؟ الف ہوا، اور الف ہو کر گر گیا، کیا بن گیا؟ خَفْنَ۔ پھر کیا دیکھو؟ عین کی حرکت کس کو دے دو؟ فا کو۔ عین کی کیا حرکت تھی؟ کسرہ۔ کسرہ خا کو دے دیا کیا بن گیا؟ خِفْنَ۔ قانون کے مطابق۔ اور اگر پہلے سے ہی مطابق ہے، جیسے بَیَعْنَ، یا الف ہو کر گری لیکن یا کی اپنی حرکت کیا؟ فتحہ، اور با پر بھی کیا ہے؟ فتحہ۔ تو اگر پہلے سے ہی موافق ہے تو پھر یا کی صورت میں کسرہ دے دو اور واو کی صورت میں ضمہ۔ تو قَوَلْنَ میں بھی قاف کی حرکت پہلے ہی واو کے موافق ہے، تو لہٰذا اب کیا کرو؟ واو گرا ہے تو کیا کرو؟ ضمہ دے دو، اور یا گرے تو کیا دے دو؟ کسرہ۔ قانون سمجھ میں آیا بھئی؟ اب نہ خِفْنَ خلاف الْقِیَاس رہا نہ کوئی اور بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟ چلیے بس مولانا، هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْكَلَامِ۔

اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ و غیر حدّہٖ اور حذفِ واو و یا (قُلْنَا، لَمْ یَقُلْ)

سبق نمبر ۹۸—تاریخ درس: ۶ فروری ۲۰۰۹ء

جی سبق دیکھیے آگے بھئی، سوال: **واو و یا را چہ ایشگنند**؟[1]

گزشتہ سبق میں آپ نے پڑھا بھئی کہ واو متحرک ہو، یا واو یا یَا متحرک اور ما قبل فتحہ ہو، تو اس واو اور یَا کو الف کر دیتے ہیں، اور پھر کیا کر دیتے ہیں؟ اس کو گرا دیتے ہیں بھئی، گرا دیتے ہیں۔ تو سوال پیدا ہوا: **واو و یا را چہ ایشگنند**؟ کہ واو اور یَا کو کیوں گرا دیتے ہیں؟ جواب بھئی، جواب دے رہے ہیں: **از برائے آنکہ ہر جائے کہ دو ساکن**، جواب یہ ہے مولانا، کیونکہ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ جہاں پر آئے گا وہاں پر کیا کریں گے واو اور یَا کو؟ گرا دیں گے بھئی۔

سمجھ میں آیا بھئی؟ اسی طرح وہ واو یَا الف ہوا، یا اسی طرح واو اور یَا خود ہوں مولانا اور ان سے ما قبل کیا ہو؟ واو سے ما قبل ضَمَّة اور یَا سے ما قبل کَسْرَة، تو یہ واو اور یَا جو سَاکِنْ ہیں اور اگلا حرف بھی سَاکِنْ ہو، تو پھر اس صورت میں بھی اجتماعِ سَاکِنَیْنِ کی وجہ سے ان کو کیا کر دیتے ہیں؟ گرا دیتے ہیں۔

جی، تو ضابطہ آپ نے پڑھا ہے بھئی کہ جہاں بھی اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ آئے، یعنی دو سَاکِنْ جمع ہو جائیں اور ان میں سے اول حرف مدہ ہو۔ یعنی حرف مدہ سے کیا مراد ہے؟ ایسے واو، الف اور یَا جن کے ما قبل کی حرکت ان کے موافق ہو، یعنی الف سے ما قبل فَتْحَة، واو سے ما قبل ضَمَّة، یَا سے ما قبل کَسْرَة، تو اس صورت میں اول کو یعنی حرف مدہ کو گرا دیتے ہیں۔

جی تو اب یہی بات آپ کو بتلانا چاہتے ہیں صاحب کتاب، کہتے ہیں بھئی واو اور یَا کو کیوں گرا دیتے ہیں؟ جواب دے رہے ہیں: **از برائے آنکہ**، اس وجہ سے، **ہر جائے کہ دو ساکن بہم آیند**، ہر وہ جگہ کہ جہاں پر دو سَاکِنْ اکٹھے آ جائیں، **بر غیر حد خود**، اپنی حد سے کے غیر پر، یعنی، یعنی اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ مراد ہے بھئی۔

بھئی دیکھیے اجتماعِ سَاکِنَیْنِ ایک عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ ہے، ایک عَلَی حَدِّہٖ ہے۔ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی حَدِّہٖ آپ نے پڑھا تھا کس کو کہتے ہیں؟ جہاں دو شرطیں پائی جائیں: اول سَاکِنْ مدہ ہو اور ثَانِي سَاکِنْ مدغم ہو۔ تو یہ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی حَدِّہٖ ہے اور یہ جائز ہے بھئی، یہ کیا ہے؟ جائز ہے۔ جبکہ دوسری قسم اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ ہے، جہاں پر یہ دونوں شرطیں پوری نہ ہوں۔ چاہے ان میں سے ایک پوری نہ ہو، چاہے دونوں ہی سرے سے پوری نہ ہوں، تو یہ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ ہے اور اس صورت کے اندر حرف مدہ کو گرا دیتے ہیں بھئی۔

تو اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی حَدِّہٖ کی کتنی شرائط ہیں؟ دو شرائط۔ اول کیا؟ پہلا سَاکِنْ کیا ہو؟ حرف مدہ ہو، اور ثَانِي سَاکِنْ مدغم ہو۔ جیسے مَادَّةٌ بھئی، میم الف اور دال مشدد ہے بھئی۔ تو یہ میم، یہ الف کیا ہے؟ حرف مدہ ہے، اور اس کے بعد دال آیا اور وہ دال کیا ہے؟ مدغم، تو یہ بھی اجتماعِ سَاکِنَیْنِ ہے لیکن یہ جائز ہے مولانا۔

تو یہ جو اجتماعِ سَاکِنَیْنِ ہے اس کی وجہ سے ثقل آیا لفظ کے اندر بھئی، ثقل۔ سمجھ میں آیا؟ اس کی ادائیگی مشکل ہوئی بھئی، مشکل۔ اور، تو ایک اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی حَدِّہٖ ہے یعنی اس میں ثقل تو ہے لیکن اپنی حد تک ہے، کیا ہے؟ اپنی حد تک ہے۔ ایک یعنی ایک حد تک اس کے اندر ثقل ہے، لہٰذا وہ جائز ہے، یعنی اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی حَدِّہٖ جائز ہے۔ اور ایک اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ ہے کہ اپنی حد سے غیر ہے یعنی اس سے بڑھ کر ہے، مطلب

[1]

جدول: اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ اور علیٰ غیر حدّہٖ کا تقابل (سبق ۰۹۸)

قسم	شرائط	حکم	مثال
علیٰ حدہ	ساکن اول حرفِ مدہ ہو اور ساکن ثانی مدغم ہو	جائز ہے (حذف نہیں ہوتا)	دَابَّةٌ، مَادَّةٌ
علیٰ غیر حدہ	دونوں شرائط میں سے کوئی ایک مفقود ہو	ممنوع ہے (اول مدہ گر جاتا ہے)	قُلْنَا، لَمْ یَقُلْ

حد سے بڑھ کر ثقل اس میں آگیا۔ اس کی اپنی حد سے بڑھ کر اس میں ثقل آگیا جس کی وجہ سے وہ جائز نہیں ہے، اور اس صورت میں اول جو حرف مدہ ہوتا ہے اس کو کیا کر دیتے ہیں؟ گرا دیتے ہیں۔

چنانچہ یہی بات ذکر کر رہے ہیں، کہتے ہیں: **از برائے آنکہ**، اس وجہ سے، **ہر جائے کہ**، ہر وہ جگہ کہ، **دو ساکن بہم آیند**، جہاں پر دو سَاکِنْ اکٹھے آجائیں، **بر غیر حد خود**، اپنی حد سے کے غیر پر، یعنی عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ آئے، **واول ایشاں مدہ بود**، اور ان میں سے پہلا کیا ہو؟ مدہ ہو، **نخستین را بیفگنند** بھئی، پہلے کو گرا دیتے ہیں، **نخستین را بیفگنند** بھئی، اس کو گرا دیتے ہیں۔ چنانچہ

قُلْنَا	یَقُلْنَ	لَمْ یَقُلْ	قُلْ
بِعْ	بِعْنَ	یَبِعْنَ	لَمْ یَبِعْ
دَعَتْ	رَمَتْ		

۔

قُلْنَا بھئی کون سا صیغہ ہے؟ جمع مؤنث غائب۔ جمع مؤنث غائب، کون سی بحث بھئی؟ فعل ماضی معروف بھی ہے اور فعل ماضی مَجْھُوْل بھی ہے، اور امر حاضر معروف بھی ہے، جمع مؤنث کا صیغہ ہے بھئی، یہ نون آخر کا بتلا رہا ہے۔ قُلْنَا کس سے بنا ماضی کے اندر؟ جی؟ ماضی معروف میں۔ اصل نکالنی ہے میں نے بتلایا تھا جس باب سے ہے اس باب سے وہی صیغہ نکالو اور اس کو اس وَزْنْ پر لے جاؤ، تو یہ کس باب سے ہے؟ نَصَرَ سے، تو وہاں پر جمع مؤنث کا صیغہ کیا آئے گا ماضی میں؟ نَصَرْنَ، اس کو اس وَزْنْ پر لے جاؤ، قَوَلْنَ ہوا بھئی۔ اور اگر مَجْھُوْل ہو تو پھر نُصِرْنَ، قُوِلْنَ، سمجھ میں آیا بھئی؟ پھر واو یا یَا متحرک ماقبل فَتْحَة اس کو کس سے بدلا؟ الف سے بدلا، پھر الف اور لام دو سَاکِنْ اکٹھے آئے، اول ان میں مدہ تھا اس کو کیا کر دیا؟ گرا دیا تو قُلْ، پھر قاف کو ضمہ دیا تو قُلْنَا ہوا۔ اسی طرح ان تمام صیغوں کے اندر بھئی، اجتماع سَاکِنَیْنِ کی وجہ سے واو یا یَا گرے ہیں بھئی۔

تو یَقُلْنَ میں بھی اسی طرح، لَمْ یَقُلْ بھئی، یَقُوْلُ اس پر لَمْ داخل ہوا بھئی، اس نے جزم دیا آخر میں لام سَاکِنْ ہوا، واو پہلے ہی سَاکِنْ تھا، تو کیا آیا؟ اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ، ان میں اول مدہ تھا یعنی واو اس کو گرا دیا۔ قُلْ بھئی قُلْ کس سے بنا ہے؟ تَقُوْلُ سے، حاضر کا صیغہ ہے، حاضر کے صیغے سے بنائیں گے بھئی تَقُوْلُ سے۔ شروع سے علامتِ مضارع گرائی، آخر میں جزم دیا، تو کیا ہوا؟ قول ہوا، قول بھئی۔ واو اور لام سَاکِنْ، اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ آیا، اول مدہ تھا اس کو کیا کر دیا؟ گرا دیا، تو قُلْ ہوا۔

بِعْ بھئی کس سے بنا؟ تَبِیْعُ سے، تَبِیْعُ سے، شروع سے تا گرا دیا علامتِ مضارع، آخر میں عَیْنْ کو جزم دیا تو کیا بن گیا؟ بِیْعْ بنا۔ یَا اور عَیْنْ سَاکِنْ آئے، اور یہ اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ ہے کیونکہ دونوں شرائط نہیں پوری۔ پہلی شرط تو پوری ہے اول سَاکِنْ مدہ ہے، لیکن ثَانِي سَاکِنْ مدغم نہیں، تو دونوں شرطیں پوری نہ ہوئیں تو معلوم ہوا یہ اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ ہے۔ اس صورت میں اول سَاکِنْ یعنی حرف مدہ کو گرا دیتے ہیں تو بِعْ ہوا۔ اسی طرح

بِعْنَ	یَبِعْنَ	لَمْ یَبِعْ
دَعَتْ	رَمَتْ	

۔

دَعَتْ کیا تھا اصل میں بھئی؟ دَعَوَتْ تھا بھئی، کیا تھا؟ دَعَوَتْ۔ وَاوِي ہے نا، اور کس باب سے ہے؟ نَصَرَ سے، جی،

نَصَرَتْ	نَصَرَ	نَصَرَا
نَصَرُوا	نَصَرَتْ	

بھئی، اس وَزْنْ پر لے جاؤ دَعَوَتْ بھئی۔ پھر کیا کیا؟ واو متحرک ماقبل فَتْحَة اس کو کس سے بدلا؟ الف سے، تو کیا ہوا؟ دَعَاتْ ہوا بھئی۔ الف بھی سَاكِنْ، تا بھی سَاكِنْ، اجتماعِ سَاكِنَيْنِ آیا۔ تو اول تو مدہ ہے لیکن ثَانِي مدغم نہیں، معلوم ہوا یہ اجتماعِ سَاكِنَيْنِ عَلَى غَيْرِ حَدِّهِ ہے تو اول مدہ الف کو گرایا دَعَتْ ہوا۔ اسی طرح رَمَتْ اصل میں کیا تھا؟ رَمَيَتْ تھا، يَا متحرک ماقبل فَتْحَة اس کو الف سے بدلا رَمَاتْ ہوا بھئی۔ پھر یہ اجتماعِ سَاكِنَيْنِ عَلَى غَيْرِ حَدِّهِ تھا، تو الف کو گرا دیا تو کیا ہوا؟ رَمَتْ۔

وبعضے گفتند اور بعض علماء نے کہا ہے: **اگر دو حرف علت ساکن بہم آیند**، اگر دو حرف عِلَّتْ سَاكِنْ اکٹھے آجائیں، عَلَى نحوِمَا ذَكَرْنَا، اس طریقے پر جو ہم نے ذکر کیا، **اول اصلی، دوم زائدہ**، ان میں سے اول کیا ہو؟ اصلی اور دوم کیا ہو؟ زائدہ ہو، **اصلی راحذف** بَايَدْ كَرْد، اصلی کو حذف کرنا چاہیے۔ دو سَاكِنْ آئے اکٹھے اور دونوں کیا ہیں؟ حرف عِلَّتْ ہیں دونوں بھئی۔ یہ الگ ایک بات ذکر کر رہے ہیں بھئی۔ دو حرف سَاكِنْ آئے اور دونوں کون سے ہیں؟ حرف عِلَّتْ ہیں، اور اول اصلی ہے اور ثَانِي زائد ہے، جیسے مولانا مَقُولٌ، اسم مفعول بھئی، یہ دراصل کیا تھا؟ مَقْوُولٌ۔ جی، واو پر ضمہ ثقیل تھا، وہ کس کو دے دیا؟ ماقبل قاف کو دیا تو کیا بن گیا؟ دو سَاكِنْ، دو واو سَاكِنْ اکٹھے آئے بھئی، اور ان دونوں میں سے پہلا واو، مَقْوُولٌ، مفعول، ضمہ کس پہ آرہا ہے مفعول میں؟ عَيْنْ پہ، معلوم ہوا جس واو پہ ضمہ آیا تھا وہ اصلی تھا مَقْوُولٌ۔ پہلا واو کیا تھا؟ اصلی، اور ثَانِي تو وہ مفعول کے اسم مفعول والا واو ہے، وہ زائد ہے مولانا، حرف اصلی نہیں ہے۔ تو مَقُولٌ جب ہو گیا، واو کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، پھر اس کے بعد ایک واو کو گرا دیا۔ کون سے واو کو گرایا؟ اول کو یا ثَانِي کو؟ علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اول کو گرائیں گے، بعض کیا کہتے ہیں؟ ثَانِي کو گرائیں گے۔

وہ وجہ ذکر کر رہے ہیں، بعض کہتے ہیں اول کو کیوں گرائیں گے، دوسرے کہتے ہیں ثَانِي کو کیوں گرائیں گے، وہ ساری تفصیل ذکر کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں:

بعضے گفتند، بعضوں نے، علماء نے کہا ہے **اگر دو حرف علت ساکن بہم آیند**، اگر دو حرف عِلَّتْ سَاكِنْ اکٹھے آجائیں، عَلَى نحوِمَا ذَكَرْنَا، اس طریقے پر جو ہم نے ذکر کیا، یعنی کس طریقے پر؟ اجتماعِ سَاكِنَيْنِ عَلَى غَيْرِ، یعنی اول ان میں مدہ ہو بھئی۔ **اول اصلی، دوم زائدہ**، اول کیا ہو؟ اصلی ہو اور دوم کیا ہو؟ زائدہ ہو، **اصلی راحذف** بَايَدْ كَرْد، اصلی کو حذف کرنا چاہیے۔ زِيرَا **چہ زائدہ** عَلَامَتْ **است**، اس لیے کیونکہ وہ جو حرف زائدہ وہ کیا ہے؟ عَلَامَتْ ہے۔ بھئی مَقُولٌ، دو واو اکٹھے سَاكِنْ آگئے مَقُولٌ کے اندر، ابھی واو گرایا نہیں ہم نے، دو واو سَاكِنْ ہیں۔ تو کہتے ہیں اصلی کو گرانا چاہیے، واو زائدہ جو ہے اس کو نہ گراؤ کیونکہ مفعول، وہ تو واو تو اسم مفعول کی عَلَامَتْ ہے۔ بھئی واو گرا دو تو پھر کیا بن جائے گا؟ مَفْعُلٌ، وَزْنْ ہی بدل گیا یا نہیں بدل گیا؟ وہ واو تو عَلَامَتْ تھا اس وَزْنْ کی، اس سے ہی پتہ لگتا تھا یہ کیا ہے؟ اسم مفعول ہے بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو وہ واو عَلَامَتْ ہے، اس کو نہیں گرائیں گے۔ تو کہتے ہیں اس لیے کیونکہ واو، وہ جو حرف زائد ہے وہ عَلَامَتْ ہے، وَ الْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ، اور عَلَامَتْ کو حذف نہیں کیا جاتا۔

وبعضے گفتند، اور بعض علماء نے کہا ہے: **دوم راحذف** بَايَدْ كَرْد، دوسرے کو حذف کرنا چاہیے، دوسرے سَاكِنْ کو، یعنی دوسرا سَاكِنْ جو حرف عِلَّتْ دوسرا ہے سَاكِنْ اس کو حذف کرنا چاہیے۔ لِأَنَّ الزَّائِدَ أَحَقُّ بِالْحَذْفِ، اس لیے کیونکہ حرف زائد وہ زیادہ حقدار ہے حذف کا، وہ حذف کے زیادہ لائق ہے، اصلی تو اصلی ہے بھئی اس کو باقی رکھو اور زائد کو کیا کر دو؟ حذف کر دو۔

اچھا، فَعَلَى هٰذَا، پس بنابر اس قول کے، اس قول کے، اَلْمَحْذُوفُ مِنْ نحوِمَقُولٍ، مَقُولٌ سے جو کیا حذف ہوا ہے؟ واو مفعول بھئی، کیا حذف ہوا ہے واو، انہوں نے کہا تھا نا زائد کو حذف کرو اور زائد تو وہ کیا ہے وہ عَلَامَتْ تھی تو اس کو حذف کیا، تو وہ واو مفعول ہے وہ حذف ہوا ہے دوسرے قول کی بنا پر۔ وَ عَلَى الْأَوَّلِ، اور پہلے قول پر عَيْنُ الْكَلِمَةِ، کیا حذف ہوا ہے؟ عَيْنْ کلمہ، مفعول کا عَيْنْ حذف ہوا ہے۔

اچھا اب وَزْنْ نکالو ذرا۔ پہلا قول کیا تھا؟ کس کو حذف کرتے ہیں؟ اصلی کو۔ جی، مَقْوُولٌ، مفعول، پھر کیا رہ گیا؟ مَقُولٌ۔ کس واو کو گرایا؟ واو اول کو گرایا ہے پہلے قول کے مطابق، تو مَقُولٌ کا وَزْنْ بتاؤ اب۔ مفعول تھا نا، عَيْنْ گرا دیا یا نہیں؟ کیا رہ گیا؟ مَفُولٌ، کیا وَزْنْ ہے؟ مَفُولٌ۔ اس قول کے مطابق وَزْنْ ہے مَقُولٌ بروزن مَفُولٌ رہ گیا بھئی۔

اچھا، دوسرے قول بھئی: مَقُولٌ کا وَزْنْ نکالو۔ واو ثَانِي کو ہم نے گرایا ہے، عَيْنْ باقی ہے، تو مَقُولٌ کا وَزْنْ نکالو۔ بھئی مَقُولٌ، میم پر فَتْحَة، قاف پہ ضمہ، واو سَاكِنْ، لام بھی، لام کو تو آخر میں عَرْض اس کا اعتبار نہیں۔ جی، اسی وَزْنْ پہ بنالو، عَيْنْ کو گرایا کہ نہیں گرایا؟ دوسرا قول ہے، عَيْنْ کو نہیں گرایا، کس کو گرایا؟ زائدہ کو، جی۔ پہلے اس کا وَزْنْ بنا، اس طرح بناؤ اس وَزْنْ پر: مَقُولٌ، مَفْعُلٌ، کیا بن گیا؟ مَفْعُلٌ۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ مَفْعُلٌ، وہ واو تو گر گیا بھئی ہاں مَفْعُلٌ۔

مفعول میں واو سَاكِنْ ہے اور یہ واو عَيْنْ ہے تو ادھر عَيْنْ کو سَاكِنْ کر دو، مَفْعُلٌ، سمجھ میں آیا بھئی؟ تو اول قول کے مطابق مَقُولٌ بروزن مَفُولٌ،

عَیْنْ گر چکا ہے، اور دوسرے قول کے مطابق مَقُولٌ بروزن مَفْعُلٌ، وہ واو گر چکا ہے اور حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی۔ اچھی طرح بات سمجھ میں آ گئی؟

بداں، جان لے تو، **کہ حرکت عارضی در حکمِ سکون است**، کہ حرکت عارضی جو ہے وہ سکون کے حکم میں ہے۔ بھئی بعض اوقات عارضی حرکت دے دی جاتی ہے ایک حرف کو، کہتے ہیں بھئی اصل میں تو حرف سَاکِنْ تھا، جو حرکت دی ہے وہ عارضی ہے لہذا اس عارضی حرکت کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ عارضی حرکت کا، ہاں، **در حکمِ سکون است**، وہ سکون حکمِ سکون میں ہے۔ بھئی حرکت عارضی کسے کہتے ہیں؟ وہ بتلا رہے ہیں: **و حرکت عارضی آں بود**، حرکت عارضی وہ ہے، **کہ حرف متحرک** مستحقِ **سکون بودہ است**، کہ یہ حرف متحرک جو ہے یعنی فی الحال جو عارضی طور پر کیا ہے؟ متحرک ہے، مستحقِ **سکون بودہ است**، یہ کیا تھا؟ سکون کا مستحق تھا، **وبنابر ضرورت متحرک کردہ باشند**، اور ضرورت کی بنا پر اس کو متحرک کیا ہے بھئی۔

وَ لِهٰذَا تَقُولُ، اور اسی وجہ سے آپ یوں کہیں گے: قُلِ الْحَقَّ بھئی، قُلِ الْحَقَّ۔ اب دیکھیے قُلْ اور اَلْحَقَّ اکٹھے آئے، اَلْحَقَّ میں الف لام کا ہمزہ وَصْلِي وہ گر گیا، تو لام، اَلْحَقَّ کا لام کیا ہوا؟ سَاکِنْ، اور قُلْ کا لام بھی سَاکِنْ، تو اجتماعِ سَاکِنَیْنِ آیا مولانا، اور اب اس صورت میں کیا کریں گے؟ جی، اول حرف مدہ ہو تو اس کو تو گراتے ہیں، لیکن یہاں اول حرف مدہ ہے؟ نہیں، تو لہذا اس کو حرکت دے دیں گے، تو پہلے کو حرکت دی لام کو کَسْرَة کی کیونکہ اَلسَّاکِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ، تو اکثر کَسْرَة کی حرکت دیتے ہیں، تو کیا بن گیا؟ قُلِ الْحَقَّ بھئی، قُلِ الْحَقَّ۔

تو اب سمجھانا یہ ہے ان کا مقصد، کہ دیکھیے بھئی قُلْ، قُلْ میں واو گرایا تھا یا نہیں گرایا تھا؟ کیوں گرایا تھا؟ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ، کس کس کے درمیان اجتماعِ سَاکِنَیْنِ آیا تھا؟ واو اور لام میں۔ لام تو اب متحرک ہو گیا، اب کیا ہو گیا؟ جب متحرک ہو گیا تو اس واو کو واپس آنا چاہیے، کیا کہنا چاہیے؟ قول اَلْحَقَّ بھئی کہنا چاہیے۔ کہتے ہیں نہیں بھئی وہ واو واپس نہیں آئے گا، کیوں کہ یہ حرکت کون سی ہے لام پر جو آئی ہے؟ حرکت عارضی ہے اور حرکت عارضی بھی کس کے حکم میں ہے؟ سکون کے حکم میں ہے، لہذا وہ واو لاؤ گے تو پھر وہ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ آئے گا، پھر اس کو گرانا پڑے گا کیونکہ یہ تو اب بھی کیا ہے؟ سَاکِنْ ہے۔

بات سمجھ میں آ گئی؟ وَ بِعِ الثَّوْبَ، یہاں بھی عَیْنْ پر کَسْرَة بھئی پہلے تو سَاکِنْ تھا اب عَیْنْ پر کیا آ گیا؟ کَسْرَة دے دیا۔ تو لہذا اب وہ جو

یَا	بِعْ	یَا

گری تھی اجتماعِ سَاکِنَیْنِ کی وجہ سے اس کو کیا کرنا چاہیے؟ واپس۔ کہتے ہیں نہیں بھئی یہ عَیْنْ پر جو کَسْرَة آیا وہ کیا ہے؟ عارضی ہے، اور عارضی، حرکت عارضی کس کے حکم میں ہے؟ سکون کے حکم میں، لہذا وہ یَا واپس نہیں آئے گی۔

یہ معنی ہے: وَ لِهٰذَا، اسی وجہ سے، تَقُولُ، آپ کہیں گے، وَ قُلِ الْحَقَّ، وَ بِعِ الثَّوْبَ، وَ دَعَتَا۔ دَعَتَا، دیکھیے بھئی، دَعَتْ تھا بھئی۔ اصل میں کیا تھا؟ دَعَوَتْ، واو متحرک ماقبل فَتْحَة اس کو کس سے بدلا؟ الف سے، دَعَاتْ ہوا، پھر الف اجتماعِ سَاکِنَیْنِ سے گر گیا، کیا رہ گیا؟ دَعَتْ۔ اب اس کے ساتھ تَثْنِیَة کی ضَمِیرْ جب ملتی ہے، کہتے ہیں دَعَتَا، اب دیکھو تا متحرک ہو گئی۔ پہلے تا کیا تھی؟ سَاکِنْ۔ تو الف اجتماعِ سَاکِنَیْنِ آیا تھا، الف بھی سَاکِنْ تھا، تا بھی سَاکِنْ تھی، تو الف کو اجتماعِ سَاکِنَیْنِ کی وجہ سے گرا دیا۔ اب تو تا پر کیا آ گئی؟ فَتْحَة آ گیا، حرکت آ گئی۔ اب تو کیا ہونا چاہیے اس الف کو؟ واپس آنا چاہیے۔ کہتے ہیں نہیں بھئی، یہ حرکت کیا ہے؟ عارضی ہے اور عارضی حرکت کس کے حکم میں ہے؟ سکون کے حکم میں ہے، لہذا وہ الف نہیں واپس آئے گا بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟

تو یہ عارضی حرکت ہے اس وجہ سے، کیونکہ اس کے آخر میں الف آ کر جڑا ہے، الف تَثْنِیَة کی ضَمِیرْ ہے وہ اپنے سے ماقبل کیا چاہتا ہے؟ فَتْحَة، لیکن کیا یہ الف ہمیشہ دَعَتَا کے ساتھ رہتا ہے؟ نہیں، مفرد میں نہیں تھا، تَثْنِیَة میں آ گیا، پھر مفرد ہو گا تو پھر نہیں ہو گا بھئی، تو یہ کیا ہے الف؟ عارضی، تو یہ عارضی حرکت ہے مولانا اس لیے وہ جو الف یا واو یا الف یا واو کہہ لیں، وہ جو گرا تھا وہ واپس نہیں آئے گا۔

اس پر اِشْکَالْ ہوتا ہے مولانا۔ اچھا، آپ کہتے ہیں تا پر حرکت کیا ہے؟ عارضی ہے، یعنی سَاکِنْ ہے، یہ کیا ہے؟ حرکت عارضی کس کے حکم میں ہے؟ سکون کے حکم میں ہے، جب یہ سکون ہے، تا سَاکِنْ ہے تو آگے الف بھی تو سَاکِنْ، تو پھر کیا خرابی لازم آئی؟ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ، کیا خرابی لازم آئی؟ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَى غَيْرِ حَدِّهٖ کی خرابی لازم آئی بھئی۔ کیونکہ آپ ہمیں خود بتلا رہے ہیں کہ یہ کیا ہے حرکت عارضی ہے اور حرکت عارضی کس کے حکم میں ہے سکون کے حکم میں، تو تا بھی سَاکِنْ اگلا الف بھی سَاکِنْ تو کیا خرابی لازم آئی؟ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ کی خرابی لازم آئی۔

جی، جواب۔ جواب یہ کہ اس تا کی دو حالتیں ہیں: ایک اصلی حالت، ایک عارضی حالت۔ اصلی حالت کیا تھی؟ سَاکِنْ ہے، عارضی حالت اس وقت کیا ہے؟ اس پر، اس پر حرکت ہے۔ تو اصلی حرکت تھی، اصلی حالت تھی سَاکِنْ، عارضی حالت ہے متحرک، یہ ذہن میں رکھنا بھئی دوبارہ میں اسی لیے بار بار تکرار کروا رہا ہوں، اصلی حالت کیا تھی؟ سَاکِنْ، اور عارضی حالت کیا ہے؟ متحرک، بس۔ اچھا، اب اس کے ساتھ الف بھی دو آئے، ایک اس سے ماقبل کا الف تھا، ایک اس کے مابعد کا الف ہے۔ ماقبل کا الف تھا اصلی، مابعد کا الف ہے عارضی، کیا ہے؟ عارضی ہے بھئی۔ تو اصلی کے لیے اصلی حالت کا اعتبار کیا، عارضی کے لیے عارضی حالت کا اعتبار کیا۔ اصلی الف کون، پہلا الف کیا تھا؟ اصلی، اس کے لیے تا کی اصلی حالت بھی کیا تھی؟ سکون، سکون، سَاکِنْ تھا۔ تو کیا ہوا اجتماع سَاکِنَیْنِ، الف بھی سَاکِنْ تا بھی سَاکِنْ اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ۔ اور دوسرا الف کیا ہے؟ عارضی، تو اس کے لیے تا کی بھی عارضی حالت کا اعتبار کیا تو الف تو سَاکِنْ لیکن تا کیا ہے عارضی طور پر متحرک، لہٰذا اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ، اجتماع سَاکِنَیْنِ آیا ہی نہیں سرے سے بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟

چنانچہ یہی وہ اِشْکَالْ تھا مولانا جس کا جواب میں گردانوں میں بھی آپ کو بتلایا تھا بھئی، کہ اسم تَفْضِیلْ کی گردان جہاں آتی تھی صرف صَغِیرْ، کیسے تھی؟ وَ أَفْعَلُ التَّفْضِیلِ الْمُذَکَّرُ مِنْهُ، رَمَی کے اندر بھئی میں نے بتلایا تھا یہ قانون، کیا تھا: وَ أَفْعَلُ التَّفْضِیلِ الْمُذَکَّرُ مِنْهُ أَرْمَی وَ الْجَمْعُ أَرَامٍ وَ الْمُؤَنَّثُ مِنْهُ رُمْیَا رُمَیَاتٌ، حالانکہ ہونا چاہیے تھا رُمَایَاتٌ۔ چنانچہ آپ دیگر جگہ جہاں بھی دیکھیں گے رُمَایَاتٌ لکھا ہو گا، لیکن حضرت شیخ رحمہ اللہ نے جو گردانیں لکھوائیں اور جو ابواب لکھوائے تھے ان میں رُمَیَاتٌ تھا بھئی، باقی جہاں بھی آپ دیکھیں گے رُمَایَاتٌ ہو گا بھئی۔ سمجھ میں آیا؟

جی، تو وہاں میں نے تفصیلاً ذکر کیا تھا بتلایا تھا آپ کو بھئی کہ یہاں بھی اسی طرح ہے، یہ رُمَیَاتٌ دراصل جمع ہے کس کی؟ رُمْیَا کی، کس کی؟ رُمْیَا کی، اور رُمْیَا مؤنث ہے اسم تَفْضِیلْ کی بھئی۔ تو اس کے اندر یہ جو الف آخر میں آرہا ہے یہ کون سا ہے؟ الف تَانِیثْ ہے بھئی، کیا ہے؟ یہ الف تَانِیثْ ہے بھئی، تَانِیثْ کے لیے لاتے ہیں، اور اس الف کے ساتھ جب تَثْنِیَة یا جمع کا الف آئے تو اس کو یَا سے بدل دیتے ہیں، کس سے بدلتے ہیں؟ یَا سے۔ تو رُمْیَا اب اس کے ساتھ ایک الف لگاؤ کیا بن جائے گا؟ یَا تو ایک پہلے ہی ہے، دوسرا الف بھی یَا بن جائے گا کیا بن جائے گا؟ رُمْیَیَا، تو الف تا آخر میں لگا دو کیا بن گیا؟ رُمْیَیَاتٌ، کیا بن گیا؟ رُمْیَیَاتٌ، پھر رُمْیَا، تو یَا پر فَتْحَة ہے، اچھا، وہ کیا کیا؟ رُمْیَیَا تھا، ہاں یَا کا فَتْحَة ماقبل کو نقل کر کے کس سے بدل دیا اس کو؟ الف سے، یَا کی حرکت ماقبل کو دے کر اس کو الف سے بدل دیا کیا ہوا؟ رُمَایَاتٌ، بھئی جیسے مَقْوَلٌ، مَفْوَلٌ اسم تَفْضِیلْ، ظَرْفْ کیا تھا؟ مَقَالٌ تھا، کہ اصل میں کیا تھا؟ مَقْوَلٌ تھا، پھر واو کی حرکت کس کو دی؟ ماقبل کو دی اور واو کو کس سے بدلا؟ الف سے، تو یہاں بھی اسی طرح یَا پر فَتْحَة ہے وہ فَتْحَة کس کو دے دیا نقل کر کے، جیسے وہاں پر واو سے فَتْحَة نقل کر کے ماقبل کو دیا تھا اور واو کو کس سے بدلا تھا؟ الف سے، اسی طرح یہاں سے فَتْحَة نقل کر کے ماقبل کو دیا اور یَا کو کس سے بدل دیا؟ الف سے، کیا بن گیا؟ رُمَایَاتٌ، کیا بن گیا؟ رُمَایَاتٌ بن گیا۔ پھر وہی، یہ جو یَا ابھی موجود ہے یہ کون سی ہے؟ یہ اصل میں کیا تھا؟ وہی الف تَانِیثْ تھا نا، اس کو ہم نے کس سے بدلا ہے؟ یَا سے، کس کی وجہ سے؟ کیونکہ آخر میں آگے ایک اور الف ساتھ جڑ گیا تھا اور جب وہ الف تَثْنِیَة یا الف جمع ساتھ مل جائے الف تَانِیثْ کے ساتھ تو وہ کس سے بدل جاتا ہے؟ یَا سے۔ تو یہ یَا دراصل کیا تھی؟ الف تھی، الف۔

یہاں تک بات سمجھ میں آگئی؟ اب دیکھو اس یَا کی ایک اصل حالت تھی، ایک عارضی حالت ہے، اصل کیا تھی؟ سَاکِنْ تھی یوں کہو بس، اصل کیا تھی؟ سَاکِنْ، اور عارضی کیا ہے؟ متحرک ہے۔ تو ماقبل والا الف ہے اصلی، مابعد والا الف ہے عارضی ہے، تو اصلی کے لیے اصلی حالت کا اعتبار کیا بھئی، اصل میں تھی یَا سَاکِنْ، الف بھی ماقبل میں سَاکِنْ، کیا آیا اجتماع سَاکِنَیْنِ، اور اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ آیا، اول مدہ تھا الف اس کو کیا کیا؟ گرا دیا، کیا بن گیا؟ رُمَیَاتٌ، رُمَیَاتٌ۔ اچھا، تو اب اس پر اِشْکَالْ ہوا پھر بھئی کیا، یَا تو آپ نے کہا سَاکِنْ ہے، پھر تو اگلا الف بھی سَاکِنْ ہے، پھر بھی کیا خرابی لازم آرہی ہے؟ اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ۔ تو جواب وہی جو ابھی گزرا مولانا کہ اصل کے لیے اصل حالت کا اعتبار کیا عارضی کے لیے عارضی حالت کا۔ اب پہلا الف اصلی تھا اس کے لیے اس کی اصلی حالت کا اعتبار کیا اور اصلی حالت کے اعتبار سے یَا الف تھی سَاکِنْ تھی مولانا، اور اگلا الف عارضی ہے تو اس کے لیے اس یَا کی عارضی حالت کا اعتبار کیا اور فی الحال عارضی حالت کیا ہے یَا کی؟ وہ حرکت ہے اس کے اوپر لہٰذا اب اجتماع سَاکِنَیْنِ کی خرابی لازم نہیں آتی بھئی۔ بات سمجھ میں آگئی بھئی؟

بِخِلَافِ لَمْ یَقُولَا، بخلاف لَمْ یَقُولَا کے بھئی، بھئی لَمْ یَقُولَا اصل میں کیا تھا؟ بھئی لَمْ یَقُلْ، آگے لَمْ یَقُلْ، لَمْ یَقُولَا۔ بھئی سوال پیدا ہوا یہ لام تو کیا تھا؟ سَاکِنْ تھا اس کو تو حرف لَمْ نے کیا دے دیا؟ جزم دے دیا۔ جب اس نے جزم دے دیا، اب بعد میں اس پر حرکت کیوں آئی ہے کیونکہ ساتھ کیا مل گیا ہے؟ الف ملا، تو یہ حرکت عارضی ہوئی یا اصلی ہوئی؟ عارضی ہوئی۔ جب حرکت عارضی ہوئی تو عارضی حرکت کس کے حکم میں ہے؟ سکون، جب سکون

کے حکم میں ہے تو ما قبل کے واو کو واپس نہیں آنا چاہیے تھا لَمْ یَقُولَا کے اندر، ورنہ تو پھر کیا خرابی لازم آ رہی ہے؟ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ۔ اعتراض سمجھ میں آیا؟ تو یہ واو کو نہیں آنا چاہیے۔ کہتے ہیں نہیں بھئی لَمْ نے یہاں لام کو جزم نہیں دیا، یہ تَثْنِیَة کا صیغہ ہے، لَمْ نے نون کے اندر اثر کیا۔ اصل میں کیا تھا؟ یَقُولُ یَقُولَانِ، اسی پر یَقُولَانِ پر کیا داخل ہوا؟ لَمْ، اس نے آخر میں نون پہ اثر کیا، اس کو کیا کیا؟ گرا دیا۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟ ہاں، پہلے صیغے کے اندر وہ لام سے لام کو جزم دیتا ہے، دوسرے صیغے میں وہ لام کو جزم نہیں دیتا بھئی، لہٰذا یہاں پر یہ عارضی حرکت نہیں ہے، جب عارضی حرکت نہیں ہے تو اجتماعِ سَاکِنَیْنِ کی خرابی بھی نہیں ہے یہاں پر۔ جواب سمجھ میں آ گیا؟

وَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْجَزْمَ واقع عَلَى النُّونِ دُونَ اللَّامِ، اور یہ اس وجہ سے کہ وہ جزم جو ہے وہ واقع ہوا ہے نون پر نہ کہ لام پر۔ وَ كَذٰلِكَ قُولَا، قُلْ قُولَا۔ یہاں پر بھی وہ اِشْکَال: قُلْ لام تو سَاکِنْ ہے، تَثْنِیَة میں الف آیا، عارضی ہے، جب الف عارضی آیا تو لام پر جو حرکت آئی وہ کیا ہے؟ وہ بھی عارضی ہے، لہٰذا اس قُولَا یہ واو کو واپس دوبارہ نہیں آنا چاہیے۔ تو جواب دے رہے ہیں: نہیں بھئی، یہ کس سے بنا ہے؟ تَثْنِیَة کے صیغے سے، اور تَثْنِیَة یہ جو یہ کس سے بناتے ہیں امر؟ مضارع سے، تو وہاں جزم میں کیا کیا گیا ہے؟ نون کو گرایا گیا ہے بھئی۔ جی۔ وَ كَذٰلِكَ قُولَا لِأَنَّ الْبِنَاءَ يَتْبَعُ إِعْرَابَ الْمُسْتَقْبَلِ، اس لیے کیونکہ بنا جو ہے وہ تابع ہوتی ہے مُسْتَقْبَلْ یعنی فعل مضارع کے اِعْرَابْ کے۔ وہاں فعل مضارع میں جزم آتا تھا تو کیا کرتے تھے؟ آخر سے تَثْنِیَة کے اندر نون گراتے تھے جزم کی صورت میں، تو لہٰذا یہاں پر بھی بنا بھی اسی طرح نون پر جو ہے وہ گرا ہے بھئی۔

اما قولن محمول است بر قولا، باقی قُولَنَّ جو ہے کہتے ہیں وہ محمول ہے قُولَا پر، لِمَا تَقَدَّمَ، اس وجہ سے جو گزر گئی بھئی۔ قُولَنَّ بھئی یہ نون تَاکِیدْ آتا ہے فعل کے ساتھ ملتا ہے بھئی، یہ قُلْ کے ساتھ نون تَاکِیدْ ملا۔ اور یہ نون تَاکِیدْ اپنے سے ما قبل مفرد میں فَتْحَة چاہتا ہے، تو لہٰذا لام پر فَتْحَة آیا۔ جب فَتْحَة آیا تو لہٰذا اب وہ جو واو تھا اجتماعِ سَاکِنَیْنِ سے گرا تھا وہ واپس آ جائے گا۔ کیوں واپس آئے گا؟ کیونکہ اب اجتماعِ سَاکِنَیْنِ نہیں۔

اما قولن محمول است بر قولا، باقی قُولَنَّ جو ہے کہتے ہیں وہ محمول ہے قُولَا پر، لِمَا تَقَدَّمَ، اس وجہ سے جو گزر گئی بھئی۔ بھئی یہ ایک اعتراض کا جواب دے رہے ہیں۔ اعتراض یہ کہ قُولَنَّ بھئی یہ قُلْ سے بنا ہے، اور صیغہ مفرد کا ہے، اور اس کے آخر میں نون ثَقِیلَة آیا بھئی، کیا آیا؟ نون ثَقِیلَة، اور نون ثَقِیلَة اپنے سے ما قبل فَتْحَة چاہتا ہے، لہٰذا لام کو فَتْحَة دیا گیا۔ کیا دیا گیا؟ فَتْحَة۔ لیکن یہ فَتْحَة اصلی ہے یا عارضی ہے بھئی؟ عارضی ہے نون کی وجہ سے آیا۔ جب یہ عارضی ہے، یعنی یہ حرکت عارضی ہے، اور آپ کو ضابطہ انہوں نے بتلایا کہ عارضی حرکت کس کے حکم میں ہوتی ہے؟ سکون کے حکم میں ہے۔ جب یہ سکون کے حکم میں ہے، تو اس واو کو واپس نہیں آنا چاہیے بھئی۔ قُلْ کے اندر بھئی، قُلْ، قُلْ سے کیا بنا تھا؟ قُلْ۔ قُلْ میں کیا ہوا تھا؟ واو کس کی وجہ سے گرا تھا؟ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ کی وجہ سے، تو یہاں پر بھی اب وہ لام جو ہے فی الحال تو متحرک ہے لیکن یہ حرکت کون سی ہے؟ عارضی ہے، اور عارضی حرکت کس کے حکم میں ہے؟ سکون کے حکم میں، جب سکون کے حکم میں ہے تو اب بھی اجتماعِ سَاکِنَیْنِ ہے، لہٰذا اس واو کو واپس نہیں آنا چاہیے اور کیا کہنا چاہیے؟ قُلَنَّ، کیا کہنا چاہیے؟ قُلَنَّ کہنا چاہیے کیونکہ قُلْ سے بنا ہے بھئی یہ مفرد کا صیغہ ہے بھئی۔

تو جواب دے رہے ہیں اس کا، کہتے ہیں باقی قُولَنَّ جو ہے **محمول است بر قولا**، کس پر محمول ہے؟ قُولَا پر محمول ہے بھئی، قُولَا پر محمول ہے۔ قُولَا وہی، قُولَا تَثْنِیَة کا صیغہ ہے بھئی، قُلْ قُولَا۔ تو یہ کس پر محمول ہوا قُولَنَّ؟ قُولَا پر محمول ہے۔ بھئی کیوں محمول ہے؟ کہتے ہیں: لِمَا تَقَدَّمَ، اس وجہ سے جو گزر گئی۔ کیا وجہ گزری تھی بھئی؟ وہ ایک دو صفحے پہلے آیا تھا بھئی: **واما اخشین محمول است بر اخشیا**، کہ اِخْشَیَنَّ کس پر محمول ہے؟ اِخْشَیَا پر محمول ہے۔ جی، کیوں؟ لِمُشَابَهَةٍ بَيْنَهُمَا، بوجہ ان دونوں میں مشابہت کے پائے جانے کے۔ بھئی کیا مشابہت ہے؟ کہتے ہیں: وَ هِيَ وجوب الْفَتْحِ قَبْلَ مَا لَحِقَهُمَا، وہ فَتْحْ کا واجب ہونا ہے اس سے ما قبل جو ان کے ساتھ ملا ہے۔ اِخْشَیَنَّ کے ساتھ نون ثَقِیلَة ملا اور اِخْشَیَا کے ساتھ کیا ملی ہے؟ الف ضَمِیرْ بھئی۔ اور الف بھی اپنے سے ما قبل کیا چاہتا ہے؟ فَتْحَة، تو اس کے ساتھ جو اِخْشَ کے ساتھ جو آخر میں جو کیا ملا؟ الف، یہ الف اپنے سے ما قبل کیا چاہتا ہے وجوبا؟ فَتْحَة۔ اسی طرح نون ثَقِیلَة بھی مفرد کے صیغوں میں اپنے سے ما قبل کیا چاہتا ہے؟ فَتْحَة چاہتا ہے وجوبا بھئی۔ تو چنانچہ دونوں ایک دوسرے کے مشابہ ہوئے۔ اِخْشَیَنَّ کے اندر بھی ایسی چیز ساتھ ملی ہے اور اِخْشَیَا میں بھی ایسی چیز ساتھ ملی ہے کہ دونوں اپنے سے ما قبل فَتْحَة چاہتے ہیں۔ لہٰذا جب اِخْشَیَا میں اعلال نہیں کیا تھا تو اِخْشَیَنَّ کے اندر بھی اعلال نہیں کیا بھئی۔

وہاں یہ وجہ ذکر کی اِخْشَیَنَّ اِخْشَیَا پر محمول ہے، تو جب اِخْشَیَا کے اندر اعلال نہیں کیا، یعنی یَا کو ما قبل فَتْحَة کی وجہ سے الف سے نہیں بدلا، تو یہاں پر اِخْشَیَنَّ کے اندر بھی یَا کو ما قبل فَتْحَة کی وجہ سے الف سے نہیں بدلا۔ تو جیسے وہاں پر اِخْشَیَنَّ محمول تھا کس پر؟ اِخْشَیَا پر، اسی طرح یہاں پر قُولَنَّ کے اندر جو قُولَنَّ جو ہے وہ محمول ہے کس پر؟ قُولَا پر، اور قُولَا کے اندر تو واو نہیں گرا، تو قُولَنَّ کے اندر بھی واو کو نہیں گرایا گیا بھئی۔ صورت

سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو قُولَنَّ کے اندر واو کو نہیں گرایا بھئی جیسے کہ قُولَا کے اندر واو کو نہیں گرایا گیا۔ اچھی طرح سب کو بات سمجھ میں آگئی؟

وودرِدَعَوُا اللّٰهَ وَ قُلِ الْحَقَّ بھئی۔ دَعَوُا اللّٰهَ، یہاں پر بھئی اصل میں کیا تھا؟ دعادَعَوَا دَعَوْا۔ پھر اس کو جب لفظ اللہ کے ساتھ ملایا تو واو، اجتماع سَاکِنَیْنِ آیا، تو لہٰذا واو کو ضمہ کی حرکت دے دی، کیا پڑھیں گے؟ دَعَوُا اللّٰهَ۔ بھئی سوال پیدا ہوا یہ واو کو گرایا کیوں نہیں؟ حالانکہ اجتماع سَاکِنَیْنِ میں کیا کرتے ہیں اول کو گراتے ہیں، کہتے ہیں بھئی جب اول مدہ ہوتا ہے تب گراتے ہیں، اور یہ واو مدہ نہیں، کیونکہ واو مدہ کس کو کہتے ہیں؟ وہ واو سَاکِنْ جس سے ماقبل کیا ہو؟ ضمہ، اور اس واو سَاکِنْ سے ماقبل ضمہ نہیں ہے بلکہ کیا ہے؟ فَتْحَة ہے، لہٰذا اس کو نہیں گرایا بھئی۔ وَ قُلِ الْحَقَّ، اسی طرح قُلِ الْحَقَّ میں بھی۔ تو کہتے ہیں: **دردَعَوُا اللّٰهَ وَ قُلِ الْحَقَّ حذف نہ کردند**، ان میں حذف نہیں کیا، **آخر کلمہ راحرکت دادند**، آخر کلمہ کو حرکت دے دی، **زیرا کہ اول ایشاں مدہ نہ بود**، اس لیے کیونکہ ان کا پہلا کیا تھا؟ مدہ نہیں تھا۔ وَ سَيَأْتِي حُكْمُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى، اور عنقریب ان کا حکم آجائے گا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

جی، سبق کا خلاصہ یہ ہوا کہ سوال کیا انہوں نے شروع میں کہ واو اور یَا کو کیوں گراتے ہیں بھئی؟ واو اور یَا کو کیا کیا تھا؟ جی،

قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا

وغیرہ میں کیا کیا تھا؟ واو کو اور یَا کو گرا دیا تھا بھئی۔ کیوں واو اور یَا کو کیوں گراتے ہیں؟ جواب دیا تھا اس لیے کہ جہاں پر بھی دو سَاکِنْ اکٹھے آجائیں، اور وہ اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَى غَيْرِ حَدِّهِ ہو، تو اس صورت میں اول اگر مدہ ہو تو اس مدہ کو کیا کر دیتے ہیں؟ گرا دیتے ہیں بھئی۔ میں نے بتلایا اجتماع سَاکِنَیْنِ دو قسم پر ہے: ایک اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَى حَدِّهِ اور ایک اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَى غَيْرِ حَدِّهِ۔ اجتماع سَاکِنَیْنِ ثَقِيلْ ہے لیکن عَلَى حَدِّهِ ہو تو جائز ہے اور عَلَى غَيْرِ حَدِّهِ ہو تو بے انتہا ثَقِيلْ ہے، لہٰذا وہ بالکل جائز نہیں، تو وہاں پر حرف مدہ اول کو کیا کر دیتے ہیں؟ گرا دیتے ہیں۔

اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَى حَدِّهِ کس کو کہتے ہیں؟ میں نے بتلایا آپ کو بھئی کہ اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَى حَدِّهِ وہ ہے جس کے اندر دو شرطیں پوری ہو جائیں۔ پہلی شرط یہ کہ پہلا سَاکِنْ کیا ہونا چاہیے؟ حرف مدہ، اور دوسری شرط یہ ہے کہ دوسرا سَاکِنْ جو ہے وہ مدغم ہونا چاہیے بھئی، مدغم ہونا چاہیے۔ جیسے اِحْمَارَّ یَحْمَارُّ بھئی، یہاں پر بھی بھئی اِحْمَارَّ میں الف بھی سَاکِنْ اور اگلی راجو ہے وہ مدغم جو ہے وہ بھی کیا ہے؟ سَاکِنْ، تو اجتماع سَاکِنَیْنِ آیا لیکن یہ کون سا اجتماع سَاکِنَیْنِ ہے؟ اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَى حَدِّهِ ہے، اس لیے کیونکہ شرطیں دونوں پوری ہیں: اول سَاکِنْ مدہ ہے اور ثَانِي سَاکِنْ مدغم ہے بھئی، اور یہ جائز ہے بھئی۔ تو اگر اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَى حَدِّهِ ہو پھر تو جائز ہے، اور اگر اجتماع سَاکِنَیْنِ عَلَى غَيْرِ حَدِّهِ ہو اور پہلا سَاکِنْ کیا ہو؟ مدہ ہو، تو پھر اس کو کیا کر دیتے ہیں؟ گرا دیتے ہیں بھئی۔

پھر اس کے بعد یہ بات ذکر ہوئی تھی کہ بعض جگہ دو حرف عِلَّتْ سَاکِنْ اکٹھے ہو جاتے ہیں بعض جگہ بھئی، جیسے مَقُولْ بھئی، یہ اصل میں کیا تھا؟ مَقْوُولْ۔ تو لہٰذا واو کی حرکت نقل کر کے قاف کو دے دی، تو دو واو سَاکِنْ، دو حرف عِلَّتْ سَاکِنْ اکٹھے ہوئے، اور ان میں سے پہلا سَاکِنْ کیا ہے؟ پہلا واو اصلی ہے اور دوسرا واو کیا ہے؟ دوسرا واو زائد ہے بھئی، وہ عَلَامَتْ ہے بھئی اسم مفعول کی۔ تو اس صورت میں کون سے کو گرائیں گے بھئی، کون سے سَاکِنْ کو گرائیں گے؟ اول کو یا ثَانِي کو؟ علماء کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں اول سَاکِنْ کو گرائیں گے جو اصلی ہے اس کو گرائیں گے اور ثَانِي کیا ہے؟ وہ تو عَلَامَتْ ہے اور عَلَامَتْ کو حذف نہیں کیا جاتا بھئی، اسی کی عَلَامَتْ تو پہچان ہے بھئی، اس کو کیسے گرا دیں، تو اول اصلی جو ہے اس کو گرا دیں گے۔ تو اس قول کی بنا پر مَقُولْ کے اندر کون سا واو گرا؟ پہلا، اور پہلا واو کیا تھا؟ اصلی تھا عَيْنْ کلمہ تھا، تو عَيْنْ کلمہ گر گیا تو کیا وَزْنْ رہ گیا مَقُولْ کا؟ مَفُولْ، عَيْنْ گر چکا ہے مَفُولْ وَزْنْ ہوا مَقُولْ کا۔ اور دوسرے قول کے مطابق بھئی زائد کو گرائیں گے اصلی کو نہیں گرائیں گے، کیونکہ وہ زائد ہے اور زائد زیادہ لائق ہے اس بات کے کہ اس کو کیا کر دیا جائے؟ حذف کر دیا جائے۔ تو اس صورت میں دوسرا واو جو زائد ہے وہ گرا ہے، عَيْنْ نہیں گرا بھئی، عَيْنْ اب بھی موجود ہے۔ یہ مَقُولْ کے اندر جو واو سَاکِنْ ہے یہ کیا ہے؟ عَيْنْ ہے، تو مَقُولْ کا وَزْنْ اس قول کی بنا پر کیا ہوا؟ مَفْعُلْ، یہ واو عَيْنْ ہے بھئی مَفْعُلْ۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟

جی، اس کے بعد بتلایا تھا آپ کو کہ حرکت عارضی جو ہے وہ سکون کے حکم میں ہے، کس کے حکم میں ہے؟ سکون کے حکم میں ہے، اور بتلایا تھا حرکت عارضی کسے کہتے ہیں؟ کہتے ہیں حرکت عارضی وہ ہے کہ حرف متحرک جو ہے وہ مُسْتَحِقْ تو سکون کا تھا لیکن اس کو کیا دے دی گئی؟ حرکت دے دی، سکون کا مُسْتَحِقْ تھا لیکن اس کو حرکت دے دی گئی ضرورت کی بنا پر بھئی۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں قُلِ الْحَقَّ کہیں گے، قول الْحَقَّ نہیں کہیں گے۔ وہ واو جو حذف

ہوا تھا وہ واپس نہیں آئے گا کیونکہ یہ لام کی حرکت کیا ہے؟ عارضی ہے اور یہ اب بھی سکون کے حکم میں ہے بھئی۔ اسی طرح بِعِ الثَّوْبَ کہیں گے بھئی، بِیعِ الثَّوْبَ، وہ یَا واپس نہیں آئے گی کیونکہ یہ عَیْنْ کی حرکت کیا ہے؟ عارضی ہے اور یہ اب بھی سکون کے حکم میں ہے۔

اسی طرح دَعَتَا کی بات آئی تھی بھئی، دَعَتَا کو بنائیں بھئی، کون سا باب ہے یہ؟ دعا یَدْعُو نَصَرَ ہے، جی، تو

نَصَرْتْ	نَصَرَتَا	دَعَوَتَا	دَعَوَتَا

۔جی، پھر کیا ہوا؟ واو متحرک ما قبل فَتْحَة تھا اس کو کس سے بدلا؟ الف سے، کیا بن گیا؟ دَعَاتَا، دَعَاتَا ہوا۔ اب بھئی الف بھی سَاکِنْ، پہلا الف، اور یہ تا بھی کیا ہے؟ سَاکِنْ۔ بھئی اس وقت تو متحرک ہے، بھئی یہ عارضی حرکت ہے، ساتھ ضَمِیرْ مل گئی، آخری جو الف ہے یہ ضَمِیرْ ہے، اس کے ملنے کی وجہ سے ہم نے تا کو فَتْحَة دیا کیونکہ یہ الف اپنے سے ما قبل کیا چاہتا ہے؟ الف اپنے سے ما قبل فَتْحَة چاہتا ہے، تو یہ حرکت عارضی ہے، تو لہٰذا اور عارضی حرکت کس کے حکم میں؟ سکون کے، تو دَعَاتَا کے اندر پہلا الف بھی سَاکِنْ، تا بھی سَاکِنْ، تو اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ آیا، اور اجتماعِ سَاکِنَیْنِ عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ میں اگر اول مدہ ہو تو اس کو کیا کر دیتے ہیں؟ گرا دیتے ہیں، تو دَعَاتَا کے اندر بھی پہلے الف کو کیا کر دیا گیا؟ گرا دیا گیا تو کیا رہ گیا؟ دَعَتَا۔

اس پر اِشْکَالْ ہوا کہ بھئی پھر تو اب بھی اجتماعِ سَاکِنَیْنِ ہے، تا بھی آپ نے کہا سَاکِنْ اور الف آخری جو ہے وہ بھی سَاکِنْ، اجتماعِ سَاکِنَیْنِ تو اب بھی آ رہا ہے عَلَی غَیْرِ حَدِّہٖ بھئی، تو اس کا جواب دیا کہ نہیں بھئی، اس الف کے اعتبار سے تا متحرک ہے، بھئی وہ کیسے؟ کہتے ہیں بھئی دیکھیے اس تا کی دو حالتیں ہیں: ایک اصلی حالت، ایک کیا ہے؟ عارضی حالت۔ اصلی حالت کیا ہے تا کی؟ سَاکِنْ، اور عارضی حالت کیا ہے؟ متحرک، اور اس تا کے ساتھ ایک الف پہلے آیا تھا، ایک الف اس کے بعد آ رہا ہے۔ وہ پہلا الف جو تھا وہ اصلی تھا بھئی، وہ واو سے بدل کر آیا تھا بھئی، وہ اصلی ہے، سمجھ میں آیا بھئی؟ وہ لام کلمہ ہے بھئی وہ اصلی ہے، اور یہ جو بعد میں الف آیا یہ کیا ہے؟ عارضی ہے، یہ کیا ہے؟ عارضی ہے۔ تو لہٰذا پہلا الف جو تھا وہ تھا اصلی، دوسرا الف جو ہے وہ ہے عارضی، اور تا کی بھی دو حالتیں: ایک حالت ہے اصلی اور اس اعتبار سے یہ سَاکِنْ، اور ایک حالت عارضی ہے اور اس اعتبار سے یہ متحرک۔ تو اصلی جو الف تھا یعنی پہلا اس کے لیے تا کی اصلی حالت کا اعتبار کیا، تو اصل میں تھی تا سَاکِنْ، تو الف بھی سَاکِنْ تو اجتماعِ سَاکِنَیْنِ آیا بھئی تو الف گر گیا، اور عارضی الف جو دوسرا ہے اس کے لیے تا کی بھی عارضی حالت یعنی حرکت کا اعتبار کیا، تو تا متحرک ہوئی اور الف سَاکِنْ تو اجتماعِ سَاکِنَیْنِ نہیں آیا بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟

اور میں نے بتلایا تھا کہ یہی جواب جو ہے میں نے ذکر کیا تھا کس کے اندر؟ رَمَی کی گردان کے اندر بھئی، رَمَی کے اندر اسم تَفْضِیلْ کس طرح آیا تھا؟ أَرْمَی وَ الْجَمْعُ أَرَامٍ وَ الْمُؤَنَّثُ مِنْهُ رُمْیَا رُمَیَاتٌ رُمًی، تو رُمْیَا کی جمع کیا ذکر کی؟ رُمَیَاتْ۔ باقی جہاں بھی آپ دیکھیں گے بھئی وہ رُمْیَیَاتْ یا رُمَایَاتْ ہو گی بھئی، رُمْیَیَاتْ بھئی، سمجھ میں آیا بھئی؟ تو رُمْیَیَاتْ انہوں نے ذکر کی ہو گی، لیکن حضرت شیخ رحمہ اللہ نے جو کاپی لکھوائی اس کے اندر رُمَیَاتْ لکھوایا بھئی۔ وہ قانون یہاں پر کون سا لگے گا؟ قانون وہی جو دَعَتَا والا قانون ہے وہی یہاں پر بھی جاری ہو گا بھئی، سمجھ میں آیا؟ بھئی دیکھو یہ جو رُمَیَاتْ ہے یہ جمع ہے کس کی؟ رُمْیَا کی۔ ر

رُمْیَا کے اندر ایک تو یَا ہے، ایک رُمْیَا، را، میم، یَا، اور پھر آگے ایک الف ہے۔ یہ جو الف ہے، یہ الف تَانِیثْ ہے مولانا۔ اب، یہ رُمْیَا میں یَا ہے ایک اور ایک الف تَانِیثْ، اور اسی کی آگے جمع بنا رہے ہیں ہم بھئی، اور جمع کے اندر آگے ہم نے کیا ملانا ہے؟ الف اور تا۔ تو اس الف تَانِیثْ کے ساتھ جب آگے الف جمع یا الف تَثْنِیَة ملتا ہے، ساتھ ملاتے ہیں، تو اس الف تَانِیثْ کو یَا سے بدل دیا جاتا ہے۔ کس سے؟ یَا سے بدل دیا جاتا ہے۔ تو رُمْیَا، اس کے ساتھ الف اور تا ملاؤ، اور اس الف کو، پہلے الف کو کیا کر دو؟ یَا سے بدل دو۔ تو دو یَا ہو گئیں، ایک پہلے موجود تھی اب اور الف بھی کیا ہو گیا؟ یَا۔ کیا بن گیا؟ رُمْیَیَاتْ، الف اور تا ساتھ ملا دی، رُمْیَیَاتْ۔

جی، پھر اس کے بعد بھئی، کیا کیا گیا؟ یَا متحرک تھی، اس کے ما قبل سَاکِنْ تھا، اس کی حرکت کو نقل کر کے ما قبل کو دیا گیا۔ جیسے مولانا، مَقَالْ اصل میں کیا تھا؟ مَقْوَلْ، واو کے اوپر فَتْحَة تھا، وہ فَتْحَة نقل کر کے کس کو دے دیا گیا؟ قاف کو، اور واو کو کس سے بدل دیا گیا؟ الف سے بدل دیا گیا بھئی، الف سے، تو وہ مَقَالْ ہوا۔ اسی طرح یہاں رُمْیَیَاتْ، پہلی یَا متحرک ہے، اس سے ما قبل میں میم سَاکِنْ ہے، یَا کا فَتْحَة نقل کر کے میم کو دیا اور یَا کو کس سے بدل دیا گیا؟ الف سے بدل دیا گیا بھئی، تو کیا بن گیا؟ رُمَایَاتْ، کیا بنا؟ رُمَایَاتْ۔

پھر اس کے بعد یہ الف اول جو تھا وہ اجتماعِ سَاکِنَیْنِ کی وجہ سے گر گیا بھئی۔ کس کی وجہ سے؟ بھئی اجتماعِ سَاکِنَیْنِ کس میں آیا؟ الف، پہلے الف میں اور یَا میں۔ بھئی یَا تو متحرک ہے! کہتے ہیں بھئی اس یَا کی دو حالتیں ہیں: ایک حالت اصلی، اصل میں یہ یَا الف تھی سَاکِنْ تھی، اور ایک حرکت عارضی،

فی الحال یہ کیا ہے؟ یائے متحرک ہے بھئی۔ تو اصلی حالت کیا؟ سَاکِنْ، اور عارضی حالت کیا ہے؟ متحرک ہے۔ اسی طرح جو اس سے ماقبل الف تھا وہ تھا اصلی، اور اس کے جو مابعد الف ہے وہ ہے جمع کا الف وہ زائد ہے مولانا، کیا ہے؟ زائد۔

تو یَا کی دو حالتیں، ماقبل کا الف اصلی، مابعد کا الف زائد، اور یَا کی اپنی دو حالتیں: اصل کے اعتبار سے سَاکِنْ اور عارضی طور پر متحرک۔ تو اصل کے لیے اصل حالت کا اعتبار کیا اور عارضی کے لیے عارضی حالت کا اعتبار کیا۔ اصل کون سا الف تھا؟ پہلا، اور اس کے لیے یَا کی بھی اصل حالت کا اعتبار کیا اس کے اعتبار سے سَاکِنْ، تو اجتماع سَاکِنَیْنِ آیا تو پہلا الف گر گیا، اور دوسرا الف ہے زائد، عارضی، لہٰذا اس کے لیے کون سی حالت کا اعتبار کیا؟ عارضی حالت کا، اور عارضی طور پر یَا کیا ہے اس وقت؟ متحرک ہے، تو اجتماع سَاکِنَیْنِ نہیں آیا، تو لہٰذا رُمَیَاتٌ ہوا بھئی، کیا ہوا؟ رُمَیَاتٌ ہو گیا بھئی۔

بات اچھی طرح سمجھ میں آگئی بھئی؟ چلیے بس مولانا۔ هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْكَلَامِ۔

«قِیْلَ» کی تعلیل اور حرکتِ واو و یا نقل کرنے کے چار شرائط

سبق نمبر ۹۹—تاریخِ درس: ۷ فروری ۲۰۰۹ء

اچھا، سبق دیکھیے آگے بھئی۔ قِیْلَ **دراصل قول بود**۔

قِیْلَ اصل میں کیا تھا؟ قول تھا مولانا، قول۔ کون سا باب ہے؟ نَصَرَ۔ تو قِیْلَ کی اصل معلوم کرنی ہے۔ نَصَرَ سے وہی صیغہ پکڑو بھئی۔ پہلا صیغہ ماضی مجہول کا نَصَرَ میں کیا آیا ہے؟ نُصِرَ۔ اس کو بھی اسی وزن پر لے جاؤ۔ اب یہ واوی ہے، واو لے آؤ، قول بھئی۔ کیا ہوا؟ قول۔ اچھا، پھر **حرکت واو بقاف دادند**، واو کی حرکت قاف کو دے دی گئی۔ تو قاف کو دے دی۔ واو پر کیا تھا؟ کسرہ۔ تو قاف کا ضمہ گرا کے واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی، کیا ہوا؟ قول۔ ابھی واو باقی ہے، قول۔ تو اب واو ساکن سے ماقبل کسرہ آیا۔ اور واو ساکن سے ماقبل کسرہ آئے تو اس کو کس سے بدلتے ہیں؟ یا سے۔ تو واو کو یا سے بدلا، تو کیا بن گیا؟ قِیْلَ ہوا۔ یہی بات بیان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں: قِیْلَ **دراصل قول بود**، قِیْلَ اصل میں قول تھا۔ **حرکت واو بقاف دادند**، واو کی حرکت قاف کو دے دی۔ **پس واو ساکن ماقبل او مکسور**، پس واو ساکن اور اس کا ماقبل مکسور ہوا۔ **آں واو را بیا بدل کردند**، اس واو کو یا سے بدل دیا۔ قِیْلَ **شد**، قِیْلَ ہوا۔

جی، یہ تو تعلیل بیان کی۔ اب قانون بیان کریں گے اس تعلیل کا مولانا۔ مصنف کیا کرتے ہیں؟ تعلیل ذکر کرتے ہیں کسی صیغے میں جو تعلیل ہوئی ہو، اور پھر اس سے متعلقہ قانون اور اس کی شرائط ذکر کرتے ہیں۔ اب اس یہ واو کی حرکت ماقبل کو نقل کی ہے، کہاں پر کریں گے، کیسے کریں گے، قانون ذکر کر رہے ہیں۔

قَانُوْنُهٗ۔ قَانُوْنُهٗ، یہ ہا ضمیر راجع ہے اس اعلال کو جو ماقبل میں بیان ہوا بھئی۔ یہ صاحب کتاب، اس جو مصنف ہیں، ان کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک صیغے کے اندر، صیغے کا اعلال ذکر کرتے ہیں کہ اس میں کیا تبدیلی ہوئی، کس طرح ہوئی۔ پھر اس کے بعد اس اعلال سے متعلقہ قانون ذکر کرتے ہیں بھئی۔ تو یہاں بھی پہلے ایک تبدیلی ذکر کر دی، ایک اعلال ذکر کیا، اب کہہ رہے ہیں قَانُوْنُهٗ اس اعلال کا قانون یہ ہے جو آگے بیان کر رہے ہیں بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو ہا ضمیر کس کو راجع ہے؟ اس ماقبل میں آنے والے اعلال کو راجع ہے بھئی۔ اسی طرح آگے بھی جہاں بھی آئے اسی طرح ہو گا بھئی، قَانُوْنُهٗ۔

قَانُوْنُهٗ، اس اعلال کا قانون وہ یہ ہے بھئی: **ہر واوے و یائے کہ مضموم یا مکسور**، ہر وہ واو اور وہ یا کہ مضموم ہو یا مکسور ہو۔ **در فعل متصرف**۔ کس کے اندر ہو؟ فعل متصرف کے اندر ہو بھئی، پہلی شرط بھئی۔ یعنی فعل متصرف سے مراد وہ فعل ہے جس کی گردان ہوتی ہو بھئی۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ جس کی گردان ہوتی ہو۔ تو اس کے ذریعے فعل تعجب کو نکال دیا بھئی۔ تو وہ واو اور یا جو کہ مضموم یا مکسور ہوں، یعنی واو پر ضمہ ہو یا کسرہ، یا اسی طرح یا پر ضمہ ہو یا کسرہ، کس کے اندر آجائیں وہ؟ پہلی شرط کس میں آئیں؟ فعل متصرف یعنی گردان والے فعل میں آئیں۔ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ، اور وہ جو اس فعل کے ساتھ متعلق ہیں۔ یعنی فعل کے اندر آئیں یا فعل سے متعلقہ اسم کے اندر آئیں۔ مَا کس سے عبارت ہے؟ اسم سے۔ وہ اسم جو کس کے ساتھ متعلق ہو؟ فعل کے۔ یعنی کیا مراد ہے؟ اسم فاعل، اسم مفعول، سمجھ میں آیا؟ اور ظرف وغیرہ، یہ مراد ہیں بھئی۔ اور مصدر بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ کہ وہ واو اور یا جو کہ مضموم اور مکسور ہوں اور فعل متصرف کے اندر یعنی فعل کے اندر آجائیں یا اس اسم میں آجائیں جو فعل سے متعلق ہے، یعنی اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ کے اندر آجائے۔

مُتَوَسِّط **بود یا در حکمِ** مُتَوَسِّط بھئی۔ درمیان میں ہو۔ درمیان میں ہونے کا کیا معنی؟ یعنی عین کلمے کی جگہ ہو۔ یہ واو اور یا مضموم یا مکسور کس کی جگہ ہو؟ اسم یا فعل میں کہاں پر ہو؟ عین کلمے، درمیان میں ہو۔ **یا در حکمِ توسط**، یا کس کے؟ توسط کے حکم میں ہو۔ کس میں؟ ہاں، یعنی درمیان میں ہونے کے حکم میں ہو۔ یعنی آیا تو آخر میں یہ واو اور یا، لیکن اس واو اور یا کے بعد اس اسم یا فعل کے ساتھ کوئی ضمیر مل گئی۔ کیا مل جاتی ہے کبھی کبھار فعل کے ساتھ کیا ملتی ہے آخر میں؟ ضمیر۔ تو پہلے تو وہ واو اور یا جو مضموم یا مکسور تھا آخر میں تھا، لیکن جب ضمیر مل گئی تو اب کس کے حکم میں ہو گیا؟ درمیان کے حکم میں ہو گیا۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ یا اسی طرح اسم فاعل تھا، اس کے آخر میں واو اور یا آرہی تھی، لیکن اس اسم فاعل کے ساتھ، آپ جانتے ہیں، تثنیہ اور جمع وغیرہ بناتے ہیں بھئی۔ کیا بناتے ہیں؟

ضَارِبٌ	ضَارِبَانِ	ضَارِبُوْنَ

۔تو دیکھو الف اور واو اس کے ساتھ مل جاتے ہیں۔تو پہلے تو وہ واو اور یا مضموم اور مکسور کہاں پر تھے؟ آخر میں تھے، درمیان میں نہیں تھے، لیکن الف تثنیہ یا واو جمع کی وجہ سے اب کس کے حکم میں ہو گئے؟ درمیان کے حکم میں ہو گئے۔جی، یہ دوسری شرط بھئی۔کہ وہ، پہلی شرط کیا تھی؟ کہ وہ واو اور یا جو مضموم یا مکسور ہیں، پہلی شرط کس کے اندر ہونے چاہئیں؟ فعل متصرف میں، یا ایسے اسم میں جو فعل متصرف سے متعلق ہے۔دوسری شرط: کہ وہ واو اور یا جو مضموم اور مکسور ہیں درمیان میں ہوں، یعنی عین کلمے کی جگہ آئیں، یا درمیان میں تو نہ ہوں لیکن درمیان کے حکم میں ہیں۔دو شرطیں۔

و در اصل بسلامت نمانده باشد، اور اصل کے اندر سلامت نہ رہا ہو۔اصل سے مراد ہے ماضی معروف بھئی۔تیسری شرط: کہ وہ واو اور یا جو مضموم یا مکسور ہیں، ماضی کے اندر سلامت نہ رہے ہوں، یعنی وہاں ان میں تعلیل ہوئی ہو۔جیسے قَالَ، اصل میں کیا تھا؟ قول۔تو یہ واو سلامت رہا یا الف سے بدل گیا؟ الف سے بدل گیا۔تو کہتے ہیں اسی طرح اصل میں وہ واو اور یا سلامت نہ رہے ہوں بلکہ ماضی کے اندر کیا ہو گئی ہو ان میں؟ تعلیل ہو گئی ہو۔**و ما قبل او مفتوح نباشد**، یہ کتنی شرط ہے؟ چوتھی شرط۔اور اس واو اور یا، وہ جو مضموم یا مکسور ہے، اس کا ماقبل مفتوح نہ ہو بھئی، مفتوح نہ ہو۔چار شرطیں پوری ہوں گی تو اس واو اور یا جو مضموم یا مکسور ہیں، **حرکت آں بما قبل دہند**، ان کی حرکت کیا کریں گے؟ ماقبل کو دے دیں گے۔چنانچہ

قِيْلَ	وَبِيْعَ	وَيَقُوْلُ	وَيَبِيْعُ
وَتَغْزِيْنَ	وَتَرْمُوْنَ	وَمَقُوْلٌ	وَمَقِيْلٌ

۔جی، جیسے کہ ان میں ہوا ہے۔

قِيْلَ اصل میں کیا تھا؟ قول۔واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واو کو یا سے بدلا تو قِيْلَ ہوا۔بِيْعَ مولانا، اصل میں کیا تھا؟ بُيِعَ۔تو یا کا کسرہ کیا کیا؟ نقل کر کے ماقبل کو دیا کیونکہ ساری شرائط پوری ہیں۔جی۔وَيَقُوْلُ، اصل میں کیا تھا يَقْوُلُ؟ يَقْوُلُ، بروزنِ يَنْصُرُ۔جی۔پھر کیا کیا؟ واو کا ضمہ نقل کر کے قاف کو دیا تو يَقُوْلُ ہوا۔يَبِيْعُ اصل میں کیا تھا؟ يَبْيِعُ۔آپ کو کیسے پتہ چلا؟ کیونکہ یہ باب ضَرَبَ سے ہے، يَضْرِبُ۔اس وزن پر لے گئے، کیا بنا؟ يَبْيِعُ۔پھر یہ یا مکسور تھی، اس کا کسرہ نقل کر کے کس کو دے دیا؟ ماقبل کو دے دیا کیونکہ تمام شرائط پوری تھیں قانون کی۔

وَتَغْزِيْنَ	غَزَا	يَغْزُو

سے ہے مولانا، نَصَرَ يَنْصُرُ سے۔تَغْزِيْنَ اصل میں کیا تھا؟ جلدی بتاؤ بھئی، جلدی۔تَغْزِيْنَ۔جی؟ کون سی گردان آپ نے پڑھی ہے ناقص کے اندر نَصَرَ سے؟ دعا يَدْعُو۔اچھا بھئی، کس طرح ہو گی گردان؟

يَغْزُو	يَغْزُوَانِ	يَغْزُوْنَ	تَغْزُو
تَغْزُوَانِ	يَغْزُوْنَ	يَنْصُرْنَ	يَغْزُوْنَ

۔سمجھ میں آیا بھئی؟ اس وزن پر لے کر جاؤ، ایک ایک صیغہ بناتے چلے جاؤ، کیا مشکل ہے؟

يَغْزُو	يَغْزُوَانِ	يَغْزُوْنَ	تَغْزُو
تَغْزُوَانِ	يَغْزُوْنَ	يَنْصُرْنَ	

۔آگے:

تَغْزُو	تَغْزُوَانِ	تَغْزُوْنَ	تَغْزِيْنَ
تَغْزُوَانِ	تَغْزُوْنَ	أَغْزُو	نَغْزُو

۔صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ اچھا، اب ان میں تعلیل کرو ذرا، غَزَا يَغْزُو۔ واوی ہے مولانا، ناقص واوی۔ تَغْزِيْنَ پہلا صیغہ جو واحد مؤنث مخاطبہ کا ہے، وہ اصل میں کیا تھا؟ نَصَرَ سے ہے، فوراً نَصَرَ کے اندر وہ صیغہ نکالو۔ نَصَرَ، باب نَصَرَ میں فعل مضارع کی گردان سناؤ بھئی۔ يَنْصُرُ سے وہ صیغہ نکالو واحد مؤنث مخاطبہ کا: تَنْصُرِيْنَ۔ کیا ہوا؟ تَنْصُرِيْنَ۔ پھر اس وزن پر بناؤ تَغْزُو کو، تَغْزِيْنَ کو: تَغْزُوِيْنَ۔ دیکھا؟ تَغْزِيْنَ اصل میں کیا تھا؟ تَغْزُوِيْنَ۔ تَغْزُوِيْنَ دیکھو واو مکسور آیا۔ کیا کرتے ہیں واو مکسور آئے، قانون سارے شرائط پوری ہیں: واو کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیتے ہیں۔ تو واو کی حرکت نقل کرکے کس کو دے دی؟ زاء کو دے دی، اس کی حرکت اپنی گرادی اور یہ حرکت اس کو دے دی۔ پھر کیا کیا؟ پھر واو کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے کس سے بدلا؟ یا سے بدلا۔ تو ایک یا پہلے تھی، ایک یا یہ آگئی مولانا، تو اجتماع ساکنین عَلٰی غیر حَدِّہٖ آیا، اول مدہ تھا اس کو کیا کر دیا؟ گرا دیا، تو کیا بن گیا؟ تَغْزِيْنَ۔

وَتَرْمُوْنَ، تَرْمُوْنَ اصل میں کیا تھا؟ جی؟ تَرْمِيُوْنَ، تَرْمِيُوْنَ۔ جی، پھر کیا کیا گیا؟ یا پر ضمہ تھا، اس کو نقل کرکے کس کو دے دیا گیا؟ ماقبل کو۔ اور ماقبل ضمے کی وجہ سے یا کو کس سے بدلا گیا؟ واو سے۔ تو کیا آیا؟ اجتماع ساکنین عَلٰی غیر حَدِّہٖ، کیونکہ ایک واو پہلے تھا، ایک واو اب آگیا۔ تو اب اس کو گرا دیا تو تَرْمُوْنَ ہوا۔ مَقُوْلٌ، اصل میں کیا تھا؟ مَقْوُوْلٌ، مَقْوُوْلٌ۔ پھر کیا کیا؟ واو کا ضمہ نقل کرکے ماقبل قاف کو دیا اور واو کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا، کیونکہ ایک واو پہلے ساکن موجود تھا، اب یہ واو بھی ساکن آگیا۔

مَقِيْلٌ، مَقِيْلٌ اصل میں کیا تھا؟ یاد رکھیے یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے، قیلولہ سے بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ قیلولہ سے۔ دیکھیے آپ نے پڑھا قَالَ يَقُوْلُ، یہ واوی ہے۔ لیکن اگر یہی یائی ہو تو اس کا معنی قیلولہ کرنا، دوپہر کو آرام کرنا بھئی، دوپہر کو سونا۔ دوپہر کو جو سوتے ہیں اس کو کیا کہتے ہیں؟ قیلولہ کہتے ہیں۔ تو کیسے ہو گا؟

قَالَ	يَقِيْلُ	قَيْلاً
قَالَ	يَقِيْلُ	قَيْلاً

۔اور وہ کیا تھا؟ قَالَ يَقُوْلُ قَوْلاً۔ تو وہ تھا کہنا، اس کا معنی بات کرنا، کہنا، اور

قَالَ	يَقِيْلُ	قَيْلاً

کا معنی دوپہر کو آرام کرنا۔ اسی سے ظرف ہے مَقِيْلٌ۔ کیا ہے؟ مَقِيْلٌ۔ اصل میں کیا تھا؟ قَالَ يَقِيْلُ، ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ہے مَضْرِبٌ، مَقِيْلٌ بھئی۔ کیا تھا؟ مَقْيِلٌ تھا بھئی۔ پھر کیا کیا؟ یا کا کسرہ نقل کرکے کس کو دے دیا؟ قاف کو دیا، تو مَقِيْلٌ ہوا بھئی۔ بات سمجھ میں آگئی؟ جی، ان میں تمام میں آپ دیکھ لیجیے شرائط سب میں پوری ہیں۔

ودر أَدْوُرٌ و أَعْيُنٌ اعلال نکردند بھئی۔ اب وہ دیکھیے جہاں جہاں قانون لگنا چاہیے لیکن نہیں لگا کیونکہ کوئی شرط نہیں پوری، اب وہ ذکر کریں گے۔ أَدْوُرٌ، أَعْيُنٌ۔ أَدْوُرٌ جمع ہے دَارٌ کی۔ أَعْيُنٌ جمع ہے عین کی۔ تو أَدْوُرٌ میں دیکھیے مولانا واو مضموم ہے، لیکن اس کا ضمہ ماقبل کو نقل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح أَعْيُنٌ میں یا مضموم ہے، لیکن اس کا ضمہ عین کو نقل کرکے نہیں دیا، کیوں نہیں دیا گیا؟ کہتے ہیں اس لیے کیونکہ شرط نہیں پوری۔ شرط کیا تھی؟ کہ وہ فعل، وہ اس فعل ہونا چاہیے، فعل متصرف وہ صیغہ، یا کیا ہونا چاہیے؟ متعلق فعل ہونا چاہیے، حالانکہ یہ نہ فعل ہیں اور نہ متعلق فعل ہیں، یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، ظرف، مصدر وغیرہ یہ نہیں ہیں۔ تو کہتے ہیں: **ودر أَدْوُرٌ و أَعْيُنٌ اعلال نکردند**، أَدْوُرٌ اور أَعْيُنٌ میں اعلال نہیں کیا۔ **زیرا کہ نہ فعل است و نہ متعلق فعل**، اس لیے کیونکہ نہ یہ فعل ہے اور نہ متعلق فعل ہے۔

ودر

يَرْمِي	رَمْيٌ	يَدْعُو

حرکت یا واو و یا بما قبل ندادند۔ بھئی ان میں کیوں نہیں اعلال کیا؟ يَرْمِي، اصل میں کیا تھا؟ يَرْمِيُ، یا پر ضمہ ثقیل تھا، گرا دیا، کیا ہوا؟ يَرْمِي۔ بھئی یہ نقل کر کے ما قبل کو کیوں نہیں دیا گیا؟ جی، رَمْيٌ، رَمْيٌ میں یا پر کیا ہے؟ ضمہ۔ تو اس کا نقل کر کے ما قبل کو کیوں نہیں دیا گیا؟ يَدْعُو، اصل میں کیا تھا؟

يَدْعُوُ	يَنْصُرُ	يَدْعُوُ

، پھر واو پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرا دیا، کیا رہ گیا؟ يَدْعُو۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟ تو وہاں کوئی بھی نہیں کہتا کہ واو کا ضمہ نقل کر کے ما قبل کو دیا، وہاں ان پر تو پہلے ہی ضمہ موجود ہے، وہ اس کا اپنا ضمہ ہے، یہ واو کا ضمہ نہیں۔ تو یہاں پر کیوں نہیں نقل کیا گیا ان سب کے اندر؟ کہتے ہیں: **حرکت یا واو و یا بما قبل ندادند**، ان سب کے اندر یا اور واو کی حرکت ما قبل کو نہیں دی۔ **زیرا چہ در طرف است**، اس لیے کیونکہ یہ واو اور یا کہاں پر ہیں؟ طرف میں ہیں، اور ہم نے کیا کہا تھا؟ وہ درمیان میں ہوں یا درمیان کے حکم میں ہوں۔

و در جھورو

يُحْيِي	يَسْتَحْيِي	مُحْيِي

حرکت واو... بھئی، جھور، جھور سے مجہول ہے مولانا۔ تو جھور کے اندر واو مکسور ہے، اس کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو کیوں نہیں دی؟ يُحْيِي، یا کیا ہے؟ مکسور ہے۔ اور دیکھو درمیان میں بھی ہے، لیکن اس یا کی حرکت نقل کر کے حا کو نہیں دی گئی۔ يَسْتَحْيِي، یہاں پر بھی یا کی حرکت نقل کر کے حا کو نہیں دی۔ مُحْيِي، یہاں پر بھی یا مکسور ہے لیکن اس کی حرکت نقل کر کے حا کو نہیں دی گئی، ما قبل کو نہیں دی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ کہتے ہیں اس لیے کیونکہ ہم نے ایک شرط ذکر کی تھی کہ ماضی معروف میں وہ واو اور یا سلامت نہ رہے ہوں۔ ان کے ماضی معروف میں وہ واو اور یا سلامت ہیں۔ کس طرح؟ جھور، اس جھور کی ماضی معروف کیا ہے؟ جھور۔ جھور میں اس واو میں کوئی تعلیل ہوئی ہے؟ نہیں۔ لہذا جھور مجہول کے اندر بھی تعلیل نہیں ہو گی۔ يُحْيِي، اس کی ماضی معروف نکالو بھئی: أَحْيَا، باب افعال ہے مولانا، أَحْيَا يُحْيِي۔ تو أَحْيَا کے اندر یا کے اندر کوئی تعلیل ہوئی ہے؟ نہیں ہوئی، لہذا يُحْيِي میں بھی نہیں ہو گی۔ يَسْتَحْيِي، اس کی ماضی نکالو: اِسْتَحْيَا، باب استفعال ہے مولانا۔ یہاں پر بھی اِسْتَحْيَا، یا کے اندر تعلیل نہیں، لہذا يَسْتَحْيِي کے اندر بھی یا کے اندر تعلیل نہیں کریں گے۔ مُحْيِي، جی، اس کی ماضی کیا ہے؟ وہی أَحْيَا ہے، أَحْيَا باب افعال۔ تو یہاں پر بھی أَحْيَا میں تعلیل نہیں ہوئی لہذا مُحْيِي کے اندر بھی تعلیل نہیں کریں گے اور یا کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو نہیں دیں گے۔ تو یہی بات کر رہے ہیں، کہتے ہیں: **حرکت واو و یا بما قبل ندادند**، ان صیغوں کے اندر واو اور یا کی حرکت ما قبل کو نہیں دی۔ **زیرا چہ در اصل بسلامت ماندہ است**، اس لیے کیونکہ اصل کے اندر سلامت باقی رہے ہیں۔ اصل کے اندر کیا ہیں؟ سلامت ہیں باقی بھئی، یعنی ماضی معروف میں۔ چلیے بس مولانا، ھذا ہو المَرَامُ وَاللّٰہُ أَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ۔

ماضیِ مجہولِ اجوف میں اسکان، نقل اور اِشمام کے احکام

سبق نمبر ۱۰۰—تاریخِ درس: ۸ فروری ۲۰۰۹ء

جی، **ودر قوی حرکت واورابماقَبْل نداد ندزیراں چہ** مَا قَبْلِ **او مفتوح است**۔

اچھا بھائی، گزشتہ سبق میں قانون پڑھا تھا آپ نے کہ واو یا یاء ان میں سے جو بھی مکسور یا مضموم ہو بھائی، واو پر کسرہ یا ضمہ ہو یا اسی طرح یاء پر کسرہ اور ضمہ ہو، تو اس کا کسرہ نقل کر کے مَا قَبْل کو دے دیتے ہیں اور شرائط ساتھ ذکر ہوئی تھیں بھائی۔ پہلی شَرْط یہ ذکر ہوئی تھی کہ وہ واو اور یاء جو مضموم یا مکسور ہیں کس کے اندر آئیں؟ فعل متصرف کے اندر آئیں یعنی ایسا فعل جس کی گردان ہوتی ہو، یا ایسے اسم کے اندر جو اس فعل متصرف کے ساتھ متعلق ہو یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، مصدر یا ظَرْف وغیرہ کے اندر آئے، پہلی شَرْط یہ تھی۔ دوسری شَرْط یہ تھی حرکت کو نقل کرنے کے لیے کہ وہ واو اور یاء درمیان میں ہوں یعنی عین کلمہ کی جگہ آئیں، یا درمیان میں نہ ہوں تو پھر درمیان کے حُکْم میں ہوں یعنی ان کے ساتھ آگے کوئی اور حرف وغیرہ، کوئی اور ضمیر وغیرہ یا عَلَامَتِ تثنیہ وغیرہ ملی ہو بھائی۔ اور نیز تیسری شَرْط یہ ذکر کی تھی کہ وہ واو اور یاء أَصْل کے اندر سلامت نہ رہے ہوں بھائی۔ أَصْل سے کیا مراد ہے؟ میں نے کیا بتلایا تھا؟ ماضی معروف ہے بھائی، ماضی معروف میں ان میں إِعْلَال ہوا ہو۔ جی، اور چوتھی شَرْط کیا تھی کہ اس واو اور یاء جو مضموم یا مکسور ہیں ان سے مَا قَبْل مفتوح نہ ہو بھائی۔ تو یہ جب ساری شرائط پوری ہوں گی تو اس وقت پھر اس واو اور یاء جو مکسور یا مضموم ہیں ان کی حرکت نقل کر کے کس کو دے دیں گے؟ مَا قَبْل کو دے دیں گے بھائی۔

جی، پھر اسی پر بعض جگہ جہاں قانون نہیں لگا تھا وہ آپ کو بتلا رہے تھے کہ یہاں یہ شَرْط پوری نہیں، یہاں پر یہ شَرْط پوری نہیں۔ جی، اب بتلا رہے ہیں: **ودر قوی حرکت واورابماقَبْل نداد ند**، قوی میں واو کی حرکت مَا قَبْل کو نہیں دی بھائی، **زیراں چہ** مَا قَبْلِ **او مفتوح است** اس وجہ سے کہ اس کا مَا قَبْل کیا ہے؟ مفتوح ہے بھائی۔ قوی، دیکھو واو مکسور ہے، تو قانون کے مطابق تو کیا ہونا چاہیے تھا؟ واو کی حرکت نقل کر کے مَا قَبْل کو دینی چاہیے تھی لیکن یہاں شَرْط نہیں پوری۔ کیا شَرْط تھی کہ اس واو اور یاء کا مَا قَبْل مفتوح نہیں ہونا چاہیے جبکہ یہاں پر تو مفتوح ہے اس لیے نقل نہیں کریں گے۔

إِلَّا **آن کہ در ماضی مجہول اگر حرف** عِلَّت **مکسور** وما قَبْلِ **او مضموم بود**۔ جی، اب یہ استثناء کر رہے ہیں قانون سے بھائی، مگر یہ کہ ماضی مجہول کے اندر اگر حرف عِلَّت مکسور ہو وما قَبْلِ **او مضموم بود** بھائی اور اس کا مَا قَبْل کیا ہو؟ مضموم ہو۔ تو **نقل حرکت لازم نیست**، تو نقل کا حرکت کرنا لازم نہیں ہے بھائی، حرکت کو نقل تو کریں گے جیسے قول میں کیا گیا، ماضی مجہول ہے بھائی۔ جی، واو کی حرکت نقل کر کے مَا قَبْل کو دی اور پھر واو کو مَا قَبْل کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدل دیا تو کیا ہوا؟ قِيْلَ۔ لیکن بتلا رہے ہیں کہ یہ ماضی مجہول کے اندر اگر حرف عِلَّت مکسور ہو تو حرکت کو نقل کرنا لازم نہیں ہے **بلکہ حذف حرکت وإِشْمَام نیز رواست**، بلکہ حرکت کو حذف کرنا اور إِشْمَام بھی جَائِز ہیں، إِشْمَام بھی جَائِز۔

حرکت کو حذف کرنا بھائی، حرکت کو حذف کر دیں بھائی، سمجھ میں آیا؟ جیسے قول یہاں واو کی حرکت نقل نہیں کرتے بلکہ کیا کر دیتے ہیں؟ حذف کر دیتے ہیں تو کیا پڑھیں گے؟ قول۔ یہ بھی جَائِز ہے مولانا، قول بھی جَائِز ہے۔ اسی طرح بُيِعَ، جی، بِيْعَ أَصْل میں کیا تھا؟ بُيِعَ۔ تو اس کو بِيْعَ کرنا لازم نہیں ہے بلکہ کیا کر سکتے ہیں؟ یاء کا کسرہ گرا دیں گے، حرکت کو اس کی حذف کر دیں گے اور پھر مَا قَبْل ضمہ کی وجہ سے یاء کس سے بدل جائے گی؟ واو سے بدل جائے گی تو کیا پڑھیں گے؟ بُوْعَ۔ یہ بھی جَائِز ہے مولانا۔ اور إِشْمَام بھی جَائِز ہے۔ إِشْمَام کہتے ہیں کسرہ کو ضمہ کی بُو دینا بھائی، کیا کرنا؟ کسرہ کو ضمہ کی بُو دینا بھائی۔ جیسے دیکھیے مولانا، قِيْلَ، تو یہاں یاء کو واو کی طرف لے جائیں، قِيْلَ۔ بِيْعَ میں کیسے پڑھیں گے؟ بِيْوْعَ۔ کسرہ کو کس کی طرف لے گئے؟ ضمہ کی طرف لے گئے، قِيْوْلَ، تو کسرہ کو ضمہ کی طرف لے گئے، بِيْوْعَ کسرہ کو کس کی طرف لے گئے؟ ضمہ کی طرف۔ سمجھ میں آیا؟ لیکن یہ تو میں نے آپ کو سمجھانے کے لیے قِيْوْلَ پڑھا بھائی، خوب واو کو واضح کر کے پڑھا، بِيْوْعَ، واو کو خوب واضح کر کے پڑھا۔ واضح نہیں بھائی، ہلکی سی بُو دینی ہے مَعْمُوْلِي سی، قِيْوْلَ، بہت مَعْمُوْلِي سی بھائی، سمجھ میں آیا بھائی؟ ہاں اگر زیادہ بہتر کرنا ہے تو کسی قاری سے مشق کرنا پڑے گی آپ کو بھائی۔

تو ان میں حذف حرکت اور إِشمَام بھی جَائِز ہے مولانا، حذف حرکت اور إِشمَام بھی جَائِز ہے۔تَقُوْلُ فِيْ قِيْلَ، آپ کہیں گے قِيْلَ کے اندر، کیا کہیں گے؟ قِيْوْلَ۔ اگلا جو قِيْلَ آیا وہ کیا ہے؟ إِشمَام کے ساتھ ہے قِيْوْلَ۔ اور و قول، اور قول بھی کہہ سکتے ہیں، وَفِيْ بِيْعَ اور بِيْعَ کے اندر کیا کہہ سکتے ہیں آپ؟ بِيْوْعَ، تو یہاں بھی إِشمَام، اور بُوْعَ یہ کہنا بھی جَائِز ہے مولانا۔ **و در غیر اولازم است**، اور ماضی مجہول کے علاوہ کے اندر یہ لازم ہے مولانا کہ واو مکسور یا مضموم یا یاء مکسور یا مضموم کی حرکت کو نقل کیا جائے، کیا کیا جائے؟ نقل کیا جائے بھائی۔ یہی بات ہوئی نا، ماضی مجہول کے اندر یہ قانون لازم نہیں ہے بلکہ وہاں إِشمَام بھی جَائِز ہے اور حذف حرکت بھی، جبکہ باقیوں کے اندر یہ قانون لازم ہے بَشَرْطِیکه وہ شرائط ساری پوری ہوں بھائی۔

جی، یُقَالُ **در**أَصْل یُقْوَلُ **بود**، یُقَالُ جو ہے أَصْل کے اندر یُقْوَلُ تھا۔ یُقَالُ کی أَصْل کیسے نکالیں گے بھائی؟ جی؟ یہ کون سا باب ہے؟ نَصَرَ۔ فَوْراً نَصَرَ سے صِيْغَه نکالو یہی والا۔ یُنْصَرُ۔ اس وَزْن پر لے جاؤ، یُقْوَلُ، وَاوِي ہے واو لے آؤ یُقْوَلُ۔ سمجھ میں آیا؟ تو یُقْوَلُ تھا۔ تو کہتے ہیں یُقَالُ **در**أَصْل یُقْوَلُ **بود**، یُقَالُ در أَصْل یُقْوَلُ تھا۔ **حرکت واو نقل کردہ بما**قَبْل **دادند**، واو کی حرکت نقل کر کے مَا قَبْل کو دے دی۔ **وواورا**أَلِف **کردند**، اور واو کو أَلِف کر دیا، تو یُقَالُ **شد**، یُقَالُ ہوا۔

قَائُوْنُهُ، جی یہ تعلیل ذکر کر دی یُقَالُ کے اندر، یُقَالُ کے اندر کیا تھا؟ واو کا فتحہ نقل کر کے مَا قَبْل کو دیا اور واو کو أَلِف سے بدلا۔ اب اس کا قانون ذکر کریں گے۔ پہلے تعلیل ذکر کی ایک صِيْغَه کی اب قانون ذکر کریں گے۔ قَائُوْنُهُ، اس إِعْلَال کا قانون وہ یہ ہے: **ہر واو و یاء مفتوح**، ہر وہ واو اور یاء جو مفتوح ہوں مولانا، **کہ در غیر فعل** تَعَجُّب، کہ کس میں آئیں؟ فعل تَعَجُّب کے غیر میں آئیں یعنی فعل تَعَجُّب میں نہ آئیں بھائی۔ فعل تَعَجُّب کے دو صیغے ہیں مولانا، مَا أَفْعَلَهُ و أَفْعِلْ بِهِ، مَا أَفْعَلَهُ و أَفْعِلْ بِهِ۔ پہلی شَرْط یہ کہ وہ واو اور یاء مفتوح جو ہیں غیر فعل تَعَجُّب میں ہوں۔ اور **بجائے عین کلمہ افتد**، اور عین کلمہ کی جگہ پر واقع ہوں بھائی، کہاں پر؟ عین کلمہ کی جگہ پر واقع ہوں۔

جی، وبَيْنَ السَّاكِنَيْنِ **لزوماً تحقیقاً** أَوْ **تقدیراً** نَيُفْتَادَه **باشد**، اور دو ساکنوں کے درمیان ایسے ساکن جو لزوما، جن کا سکون کیا ہے؟ لزوما ہے یعنی لازم ہے بھائی، یہ کتنی شَرْط ہے؟ تیسری شَرْط، کہ وہ واو اور یاء مفتوح کیا ہوں ایسے دو ساکنوں کے بیچ نہ آئیں جن کا سکون لازم ہے، جن کا سکون لازم ہے۔ تحقیقاً أَوْ تقدیراً، چاہے وہ دو ساکنین کے بیچ آنا تحقیقاً ہو یا تقدیراً ہو۔ تحقیقاً یہ کہ وہ دو ساکنین موجود ہیں مولانا، تلفظ کر رہے ہیں، مَلْفُوْظ ہیں، اور تقدیراً یہ کہ دو ساکنین ان میں سے ایک یعنی فِي الْحَال تلفظ میں تو ہے دوسرا اس وقت نہیں ہے۔ تو یعنی وہ واو اور یاء مفتوح جو ہیں دو ایسے ساکنوں کے درمیان آئیں جن کا ساکن ہونا لازمی ہو اور یہ دو ساکنوں کے درمیان اس واو اور یاء مَفْتُوْحَه کا واقع ہونا یا تو تحقیقاً ہو گا یا تقدیراً دونوں صورتوں میں۔ تو نَيُفْتَادَه **باشد**، تحقیقاً یا تقدیراً دو ساکنوں کے درمیان وہ واقع نہ ہوئے ہوں بھائی، صورت سمجھ میں آ گئی بھائی؟ جی۔

ولام کلمہ را إِعْلَال **نشدہ باشد**، اور اس کے لام کلمہ کے اندر إِعْلَال نہ ہوا ہو بھائی۔ یہ واو اور یاء تو کس کی جگہ آئے؟ عین کی جگہ، اور لام کلمہ میں إِعْلَال نہ ہوا ہو۔ **آں واو و یاء در**أَصْل **بسلامت** نمانْدَه، اور وہ واو اور یاء أَصْل کے اندر سلامت نہ رہے ہوں۔ أَصْل سے کیا مراد ہے؟ ماضی معروف، یعنی ماضی معروف میں سلامت نہ رہے ہوں بلکہ وہاں پر بھی کیا ہوئی ہو؟ تعلیل ہوئی ہو۔ **و کلمہ اسم بر**وَزْنِ أَفْعَلُ **نباشد**، یا وہ کلمہ جس میں وہ واقع ہوئے ہیں وہ ایسا اسم جو أَفْعَلُ کے وَزْن پر ہو نہ ہو بھائی، ایسا اسم جو أَفْعَلُ کے وَزْن پر ہو نہ ہو۔ **ومَا** قَبْلِ **آں حرف ساکن مظہر** قَابِلِ **حرکت بود**، اور اس واو اور یاء مفتوح سے مَا قَبْل کیا ہونا چاہیے؟ ایسا حرف ساکن جو مظہر ہو یعنی مدغم نہ ہو بھائی، اور قَابِلِ حرکت بود، کیا ہو؟ ایسا حرف ساکن ہو جو مظہر ہو اور قَابِلِ حرکت ہو یعنی اس پر حرکت بھی آ سکتی ہو، یعنی أَلِف نہ ہو، کیونکہ أَلِف تو قَابِلِ حرکت نہیں۔ تو یہ جب ساری شرائط پوری ہوں تو **حرکت اورا بما**قَبْل **دہند**، اس واو اور یاء مفتوح کی حرکت مَا قَبْل کو دے دیں گے، **وواو و یاء را** أَلِف **گردانند**، اور واو اور یاء کو أَلِف کر دیں گے۔

جی، دیکھا بھائی، آپ نے آسان قانون پڑھا تھا واو اور یاء مفتوح کا فتحہ نقل کر کے مَا قَبْل کو دیا اور اسے کس سے بدل دیا؟ أَلِف سے، آج شرائط پوری پڑھ لیں بھائی۔ کتنی شرائط ہیں؟ گنیں آپ نے بھائی۔ پہلی شَرْط کہ فعل تَعَجُّب میں نہ ہوں۔ دوسری شَرْط، کہاں پر آئیں؟ عین کلمہ کی جگہ آئیں۔ تیسری شَرْط، دو ساکنوں کے درمیان نہ آئیں بھائی۔ جی، چوتھی شَرْط، اس کے لام کلمہ میں إِعْلَال نہ ہوا ہو۔ جی، آگے یہ کتنی ہو گئیں شرطیں؟ چار۔ پانچویں شَرْط، وہ واو اور یاء أَصْل کے اندر سلامت نہ رہے ہوں، پانچ شرطیں ہو گئیں۔ نیز چھٹی شَرْط، وہ ایسے اسم کے اندر واقع نہ ہوں جو أَفْعَلُ وَزْن پر ہو، جی۔ کتنی ہو گئیں؟ چھ۔ ساتویں شَرْط کیا ذکر کی کہ وہ مَا قَبْل کا جو ساکن ہے وہ حرف مظہر ہو، مظہر ہو یعنی مدغم نہ ہو اور قَابِلِ حرکت ہو۔ یہ دیکھو، سات شرائط ذکر کر دیں بھائی۔

چنانچہ

يُقَالُ	يُبَاعُ	أَعَانَ
اِسْتَعَانَ	مُعَانٌ	مُسْتَعَانٌ

،جی،ان سب کے اندر تعلیل ہوئی ہے۔يُقَالُ تو گزر گیا،أَصْل میں کیا تھا؟يُقْوَلُ تھا بھائی۔يُبَاعُ أَصْل میں کیا تھا؟يُبْيَعُ، يَائِي ہے مولانا۔أَعَانَ أَصْل میں کیا تھا؟أَعْوَنَ، کیا تھا؟أَعْوَنَ،جی۔اِسْتَعَانَ أَصْل میں کیا تھا؟اِسْتَعْوَنَ۔مُعَانٌ أَصْل میں کیا تھا بھائی؟جی؟مُعْوَنٌ۔اچھا مُسْتَعَانٌ أَصْل میں کیا تھا؟مُسْتَعْوَنٌ، مُسْتَعْوَنٌ،جی۔**ودرمَا أَقْوَلَهُ تعلیل نکردند** بھائی۔بھائی مَا أَقْوَلَهُ، دیکھو واو مفتوح ہے،اس میں تعلیل کیوں نہیں کی؟ کہتے ہیں اس میں تعلیل نہیں کی **زیراں چہ فعل** تَعَجُّب **است**،اس لیے کیونکہ یہ فعل تَعَجُّب ہے اور ہم نے کیا شَرْط لگائی تھی؟ وہ فعل تَعَجُّب نہ ہو۔جی،**ودرخِلْوَةٌ و حِلْيَةٌ** إِعْلَال **نکردند**،خِلْوَةٌ واو مفتوح ہے،حِلْيَةٌ یاء مفتوح ہے،إِعْلَال **نکردند**،إِعْلَال نہیں کیا بھائی،**زیراں چہ بجائے عین کلمہ** نَيُفْتَادَنْد،اس لیے کیونکہ یہ عین کلمہ کی جگہ پر واقع نہیں ہیں،یہ تو آخر میں ہیں بھائی۔

ودرأَحْوَالٌ **و** أَقْوَالٌ **و** تِقْوَالٌ **و** مِقْوَالٌ إِعْلَال **نکردند**۔أَحْوَال، أَقْوَال دیکھو واو مفتوح ہے،تِقْوَال، مِقْوَال ان سب کے اندر واو مفتوح ہے،ان سب میں إِعْلَال نہیں کیا،**زیراں چہ** بَيْنَ السَّاكِنَيْنِ **لزوماً تحقیقا** أُفْتَادَه **است**،اس لیے کیونکہ ان سب کے اندر واو کیا ہے؟ دو ایسے ساکن جن کا سکون لازم ہے اور تحقیقا ہے یعنی ان پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ کر رہے ہیں،أَحْوَال،واو کے بعد أَلِف ساکن،واو سے مَا قَبْل حَاء بھی ساکن،اسی طرح

أَقْوَال	تِقْوَال	مِقْوَال

سب میں کیا ہے دو ساکنین کے درمیان یہ تحقیقا واقع ہو رہے ہیں اور ہم نے تو کیا کہا تھا؟ دو ساکنین کے درمیان تحقیقا واقع نہ ہو بھائی اس لیے ان میں إِعْلَال نہیں کیا۔تِقْوَال بھائی یاد رکھو تِقْوَال یہ مُبَالَغَه کا صِيغَه ہے مصدر کا بھائی،مُبَالَغَه کا وَزْن ہے تِفْعَالٌ۔

ودرمِقْوَلٌ،مِقْوَلٌ بھائی آپ نے بھی گردان میں مِقْوَلٌ پڑھا تھا۔اس میں بھی إِعْلَال **نکردند**،إِعْلَال نہیں کیا،**زیراں چہ درأَصْل** مِقْوَالٌ **بودہ است**،اس لیے کیونکہ مِقْوَلٌ أَصْل میں مِقْوَالٌ تھا بھائی،أَصْل میں کیا تھا؟مِقْوَالٌ تھا مولانا۔تو دیکھو دو ساکنین کے درمیان وہ تقدیرا ہے،تحقیقا مِقْوَلٌ میں تحقیقا دو ساکن تو نہیں دونوں طرف،لیکن تقدیرا کیا ہے؟ دو ساکنین کیونکہ یہ درأَصْل مِقْوَالٌ تھا مولانا۔

وأَمَّا دريُقَلْنَ و لَمْ يُقَلْ إِعْلَال **کردند**،اور لَمْ يُقَلْ اور يُقَلْنَ میں إِعْلَال کیا بھائی۔یہ ایک اعتراض کا جواب دے رہے ہیں۔اعتراض یہ کہ يُقَلْنَ کون سا صِيغَه ہے بھائی؟جمع مؤنث غائب کا صِيغَه ہے بھائی۔جی،أَصْل میں کیا تھا؟أَصْل معلوم کر و فَوْراً بھائی،قَالَ يَقُوْلُ سے ہے،نَصَرَ سے ہے،جی،وہ صِيغَه نکالو اس کے وَزْن والا۔يُنْصَرْنَ، يُقَوْلْنَ۔سوال پیدا ہوا يُقَوْلْنَ،واو سے مَا قَبْل بھی ساکن،واو کا مَا بعد بھی ساکن،پھر کیوں اس میں إِعْلَال کیا؟تو یہ تو کیا ہے تحقیقا دو ساکنین کے درمیان واقع ہے۔جی،لَمْ يُقَلْ،یہ کیا تھا أَصْل میں؟لَمْ يُقَوْلْ۔تو دیکھو یہاں پر بھی واو کس کے درمیان آیا؟ مفتوح واو،دو ساکنین کے درمیان تحقیقا واقع ہے پھر ان میں إِعْلَال کیوں کیا؟ کہتے ہیں بھائی ان میں اس لیے إِعْلَال کیا کیونکہ یہاں دو ساکنین کے درمیان نہیں واقع،بھائی واقع تو ہے،کہتے ہیں بھائی یہ جو لام کا سکون ہے یہ عارضی ہے،لام کا سکون کیا ہے؟يُقَلْنَ میں کیوں آیا لام ساکن کیوں ہوا؟ آخر میں نون مل گیا اس وجہ سے ساکن ہوا اور نہ أَصْل میں ساکن نہیں تھا،يُقَالُ،بھائی دیکھا أَصْل میں تو لام پر حرکت تھی بھائی۔جی،اور لَمْ يُقَلْ کے اندر لام کیوں ساکن ہوا؟لَمْ کی وجہ سے،لَمْ نے جزم دیا تو سکون آیا،أَصْل میں وہ ساکن نہیں تھا۔تو معلوم ہوا یہ جو لام کا سکون ہے یہ عارضی ہے،عارضی ہے،اس لیے ان میں إِعْلَال کیا بھائی۔تو کہتے ہیں **أَمَّا دريُقَلْنَ و لَمْ يُقَلْ** إِعْلَال **کردند** ان کے اندر إِعْلَال کیا **زیراں چہ سکون لام عارضی است**،اس لیے کیونکہ لام کا سکون جو ہے عارضی ہے،وَلَا عِبْرَةَ بِهِ اور اس کا کوئی اِعْتِبَار نہیں،عارضی سکون کا کوئی اِعْتِبَار نہیں۔

أَمَّا درإِغَاثَةٌ **و** اِسْتِغَاثَةٌ إِعْلَال **کردند**۔جی،یہ ایک اعتراض کا جواب دے رہے ہیں۔اعتراض یہ کہ إِغَاثَةٌ میں کیوں إِعْلَال کیا؟ اِسْتِغَاثَةٌ میں کیوں إِعْلَال کیا؟ یہاں تو شَرْط پوری نہیں۔إِغَاثَه أَصْل میں کیا تھا؟ میں نے بتلایا تھا بھائی یہ کس سے ہے باب إِفْعَال سے بھائی،تو واو کو گرانے کی وجہ سے آخر میں کیا کیا گیا؟ آخر میں تاء لائی گئی بھائی۔جی،تو أَصْل میں تھا إِغْوَاثٌ،کس وَزْن پر؟ إِفْعَالٌ، إِغْوَاثٌ۔اب دیکھیے واو پر کیا آیا؟ فتحہ،لیکن واو کا

مَا قَبْل بھی ساکن، واوکامَا بعد بھی ساکن تو یہ تو تحقیقادوساکنین کے درمیان واقع ہوا۔اسی طرح اِسْتِغَاثَةٌ أَصْل میں کیا تھا؟اِسْتِغْوَاثٌ، اِسْتِفْعَالٌ، یہاں بھی واو کیا ہے دوساکنین کے درمیان واقع ہوا ہے تو إِعْلَال نہیں کرنا چاہیے تھا بھائی۔جواب دیا کہ ہاں وَاقِعِي مَانِع موجود ہے، یہاں دوایسے ساکنوں کے درمیان آیا جن کا سکون لازم ہے، لیکن چونکہ اس کے فعل کے اندر کیا ہوا تھا؟ إِعْلَال ہوا تھا اس لیے اس کے اندر بھی إِعْلَال کر دیا گیا۔کیا کر دیا گیا؟ جی، تاکہ یہ فعل کے موافق ہو جائے۔فعل میں إِعْلَال ہوا ہے تو مصدر میں بھی إِعْلَال کر دیا گیا اگرچہ شَرْط پوری نہیں تھی۔تو کہتے ہیں أَمَّا دراِغَاثَةٌ و اِسْتِغَاثَةٌ إِعْلَال کردند، إِغَاثَةٌ اور اِسْتِغَاثَةٌ میں إِعْلَال کیا، برائے موافقت فعل، فعل کے موافقت کے لیے، اگرچہ مَانِع قَائِم بود، اگرچہ مَانِع قَائِم تھا موجود تھا بھائی۔

ودرأَسْوَدُ و أَبْيَضُ بسلامت ماند۔بھائی أَسْوَدُ أَبْيَضُ یہاں پر واو اور یاء مفتوح ہیں بھائی، ان میں إِعْلَال کیوں نہیں کیا؟ کہتے ہیں ان میں واو اور یاء سلامت رہے زیراں چہ اسم بروَزْنِ أَفْعَلُ اَنْد، اس لیے کیونکہ یہ أَفْعَلُ کے وَزْن پر اسم ہیں اور ہم نے کیا کہا تھا؟ وہ ایسا اسم نہ ہو جو کس وَزْن پر ہو؟ أَفْعَلُ وَزْن پر ہو۔

ودر

أَحْيَا	اِسْتَحْيَا	اِسْتَحْوٰى

بسلامت مَانْدَه است۔جی، اِسْتَحْيَا، اِسْتَحْوٰى اور أَحْيَا ان کے اندر بھائی یاء مفتوح ہے بھائی یا واو مفتوح ہے بھائی، اس میں إِعْلَال کیوں نہیں کیا؟ کہتے ہیں اس لیے کیونکہ ان کے لام کلمہ میں کیا ہوا ہے؟ إِعْلَال بھائی، یاء کو کس سے بدلا گیا ہے؟ أَلِف سے بدلا گیا ہے آخر میں۔تو لہٰذا ہم نے شَرْط لگائی تھی کہ لام کلمہ میں إِعْلَال نہ ہوا ہو، ورنہ تو پے در پے دو إِعْلَال جمع ہو جائیں گے جو کہ درست نہیں ہے بھائی۔تو کہتے ہیں

أَحْيَا	اِسْتَحْيَا	اِسْتَحْوٰى

کے اندر یہ واو اور یاء سلامت باقی رہے، زیراں چہ لام کلمہ را إِعْلَال شدہ است اس لیے کیونکہ لام کلمہ کا إِعْلَال ہوا ہے، لام کلمہ میں إِعْلَال ہوا ہے۔

ودراِجْلَوَّذَ بسلامت ماند، زیراں چہ مَا قَبْلِ اوساکن مدغم است مظہر نیست۔اِجْلَوَّذَ، دیکھو یہاں پر پہلا واو توساکن لیکن ثَانِي واو پر کیا ہے؟ فتحہ، واو مدغم درأَصْل کتنے واو ہیں؟ دو واو، پہلا واو ساکن دوسرے پر فتحہ۔تو یہاں پر إِعْلَال کیوں نہیں کیا بھائی؟ واو کی حرکت مَا قَبْل کو کیوں نہیں دی؟ کہتے ہیں اس لیے کیونکہ ہم نے شَرْط لگائی تھی کہ پہلا ساکن مدغم نہیں ہونا چاہیے حالانکہ یہاں تو پہلا واو جو ساکن ہے وہ مدغم ہے۔کہتے ہیں ودراِجْلَوَّذَ بسلامت ماند، اِجْلَوَّذَ کے اندر واو سلامت رہا زیراں چہ مَا قَبْلِ اوساکن مدغم است اس لیے کیونکہ اس سے مَا قَبْل ساکن مدغم ہے مظہر نیست مظہر نہیں ہے بھائی۔ بس بھائی۔

اچھا بھائی دیکھیے یہاں إِشْكَال ہوتا ہے ایک بھائی۔إِشْكَال یہ کہ واو اور یاء مفتوح ہوں تو ان کی حرکت مَا قَبْل کو نقل کرتے ہیں اور پھر اس کو أَلِف سے بدلتے ہیں، اس کے لیے شَرْط ہے کہ وہ واو اور یاء عین کی جگہ آئیں۔کہاں پر آئیں؟ عین کی جگہ آئیں۔اس پر جو میں نے قانون ذکر کیا تھا گزشتہ سے پیوستہ سبق کے اندر بھائی کہ رُمْيَيَاتٌ کو کیا لکھوایا، کیا پڑھا ہے؟ رُمَايَاتٌ، کیا؟ تو أَصْل میں رُمْيَيَاتٌ تھا یاء پر فتحہ نقل کر کے کس کو دیا؟ میم کو، اور یاء کو کس سے بدلا؟ أَلِف سے، حالانکہ یہ یاء عین کی جگہ آئی ہے یا لام کی جگہ آئی ہے؟ رَمٰى ہے، یاء کس کی جگہ آئی ہے؟ لام کی جگہ آئی ہے، تو اس قانون پر إِشْكَال ہوتا ہے مولانا، کیا ہوتا ہے؟ إِشْكَال ہوتا ہے بھائی۔

بھائی أَصْل تو یہ ہے کہ حضرت شَيْخ رَحِمَهُ اللّٰهُ نے گردانوں کے اندر اسی طرح لکھوایا بھائی، اور اس وقت اس بات کی طرف زیادہ توجہ نہیں تھی، اس وقت حضرت شَيْخ سے میں پوچھ تو نہیں سکا، تو بعد میں بعض کتابوں کے اندر یہ ایک قانون ملا جو اس پر مُنْطَبِق ہوتا تھا بھائی جو میں نے ذکر کر دیا بھائی سبق کے اندر، کہ أَلِف کو کیوں گرایا؟ اجتماع ساکنین کی وجہ سے، اور یاء کی دو حالتیں تھیں، ایک حالت أَصْلِي ایک حالت عارضی، حالت أَصْلِي کا اِعْتِبَار کیا أَصْلِي کے لیے اور حالت عارضی کا اِعْتِبَار کیا عارضی کے لیے۔یہ ایک جواب ملا مجھے بھائی۔

تو اب ہو سکتا ہے یہی جواب ہو، ہو سکتا ہے کوئی اور بڑی کتابوں کے اندر بھائی اس کی کوئی اور تفصیل مذکور ہو، حضرت شَیْخ رَحِمَهُ اللّٰهُ کا تو مُطَالَعَه بے اِنْتِهَاء وسیع تھا بھائی، بے اِنْتِهَاء وسیع۔ تو یہ قانون مجھے ملا جو میں نے اس پر مُنْطَبِق کیا تو ٹھیک بیٹھ گیا، لیکن اس پر اب یہ إشْكَال ہوا جو آج آپ نے پڑھا بھائی کہ یہ تو کس کی جگہ آیا ہے؟ لام کی جگہ آیا ہے۔ تو جواب یہ دیا جا سکتا ہے مولانا جیسے دیکھو إغَاثَةٌ، اِسْتِغَاثَةٌ میں جواب دیا، کہ بھائی یہاں بھی تو مَانِع آگیا شَرْط پوری نہیں ہوئی، تو جواب دیا کس لیے؟ موافقت فعل کے لیے، چونکہ فعل میں إعْلَال ہوا تھا اس لیے ان میں بھی إعْلَال کر دیا ورنہ ہونا نہیں چاہیے تھا، تو یہ جواب وہاں بھی دیا جا سکتا ہے، کہ ٹھیک ہے وہاں مَانِع موجود عین کی جگہ آیا حالانکہ لام کی جگہ آیا اگرچہ آنا کہاں چاہیے تھا... پھر إعْلَال مَانِع موجود ہے وہاں پر، جواب دے سکتے ہیں یہ کہ بھائی چونکہ أَصْلِ فعل میں إعْلَال کیا تھا رَمٰی کے اندر إعْلَال ہوا یا نہیں؟ رَمَيَ تھا بھائی، تو أَصْلِ فعل میں إعْلَال چونکہ ہوا اس لیے اس کے اندر بھی کیا کر دیا گیا؟ إعْلَال کر دیا گیا بھائی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھائی؟

ورنہ اب تک جتنی باقی جگہ جہاں میں گردانیں دیکھتا ہوں وہاں رُمْيَيَاتٌ لکھا ہوتا ہے بھائی رُمْيَيَاتٌ، سمجھ میں آیا؟ لیکن پھر اس پر بھی إشْكَال ہوتا ہے، دو حرف ایک جنس کے آئے، دو حرف ایک جنس کے ہوں پھر تو ان میں إدْغَام کیا جاتا ہے بھائی، کیا کیا جاتا ہے؟ إدْغَام کیا جاتا ہے بھائی۔ جی۔ اور یا شاید اس لیے بھی یہ ذکر نہیں، شاید قانون کے مطابق تو یہ جمع ہے، لیکن اِسْتِعْمَال میں یہ جمع نہایت نادر ہے بھائی، کیا ہے؟ بے اِنْتِهَاء نادر ہے اس لیے کتابوں میں اس کی صراحت کسی نے نہیں کی بھائی، لیکن بہر حال قانون جو میں نے ذکر کیا وہ اس پر پوری طرح مُنْطَبِق ہو جاتا ہے، صرف یہ اعتراض ہوتا ہے اور اعتراض کا جیسے یہاں جواب دیا گیا کہ بھائی یہاں بھی ٹھیک ہے مَانِع موجود تھا لیکن کیا کیا گیا؟ فعل کی موافقت کرنے کے لیے إعْلَال کیا گیا، تو وہاں بھی یہ جواب دیا جا سکتا ہے کہ فعل کی موافقت کرنے کے لیے کیا کیا گیا؟ إعْلَال کیا گیا، کیونکہ فعل أَصْل کے اندر یاء أَلِف سے بدلی تھی تو یہاں بھی یاء کس سے بدلے گی؟ أَلِف سے بدلے گی بھائی۔ بات سمجھ میں آگئی بھائی؟

چلیے بس مولانا، هٰذَا هو الْمَرَامُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ۔

«قَاوَلَ» و «أَعْوَرَ» میں عدمِ اعلال اور «قَائِلٌ» میں قلبِ واو بہ ہمزہ

سبق نمبر ۱۰۱—تاریخِ درس: ۹ فروری ۲۰۰۹ء

جی دیکھیے سبق بھئی، **ودر** قَاوَلَ وتَقَاوَلَ إعْلَال **نکر دند زیراں چہ ما قبل او** قابلِ **حرکت نیست**۔

گزشتہ سبق میں آپ نے پڑھا تھا کہ یُقَالُ دراصل کیا تھا؟ یُقْوَلُ تھا، واو کا فتحہ نقل کر کے مَا قَبْل کو دیا اور واو کو أَلِف کیا تو کیا ہوا؟ یُقَالُ۔ پھر اس تعلیل سے متعلقہ آپ نے قانون پڑھا تھا کہ کہاں پر واو یا یاء کا فتحہ نقل کر کے ان کو أَلِف سے بدلیں گے۔ اور تقریباً سات شرائط ذکر کی تھیں مصنف نے بھئی۔ کتنی شرائط؟ سات شرائط۔

اس کے بعد کچھ ایسے صیغے ذکر کر رہے ہیں جہاں پر شرائط نہیں پائی جا رہیں، لہٰذا وہاں پر إعْلَال بھی نہیں کیا گیا۔ چنانچہ کہتے ہیں بھئی **ودر** قَاوَلَ وتَقَاوَلَ إعْلَال **نکر دند**، قَاوَلَ اور تَقَاوَلَ میں إعْلَال نہیں کیا، **زیراں چہ ما قبل او** قابلِ **حرکت نیست**، اس لیے کیونکہ اس کا مَا قَبْل جو ہے وہ قابلِ حرکت نہیں ہے۔ قَاوَلَ دیکھو واو کیا ہے؟ مفتوح ہے۔ اور اسی طرح تَقَاوَلَ، واو کیا ہے؟ مفتوح ہے۔ تو ان میں إعْلَال کیوں نہیں کیا؟ ان کی حرکت نقل کر کے مَا قَبْل کو کیوں نہیں دی؟ کہتے ہیں بھئی شرط نہیں پوری۔ ہم نے کیا کہا تھا؟ کہ ان کا مَا قَبْل جو ہے وہ قابلِ حرکت بھی ہو، اس کو حرکت بھی دی جا سکے، حالانکہ یہاں واو سے پہلے أَلِف آیا اور أَلِف قابلِ حرکت نہیں، أَلِف تو ہمیشہ ساکن ہی رہتا ہے، اس پر حرکت نہیں آ سکتی، اس لیے ان میں إعْلَال نہیں کیا بھئی۔ بات سمجھ میں آ گئی بھئی؟ تو کہتے ہیں **ودر** قَاوَلَ وتَقَاوَلَ إعْلَال **نکر دند**، قَاوَلَ اور تَقَاوَلَ میں إعْلَال نہیں کیا، **زیراں چہ ما قبل او** قابلِ **حرکت نیست**، اس لیے کیونکہ اس کا مَا قَبْل جو ہے وہ قابلِ حرکت نہیں ہے۔

ودر أَعْوَرَ وَاسْتَعْوَرَ **بسلامت ماند زیراں چہ در** أَصْل **بسلامت ماندہ است**۔ جی، اور أَعْوَرَ اور اِسْتَعْوَرَ بھئی، یہاں پر بھی دیکھیے واو مفتوح ہے بھئی أَعْوَرَ میں، اِسْتَعْوَرَ میں بھی واو مفتوح ہے۔ بھئی یہاں پر کیوں نہیں إعْلَال کیا بھئی؟ واو کا فتحہ نقل کر کے مَا قَبْل کو دیں اور اس کو أَلِف سے بدلیں، ایسا کیوں نہیں کیا گیا یہاں پر؟ تو جواب دے رہے ہیں مولانا کہ أَعْوَرَ اور اِسْتَعْوَرَ میں **بسلامت ماند**، واو کیا ہے؟ سلامت رہا، **زیراں چہ در** أَصْل **بسلامت ماندہ است**، اس لیے کیونکہ أَصْل کے اندر سلامت رہا ہے بھئی۔

أَعْوَرَ کون سا صِیغَہ ہے؟ ہاں باب إفْعَال سے واحد مذکر غائب کا صِیغَہ ہے بھئی أَعْوَرَ۔ جی، تو اس کے اندر بھئی کیوں نہیں إعْلَال کیا؟ کہتے ہیں کیونکہ ان کی أَصْل کے اندر جو ہے وہ واو سلامت ہے، أَصْل یعنی یہ تو ثلاثی مزید فِیْہ ہیں۔ باب إفْعَال بھی کس ثلاثی مزید فِیْہ، اِسْتَعْوَرَ یہ باب اِسْتِفْعَال ہے یہ بھی کس سے ہے؟ ثلاثی مزید فِیْہ۔ ان کی جو أَصْل ہے یعنی ثلاثی مجرد، ثلاثی مجرد ثلاثی مزید فِیْہ کے لیے أَصْل ہے۔ تو ان کی أَصْل یعنی ثلاثی مجرد کے اندر چونکہ إعْلَال نہیں کیا گیا، اس لیے یہاں پر بھی إعْلَال نہیں کیا بھئی۔ أَعْوَرَ، عَوِرَ سے ہے مولانا عَوِرَ سے بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ اور عَوِرَ دیکھو واو پر کسرہ ہے مَا قَبْل مفتوح ہے لیکن إعْلَال نہیں کیا گیا، اس کو أَلِف سے نہیں بدلا گیا بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ تو اس کیونکہ ان کی أَصْل کے اندر إعْلَال نہیں ہوا تھا لہٰذا اس ثلاثی مزید فِیْہ کے اندر بھی إعْلَال نہیں کیا، واو سلامت رہا۔

فَلِذٰلِكَ تَقُوْلُ أَعَارَ، اسی بنا پر آپ کہیں گے أَعَارَ۔ جی، یہاں سے یہ بات بتلا رہے ہیں بعض عرب إعْلَال کرتے ہیں، بعض إعْلَال نہیں کرتے بھئی۔ بعض عرب کیا کرتے ہیں؟ إعْلَال کرتے ہیں، بعض إعْلَال نہیں کرتے۔ تو بعض عَوِرَ کو عَوِرَ ہی پڑھتے ہیں، بعض عَوِرَ کو عَارَ پڑھتے ہیں بھئی۔ عَوِرَ، واو متحرک مَا قَبْل فتحہ اس کو کس سے بدلا؟ أَلِف سے۔ تو بعض عَوِرَ میں إعْلَال کے قَائِل ہیں، بعض عَوِرَ میں إعْلَال کے قَائِل نہیں۔ اگر عَوِرَ میں إعْلَال نہیں تو أَعْوَرَ اور اِسْتَعْوَرَ میں بھی إعْلَال نہیں۔ اور اگر عَوِرَ میں إعْلَال کے قَائِل ہیں تو پھر أَعْوَرَ میں بھی کیا کریں گے؟ إعْلَال کریں گے بھئی۔ صُوْرَت سمجھ میں آ گئی؟ چنانچہ یہی بات بتلا رہے ہیں فَلِذٰلِكَ تَقُوْلُ أَعَارَ عَلٰی قول مَنْ يَّقُوْلُ عَارَ۔ اسی بنا پر آپ أَعَارَ کہیں گے،

أَعْوَرَ کے اندر کیا کہیں گے؟ واو کا فتحہ مَا قَبْل کو نقل کر کے واو کو کس سے بدلا؟ أَلِف سے، أَعَارَ ہوا۔ عَلٰی قولِ مَنْ یَّقُوْلُ، اس کے قول پر جو یہ کہتے ہیں عَارَ، جو عَوِرَ کے اندر کیا کہتے ہیں؟ عَارَ۔ جو عَوِرَ میں عَارَ کہتے ہیں إِعْلَال کرتے ہیں، ان کے قول کی بنا پر أَعْوَرَ میں بھی کیا کہیں گے؟ أَعَارَ کہیں گے۔ وَأَعْوَرَ عَلٰی قولِ مَنْ یَّقُوْلُ عَوِرَ، اور آپ أَعْوَرَ کہیں گے عَلٰی قولِ مَنْ یَّقُوْلُ عَوِرَ، ان کے قول پر جو کیا کہتے ہیں؟ عَوِرَ، جو عَوِرَ میں إِعْلَال نہیں کرتے ان پر آپ بھی کیا کریں گے؟ أَعْوَرَ میں بھی إِعْلَال نہیں کریں گے أَعْوَرَ ہی کہیں گے۔ بات بھی سمجھ میں آئی کہ نہیں بھئی؟

جی، بات ختم ہوئی مولانا، قانون اور اس کی تفصیل بیان ہو گئی، اب اگلا قانون ذکر کرنے لگے ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں یہ قانون کس طرح ذکر کرتے ہیں؟ پہلے ایک صیغے کے اندر تعلیل ذکر کرتے ہیں پھر اس کے متعلقہ قانون ذکر کرتے ہیں بھئی۔ تو اب کہہ رہے ہیں بھئی قَائِلٌ **دراصل** قَاوِلٌ **بود**، قَائِلٌ بھئی اسم فاعل ہے قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا فَهُوَ قَائِلٌ۔ تو یہ قَائِلٌ أَصْل میں کیا تھا؟ قَاوِلٌ وَاوِي ہے بھئی۔ تو **دراصل** قَاوِلٌ **بود**، قَائِلٌ أَصْل کے اندر قَاوِلٌ تھا۔ **واورا بَهَمْزَه بدل کردند**، واو کو ہمزہ سے بدل دیا، قَائِلٌ **شد**، کیا ہو گیا؟ قَائِلٌ ہو گیا۔

اچھا، یہ کہاں پر واو یا یاء کو ہمزہ سے بدلیں گے؟ وہ اب قانون بتلا رہے ہیں۔ قَانُوْنُهُ، اس إِعْلَال کا قانون وہ یہ ہے: **ہر واو و یاء کہ بعد از** أَلِفِ **اسم فاعل** بِیُفْتَدْ، ہر وہ واو اور یاء جو کہ اسم فاعل کے أَلِف کے بعد واقع ہوں۔ أَلِفِ اسم فاعل کے بعد کیا آئے؟ واو یا یاء۔ **و در** أَصْل **بسلامت نمانده باشد**، اور أَصْل کے اندر وہ سلامت نہ رہا ہو، یعنی اس کی ماضی کے اندر تعلیل ہوئی ہو، **آن را** بَهَمْزَه **بدل کنند**، اس واو یا یاء کو کس سے بدلیں گے؟ ہمزہ سے بدلیں گے بھئی۔

بات سمجھ میں آ گئی بھئی؟ تو أَلِفِ اسم فاعل کے بعد اگر واو یا یاء آئے تو اس کو ہمزہ سے بدلیں گے، لیکن ایک شرط ہے، صرف ایک شرط، کیا شرط ہے؟ کہ اس کے ماضی معروف میں کیا ہوئی ہو؟ تعلیل۔ تو قَائِلٌ میں ہم نے ہمزہ سے بدلا کیونکہ شرط پوری ہے۔ قَالَ أَصْل میں کیا تھا؟ قول، تو دیکھو یہاں پر ماضی کے اندر قول تھا قَالَ ہوا تعلیل ہوئی، تو لہٰذا قَائِلٌ میں بھی کیا کی گئی؟ تعلیل کی گئی۔ چنانچہ قَائِلٌ وَبَائِعٌ، جیسے قَائِلٌ اور بَائِعٌ۔ بَائِعٌ بھئی أَصْل میں کیا تھا؟ بَایِعٌ، یَائِي ہے بھئی بَاعَ یَبِیْعُ۔ تو یاء آئی أَلِفِ اسم فاعل کے بعد اور شرط بھی پوری ہے کہ اس کی ماضی کے اندر کیا ہوئی ہے؟ تعلیل۔ بَاعَ أَصْل میں کیا تھا؟ بَیَعَ، تو دیکھو ماضی بَیَعَ تھا بَاعَ کیا اس میں تعلیل ہوئی تو لہٰذا بَائِعٌ میں بھی تعلیل کی گئی۔

و در مُقَاوِلٌ وَمُبَایِعٌ **بسلامت ماند**، اور مُقَاوِلٌ اور مُبَایِعٌ، دیکھو یہاں أَلِفِ اسم فاعل کے بعد کیا آ رہا ہے؟ واو، اور مُبَایِعٌ میں کیا آ رہی ہے؟ یاء۔ لیکن یہ سلامت رہے بھئی کیوں؟ کہتے ہیں وہی شرط نہیں پوری، ان کی ماضی کے اندر اس واو اور یاء کے اندر تعلیل نہیں ہوئی۔ مُقَاوِلٌ اس کی ماضی کیا ہے؟ قَاوَلَ۔ قَاوَلَ دیکھو واو اسی طرح ہے اس میں کوئی تعلیل نہیں۔ مُبَایِعٌ اس کی ماضی کیا ہے؟ بَایَعَ۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ باب مُفَاعَلَه ہے بھئی۔ تو بَایَعَ، یاء اسی طرح ہے اس میں تعلیل نہیں ہوئی، جب ماضی کے اندر تعلیل نہیں ہوئی تو شرط پوری نہ ہوئی، جب شرط پوری نہ ہوئی تو اسم فاعل کے اندر بھی اس واو اور یاء کے اندر تعلیل نہیں کریں گے۔ تو کہتے ہیں **و در** مُقَاوِلٌ وَمُبَایِعٌ **بسلامت ماند**، اور مُقَاوِلٌ اور مُبَایِعٌ کے اندر یہ واو اور یاء سلامت رہے، **زیرا ں چہ در** أَصْل **بسلامت مانده است**، اس لیے کیونکہ أَصْل کے اندر کیا ہیں؟ سلامت ہیں یعنی ماضی کے اندر۔

وَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ عَائِرٌ وَعَاوِرٌ بِنَاءً عَلَى اختلاف الْقَوْلَيْنِ، اور اسی طرح آپ کہہ سکتے ہیں عَائِرٌ بھی اور عَاوِرٌ بھی کہہ سکتے ہیں بنا پر دو قولوں کے اختلاف کے۔ بھئی وہی اوپر کیا آیا تھا؟ بعض عَوِرَ میں کیا کرتے ہیں؟ تعلیل کرتے ہیں، بعض عَوِرَ میں تعلیل نہیں کرتے۔ تو اگر تعلیل والا قول لیں تو پھر کیا کہیں گے؟ عَائِرٌ، یہاں بھی واو کو کس سے بدلیں گے؟ ہمزہ سے۔ اور اگر دوسرا قول لیتے ہیں کہ تعلیل نہیں کی عَوِرَ ہی ہے، تو پھر یہاں پر بھی تعلیل نہیں کریں گے کیا کہیں گے؟ عَاوِرٌ۔ تو دو قولوں کے اختلاف پر آپ عَائِرٌ بھی کہہ سکتے ہیں اور عَاوِرٌ بھی بھئی۔ بات سمجھ میں آ گئی؟

قانون ششم بھئی، چھٹا قانون: **ہر واو و یاء کہ بعد از** أَلِفِ مَفَاعِل **افتد**، ہر وہ واو اور یاء کہ مَفَاعِل کے أَلِف کے بعد واقع ہو۔ کس کے بعد؟ مَفَاعِل کے بعد۔ وَقَبْلَهُ **نیز حرف** عِلَّت **باشد**، اور اس أَلِف سے پہلے بھی حرف عِلَّت ہو۔ مَفَاعِل، یہ فاء کی جگہ کیا آئے؟ یہاں بھی حرف عِلَّت ہونا چاہیے۔ أَلِف کے بعد تو آیا واو یا یاء، کیا آئی؟ واو یا یاء۔ اس أَلِف سے پہلے بھی کیا ہونا چاہیے؟ حرف عِلَّت ہونا چاہیے۔ یہ پہلی شرط۔ وَبَعْدَهُ **حرف ساکن نباشد**، اور اس واو اور یاء کے بعد حرف ساکن نہ ہو، یعنی یہ جو لام آ رہا ہے یہاں پر کوئی ساکن حرف نہ ہو۔ تو **آن را** بَهَمْزَه **بدل کنند**، تو اس واو یا یاء کو کیا کریں گے؟ ہمزہ سے بدلیں گے۔

جی تو کتنی شرائط ہوئیں بھئی؟ أَلِفِ مَفَاعِل کے بعد واو یا یاء آئے تو اس کو ہمزہ سے بدلیں گے بشرطیکہ کتنی شرطیں پائی جائیں؟ دو۔ پہلی شرط کیا؟ أَلِف سے پہلے کیا ہو؟ حرف عِلَّت۔ دوسری شرط یہ کہ اس واو یا یاء کے بعد بھی کیا نہ ہو؟ ساکن نہ ہو۔ چنانچہ أَوَائِلُ وَبَوَائِعُ۔ جی۔ أَوَائِل مثال ہے مولانا أَوَائِل۔ معلوم ہوا مَفَاعِل سے وَزْنِ صرفی نہیں مراد، وَزْنِ صُوْرِي مراد ہے۔ أَوَائِل، أَوَائِل یہ مَفَاعِل وَزْن ہے؟ نہیں، یہ تو وَزْنِ صرفی نہیں ہے۔ مَفَاعِل تو یہ وَزْن کیا ہو گا؟ مَسَاجِد، دیکھو شروع میں میم ہی آنا چاہیے جیسے مَفَاعِل میں میم ہے، اس کے بعد فاء کلمہ آئے، اس کے بعد أَلِف آئے، پھر

عین آئے، پھر لام۔ اور مَسَاجِد یہ کس سے ہے؟ سَجَدَ سے، تو دیکھو سین فاء کی جگہ آیا، عین کی جگہ جیم اور لام کی جگہ دال۔ تو لہذا یہ وَزْنِ صرفی ہے مولانا کہ أَصْلِي کی جگہ أَصْلِي حرف لاؤ، زائد کی جگہ زائد لاؤ اور حرکتیں بھی اسی طرح، مَفَاعِل مَسَاجِد دیکھو حرکتیں بھی اسی طرح۔ اور ایک ہے وَزْنِ صُوْرِي، وَزْنِ صُوْرِي یہ ہے کہ صُوْرَت اس جیسی ہو، أَصْلِي کی جگہ أَصْلِي زائد کی جگہ زائد کا کوئی اِعْتِبَار نہیں۔ سمجھ میں آیا؟ صُوْرَت اس جیسی ہو، تو أَوَائِل بھی کس کی جیسی صُوْرَت ہے؟ مَفَاعِل جیسی صُوْرَت ہے، ہاں البتہ أَصْلِي کے مقابلے میں أَصْلِي زائد کے مقابلے میں زائد والی رِعَايَت یہاں پر مَلْحُوْظ نہیں ہے بھئی۔

تو أَوَائِل میں دیکھو أَوَاوِل تھا مولانا أَوَّل کی جمع بھئی، أَوَاوِل۔ تو وَزْن کون سا ہوا؟ صُوْرَت کس کی طرح ہوئی؟ مَفَاعِل کی طرح۔ أَلِف کے مَفَاعِل کے بعد کیا آیا؟ أَوَاوِل، کیا آیا؟ واو آیا۔ شرائط پوری مولانا، أَلِف سے پہلے بھی کیا ہونا چاہیے؟ حرف عِلَّت، أَوَاوِل، أَلِف سے پہلے کیا ہے؟ واو حرف عِلَّت ہے، اچھا۔ دوسری شرط کیا؟ کہ اس واو یا یاء کے بعد ساکن نہ ہو، یہاں پر بھی آگے ساکن نہیں ہے، لام ساکن نہیں ہے بھئی، تو لہذا تعلیل کریں گے ہمزہ سے بدلیں گے أَوَائِل ہوا، اسی طرح بَوَائِع ہے بھئی۔

و در مَعَايِش وَمَعَاوِن **بسلامت ماند**۔ بھئی مَعَايِش یہاں دیکھو أَلِفِ مَفَاعِل کے بعد کیا آئی؟ یاء۔ اور

مَعَاوِن	أَلِفِ	مَفَاعِل

کے بعد کیا آیا؟ واو آیا۔ ان کو نہیں بدلا، کیوں؟ کیونکہ شرط نہیں پوری۔ پہلی شرط کیا تھی؟ أَلِف سے پہلے بھی حرف عِلَّت ہو، ان میں أَلِف سے پہلے حرف عِلَّت نہیں۔ مَعَايِش میں أَلِف سے پہلے عین ہے یہ حرف عِلَّت تو نہیں، اسی طرح مَعَاوِن میں بھی أَلِف سے پہلے عین ہے یہ بھی حرف عِلَّت نہیں، تو اس میں إِعْلَال نہیں کیا۔ تو کہتے ہیں **و در** مَعَايِش وَمَعَاوِن **بسلامت ماند**، ان کے اندر سلامت رہا واو اور یاء، **زیرا ان چہ پیش از** أَلِف **حرف** عِلَّت **نیست**، اس لیے کیونکہ أَلِف سے پہلے حرف عِلَّت نہیں ہے۔

بدان کہ جان لے تو کہ۔ یہاں سے ایک اور زائد بات اسی سے متعلقہ بتلا رہے ہیں۔ **بدان کہ** تَقَدُّمِ **حرف** عِلَّت **شرط در** إِعْلَالِ **حرف** أَصْلِي **است** أَمَّا **در زائدہ شرط نیست**۔ بھئی بتلا یہ رہے ہیں کہ ہم نے پہلی شرط کیا لگائی؟ کہ اس أَلِف سے پہلے کیا ہو؟ حرف عِلَّت ہو، تو پھر اس واو یا یاء کو کیا کریں گے؟ ہمزہ سے بدلیں گے۔ لیکن کہتے ہیں یہ شرط اس واو اور یاء میں ہے جو حرف أَصْلِي ہوں بھئی۔ وہ واو اور یاء کیا ہوں حرف أَصْلِي، جس میں ہم نے إِعْلَال کرنا ہے جس کو ہمزہ سے بدلنا ہے وہ اگر أَصْلِي ہیں پھر تو یہ شرط ہے کہ أَلِف سے پہلے کیا ہونا چاہیے؟ حرف عِلَّت۔ اور اگر وہ واو یا یاء أَصْلِي نہیں ہیں زائد ہیں تو پھر یہ شرط نہیں ہے، پھر أَلِف سے پہلے حرف عِلَّت ہو یا نہ ہو، دوسری شرط پوری ہونی چاہیے، دوسری شرط کیا تھی؟ ان کے بعد ساکن نہیں ہونا چاہیے۔ بس ایک ہی شرط پھر ہو گی اور پھر إِعْلَال وہ پوری ہو جائے تو إِعْلَال کر دیں گے بھئی۔ صُوْرَت سمجھ میں آگئی؟

کہتے ہیں **بدان کہ** جان لے تو کہ تَقَدُّمِ **حرف** عِلَّت **شرط در** إِعْلَالِ **حرف** أَصْلِي **است** کہ حرف عِلَّت کا پہلے آنا یہ شرط ہے حرف أَصْلِي کے إِعْلَال کے اندر، أَمَّا **در زائدہ شرط نیست**، باقی زائدہ کے اندر شرط نہیں۔ فَلِذٰلِكَ تَقُوْلُ، اسی بنا پر آپ کہیں گے، أَسَاوِدُ فِيْ أَسْوَدَ، أَسْوَد کے اندر کیا کہیں گے؟ أَسَاوِد۔ إِعْلَال نہیں کیا بھئی۔ کیوں نہیں کیا؟ کیونکہ یہ واو أَصْلِي ہے اور أَصْلِي کے اندر شرط کیا تھی کہ أَلِف سے پہلے کیا ہو؟ حرف عِلَّت، اور یہاں شرط پوری نہیں أَلِف سے پہلے حرف عِلَّت نہیں ہے تو إِعْلَال نہیں کیا، أَسَاوِد کہا۔ اور آپ کہیں گے وَصَحَائِفُ وَعَجَائِزُ فِيْ صَحِيْفَةٍ وَعَجُوْزَةٍ بھئی، صَحِيْفَة اور عَجُوْزَة کی جمع کے اندر آپ صَحَائِف اور عَجَائِز کہیں گے بھئی۔ یہاں إِعْلَال ہوا بھئی، إِعْلَال ہوا بھئی۔ کیوں إِعْلَال ہوا؟ صَحَائِف، أَلِف کے بعد کیا آئی؟ یاء۔ اس یاء کو، لیکن یہ یاء زائد تھی مولانا صَحِيْفَة، صاد حَاء فاء یہ تو حرف أَصْلِي ہیں لیکن یاء کیا ہے؟ زائد ہے، تو یہاں پر یہ زائد آئی أَلِف کے بعد یاء، اور اس زائد کے لیے پہلی شرط نہیں چاہیے بھئی، اور پہلی شرط یہاں نہیں ہے أَلِف سے پہلے حرف عِلَّت نہیں ہے تو اس کے لیے ضرورت بھی نہیں تھی۔ دوسری شرط پوری ہے اس کے بعد ساکن نہیں ہے لہذا إِعْلَال کیا بھئی۔ اسی طرح عَجَائِز کے اندر بھئی واو کو کس سے بدلا؟ ہمزہ سے، اگرچہ أَلِف سے پہلے حرف عِلَّت نہیں، کیونکہ یہ عَجُوْزَة کی جمع ہے اور عَجُوْزَة کا مَادَّہ عین جیم زَاء ہے یہ واو زائد ہے بھئی۔

و در طَوَاوِيْس **بسلامت ماند**، اور طَوَاوِيْس کے اندر جو ہے یہ طَوَاوِيْس، یہ واو کیا ہوا؟ سلامت رہا۔ **زیرا ان چہ بعد او حرف ساکن است**، اس لیے کیونکہ واو کے بعد کیا ہے؟ حرف ساکن ہے۔ مَا قَبْل میں أَلِف بھی موجود، أَلِف سے پہلے حرف عِلَّت بھی موجود، لیکن اس واو کے بعد یاء آ رہی ہے جو ساکن

ہے اور ہم نے کیا کہا تھا اس واو کے بعد ساکن نہیں ہونا چاہیے۔ تو شرط پوری نہ ہوئی لہذا إِعْلَال نہیں کریں گے۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ تو اس میں سلامت رہا اس لیے کیونکہ اس واو کے بعد حرف ساکن ہے۔ چلیے بس مولانا، هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ۔

اجوفِ یائی (بَاعَ، مَبِیْعٌ) اور محافظتِ یا کے لیے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا

سبق نمبر ۱۰۲—تاریخِ درس: ۱۱ فروری ۲۰۰۹ء

اَلْیَائِیُّ مِنْهُ بَاعَ یَبِیعُ بَیْعًا	فَهُوَ بَائِعٌ	وَبِیعَ یُبَاعُ بَیْعًا	فَذَاكَ مَبِیعٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ بِعْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَبِعْ

۔

اجوف سے متعلقہ قوانین چل رہے ہیں۔ اب پہلے اجوف واوی اور اس سے متعلقہ تفصیل بیان ہوئی، اب اجوف یائی جو ہے اس کو بھی ذکر کرنے لگے ہیں۔ جی کہتے ہیں اَلْیَائِیُّ مِنْهُ أَيْ مِنَ الْأَجْوَفِ، یائی اجوف سے۔

بَاعَ	یَبِیعُ	بَیْعًا

یہ اجوف یائی ہے، اس کی مثال ذکر کر رہے ہیں، اس کی گردان ذکر کر رہے ہیں بھائی۔

بَاعَ یَبِیعُ بَیْعًا	فَهُوَ بَائِعٌ	وَبِیعَ یُبَاعُ بَیْعًا	فَذَاكَ مَبِیعٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ بِعْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَبِعْ

۔جی یہ مختصر صرف صغیر ذکر کر دی بھائی۔

جی اب تعلیل ذکر کرنے لگے ہیں مَبِیعٌ کے اندر بھائی۔ کہتے ہیں مَبِیعٌ **دراصل** مَبْیُوعٌ **بود**، مَبِیعٌ بھائی اسم مفعول جو ہے اصل میں کیا تھا؟ مَبْیُوعٌ بروزن مفعول تھا۔ **حرکت یا نقل کردہ بما قبل دادند**، یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی۔ مَبْیُوعٌ یا پر کیا تھا؟ ضمہ، ضمہ نقل کر کے کس کو دے دیا؟ با کو دے دیا جی۔ تو ماقبل کو دے دیا كَمَا تَقَدَّمَ، جیسے کہ، جیسے کہ گزرا بھائی، حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی ضمہ کی۔ بَعْدَهُ **ماقبل یارا**، سمجھ میں آیا بات تفصیل پیچھے گزر چکی ہے ضمہ کہاں نقل کریں گے بھائی۔ تو یا کا ضمہ نقل کر کے با کو دیا، بَعْدَهُ **ماقبل یارا کسرہ دادند**۔ اب کیا بنا بھائی؟ با کو ضمہ دیا کیا ہوا؟ مَبْیُوعٌ کچھ، سمجھ میں آیا بھائی یا بھی واو بھی آ گئے، تو اب یا سے ماقبل ضمہ تھا اس کسرے کو، ضمے کو کس سے بدل دیا؟ کسرے سے۔ تو یہ معنی ہے کہ بَعْدَهُ **ماقبل یارا کسرہ دادند**، اس کے بعد یا کے ماقبل کو کسرہ دے دیا برائے محافظت، حفاظت کے لیے، یا کی حفاظت کے لیے۔ ورنہ اگر ضمے کو برقرار رکھتے پھر تو یا کو کس سے بدلنا پڑتا؟ واو سے بدلنا پڑتا، تو وہ یا کی حفاظت کے لیے، اس کو برقرار رکھنے کے لیے اس ماقبل کے ضمہ کو کس سے بدلا؟ کسرہ سے بدل دیا۔

یہ تعلیل مولانا اب اس سے متعلقہ قانون ذکر کرنے لگے ہیں بھائی، کہ کہاں پر محافظت کی وجہ سے حرکت بدلیں گے۔ ماقبل میں تو پڑھا تھا کہ حرکت کی وجہ سے مابعد کے حرف علت کو کیا کر دیتے ہیں؟ بدل دیتے ہیں۔ ماقبل میں ضمہ ہو تو یا کو کس سے بدلتے ہیں؟ واو سے بدلتے ہیں۔ لیکن یہاں پر یا کو واو سے نہیں بدلا بلکہ ماقبل کے ضمے کو کس سے بدل دیا؟ کسرے سے۔ تو اب قانون ذکر کر رہے ہیں یہ کہاں پر ایسا ہو گا۔ کہتے ہیں **ہر یائے کہ ساکن باشد**، ہر وہ یا جو ساکن ہو، و **بجائے عین کلمہ افتد**، اور کہاں پر آئے؟ عین کلمے کی جگہ پر واقع ہو، **وماقبل او مضموم باشد**، اور اس کا ماقبل کیا ہو؟ مضموم ہو، **ضمہ آں را بکسرہ بدل کنند**، جی اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں، **از برائے محافظت یا**، کس لیے؟ یا کی محافظت کے لیے، اس کی حفاظت کے لیے کہتے ہیں کہ تا کہ یا برقرار رہے بھائی۔ تو کتنی شرطیں ہو گئیں؟ یا کیا ہونی چاہیے؟ ساکن۔ اور دوسری شرط؟ عین کی جگہ آئے۔ تیسری شرط؟ ماقبل اس کا مضموم ہو۔ تو پھر اس کے ضمے کو کسرے سے بدلتے ہیں۔

چنانچہ

بِيضٌ	قِسْمَةٌ	ضِيزَى

۔جی بِيضٌ مولانا، بِيضٌ، بِيضٌ جمع ہے أَبْيَضُ بھائی أَبْيَضُ کی، اور أَبْيَضُ کی مؤنث جو آتی ہے بَيْضَاءُ بھائی، کیا آتی ہے؟ أَبْيَضُ کا معنی سفید مذکر کے لیے، اور مؤنث کے لیے کیا کہتے ہیں؟ بَيْضَاءُ، جیسے أَحْمَرُ سرخ مذکر کے لیے، حَمْرَاءُ مؤنث کے لیے۔ تو اس حَمْرَاءُ، اس بَيْضَاءُ جو ہے اس کی جمع کیا آتی ہے؟ بِيضٌ آتی ہے بِيضٌ، بِيضٌ۔ جی تو یہ دراصل بُيُضٌ تھا، با پر ضمہ تھا، کیا تھا؟ کیونکہ فَعْلَاءُ جو ہے، فَعْلَاءُ کی جمع فعل آتی ہے۔ فَعْلَاءُ کی جمع کیا آتی ہے؟ حَمْرَاءُ، أَحْمَرُ کی مؤنث کیا ہے؟ حَمْرَاءُ، اور حَمْرَاءُ کی جمع حُمْرٌ آتی ہے فعل وزن پر، تو یہاں بھی اسی طرح ہے بھائی۔ فعل وزن پر کیا ہوا؟ بُيُضٌ، با پر ضمہ ہے اور بعد میں یا ہے۔ پھر یا کی محافظت کے لیے اس ضمے کو کس سے بدل دیا گیا؟ کسرے سے، تو بِيضٌ ہوا بھائی۔ سمجھ میں آئی بات بھائی؟ تو یہاں دیکھو ساری شرائط پوری ہیں: یا کیا ہے؟ ساکن، اور کہاں پر آئی ہے؟ عین کلمے کی جگہ، اور اس کا ما قبل کیا ہے؟ مضموم تھا، تو اس ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا۔

وقِسْمَةٌ ضِيزَى، یہ قرآن کا لفظ ذکر کیا بھائی، قِسْمَةٌ ساتھ ذکر کیا، اور قرآن میں الله تعالیٰ فرماتے ہیں بھائی کفار کیا کرتے تھے؟ کہتے تھے یہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں بھائی۔ اپنے لیے بیٹیوں کو ناپسند کرتے تھے، اس کے پیدا ہوتے ہی اس کو کیا کر دیتے تھے؟ زندہ زمین میں دفن کر دیتے، زندہ گاڑ دیا کرتے تھے۔ اپنے لیے اتنی ناپسند تھی بیٹی ان کو، اور اللہ کے لیے کیا ثابت کرتے ہیں؟ بیٹیاں ثابت کرتے ہیں، کہتے ہیں فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں بھائی۔ تو الله تعالیٰ فرماتے ہیں یہ تو بڑی ظالمانہ تقسیم کرتے ہیں بھائی، اپنے لیے بیٹی کو ناپسند کرتے ہیں اور وہ ذات جو سب سے اعلی ہے، سب کے خالق ہے اس کے لیے کیا ثابت کر رہے ہیں؟ بیٹیاں ثابت کر رہے ہیں بھائی، تو اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کیا ہے قِسْمَةٌ ضِيزَى، یہ بڑی ظالمانہ تقسیم ہے ان کی جو انہوں نے کی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھائی؟ تو ضِيزَى معنی ظالمانہ، یہ اصل میں کیا تھا؟ ضُيْزَى، ضُيْزَى بھائی، فُعْلَى تھا بھائی فُعْلَى وزن پر تو ضُيْزَى، ضاد پھر یا کی محافظت کے لیے کیا کیا گیا؟ ضاد کو کسرہ، ضاد کے ضمے کو کسرے سے بدل دیا گیا۔

امادر مانند طُوبَى **ضمہ را بکسرہ بدل نہ کردند** لِلْفَرْقِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ فُعْلَى صِفَةً۔ بھائی یہ بِيضٌ کس کی جمع ہے؟ بَيْضَاءُ اور بَيْضَاءُ کس کی مؤنث ہے؟ أَبْيَضُ کی اور أَبْيَضُ کیا ہے؟ صفت ہے، صفت مشبہ ہے۔ کیا ہے؟ مشبہ ہے۔ اچھا تو یہ جو قانون جاری ہو رہا ہے صفت کے صیغوں میں جاری ہو رہا ہے۔ باقی کہتے ہیں طُوبَى اس کے اندر کیوں نہیں یہ قانون جاری کیا؟ طُوبَى بھی اصل میں کیا تھا؟ طُيْبَى کیا تھا؟ طُيْبَى تھا بھائی، یا واو کی جگہ یا تھی، یہاں پر بھی کیا کرنا چاہیے تھا؟ طا کے ضمہ کو کس سے بدلتے؟ کسرہ سے اور طِيبَى کہا جاتا، لیکن یہاں ما قبل کے ضمے کی رعایت رکھی اور یا کو واو سے بدلا کیا بن گیا؟ طُوبَى۔ کہتے ہیں بھائی یہاں کیوں نہیں بدلا؟ کہتے ہیں بھائی فرق کرنے کے لیے، ایک فُعْلَى صفت ہے، ایک فُعْلَى اسم ہے۔ کہتے ہیں یہ طُوبَى مصدر ہے، کیا ہے؟ مصدر ہے۔ تو ایک ہے صفت کا صیغہ، ایک ہے ویسے اسم تاکہ دونوں میں فرق ہو جائے۔ ایک فُعْلَى صفت ہے، ایک فُعْلَى ویسے اسم ہے، تو فُعْلَى صفت کے اندر ہم نے کیا کیا تھا؟ ما قبل کے ضمے کو بدلا تھا، اگر فُعْلَى اسم کے اندر بھی ما قبل کے ضمے کو بدلتے تو دونوں میں فرق ہی نہ رہتا۔ تو دونوں میں فرق کرنے کے لیے کیا کیا؟ ایک میں ما قبل کے ضمے کو بدلا ہے تو دوسرے میں ضمے کو برقرار رکھیں گے اور اس یا کو کیا کر دیں گے؟ بدل دیں گے بھائی۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ یہ معنی ہے، کہتے ہیں **امادر مانند** طُوبَى باقی طُوبَى کے مانند جو طُوبَى جیسے لفظوں کے اندر **ضمہ را بکسرہ بدل نہ کردند** ضمہ کو کسرہ سے نہیں بدلا، لِلْفَرْقِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ فُعْلَى صِفَةً تاکہ فرق ہو جائے اس طُوبَى کے درمیان، اس جیسے لفظوں میں، وَبَيْنَ فُعْلَى اور کس کے درمیان؟ فُعْلَى کے درمیان صِفَةً اس حال میں کہ وہ کیا ہو؟ صفت ہو بھائی۔

جی یہ تو مصنف نے بیان کیا کہ طُوبَى کیا ہے؟ مصدر ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ نہیں یہ طُوبَى یہ اسم تفضیل کی مؤنث ہے، کیا ہے؟ أَطْيَبُ کی مؤنث، بھائی آپ نے نہیں پڑھا أَضْرَبُ وَالْجَمْعُ أَضَارِبُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ ضُرْبَى فُعْلَى، یہ اسم تفضیل کی مؤنث ہے مولانا، اسم تفضیل کی۔ اور ضابطہ وہ بیان کرتے ہیں کہ اسم تفضیل میں وہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔ اس میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا بھائی، اسم تفضیل میں یہ والا یا کی محافظت والا قاعدہ جاری نہیں ہوتا، یعنی اسم تفضیل ہے تو صفت لیکن وہ عام اسم کے درجے میں ہے۔ کس کے درجے میں ہے؟ اور باقی عام اسم کے دوسرے اسم کے اندر تو صفت میں تو یہ قانون جاری ہوتا تھا، اسم محض کے اندر یہ قانون جاری نہیں ہوتا۔ تو اسم تفضیل کو بھی یہاں کس کے درجے میں اتار لیا گیا؟ اسم محض کے درجے میں، اور جب اسم محض میں تو یہ قانون جاری نہیں ہوتا تو اسم تفضیل میں بھی یہ قانون جاری نہیں ہو گا۔ صورت سمجھ میں آگئی بھائی؟ یاد رکھیے یہ جو أَفْعَلُ وزن ہے یہ جیسے اسم تفضیل کے لیے آتا ہے، اسی طرح یہ صفت مشبہ کے لیے بھی آتا ہے۔ أَضْرَبُ کا کیا معنی؟ زیادہ پٹائی کرنے والا، یہ اسم تفضیل ہے، لیکن أَبْيَضُ کا کیا معنی؟ زیادہ سفید؟ نہیں بھائی نہیں، یہ اسم تفضیل نہیں ہے یہ صفت مشبہ ہے، اس کا معنی ہے سفید۔ اگر یہ اسم تفضیل ہوتا پھر تو کیا معنی ہوتا؟ زیادہ، نہیں،

اس کا معنی سفید ہے بھائی، اسی طرح أَحْمَرُ یہ بھی صفت مشبہ ہے۔ سمجھ آیا؟ أَزْرَقُ بھائی نیلا، یہ بھی اسی طرح، اور کیا ہیں؟ جی رنگ وغیرہ جو ذکر ہیں، جی یہ صفت مشبہ ہیں بھائی۔

جی یہاں تک بات سمجھ میں آگئی۔ اچھا بات شروع ہوئی تھی مَبِيعٌ سے، مَبِيعٌ میں کیا کیا؟ یا کی ضمہ نقل کر کے کس کو دے دیا؟ ما قبل کو دیا۔ پھر ما قبل کے ضمے کو یا کی حفاظت کرنے کے لیے کس سے بدل دیا؟ کسرہ سے۔ آگے پھر کیا کیا وہ بیان کرنے لگے ہیں بھائی۔ مَبِيعٌ ہو گیا تھا نا، مَبِيعٌ یا اور واو۔ اب کہتے ہیں **پس دو ساکن باہم آمدند**، دو ساکن اکٹھے آگئے یا اور واو، **یا را حذف کردند**، یا کو کیا کیا؟ حذف کیا گیا، **پس واو ساکن ما قبل او مکسور** بھائی، جب یا حذف ہو گئی کیا رہ گیا؟ مَبِيُوعٌ واو تو اسی طرح ہے بھائی، یا گر گئی مَبُوعٌ باپر کسرہ ہے اور آگے واو ہے مَبِوعٌ۔ پھر کیا کیا گیا؟ واو کو ما قبل کسرہ کی رعایت کی وجہ سے کس سے بدلا؟ یا سے مَبِيعٌ ہو گیا دیکھا وہ اسم مفعول بن گیا بھائی مَبِيعٌ بھائی۔ تعلیل سمجھ میں آگئی بھائی؟ یہی بات بیان کر رہے ہیں **پس دو ساکن باہم آمدند** دو ساکن اکٹھے آ گئے **یا را حذف کردند** یا کو حذف کر لیا، **پس واو ساکن ما قبل او مکسور** پس واو ساکن اور اس کا ما قبل مکسور ہوا، **آں واو را یا کردند** اس واو کو یا کر دیا، مَبِيعٌ **شد** مَبِيعٌ ہوا۔ وَقِيلَ جی، **دوم را حذف کردند**، اور کہا گیا ہے کہ دوسرے کو کیا کیا گیا ہے؟ حذف کیا گیا ہے، لِأَنَّ الزَّائِدَةَ أَحَقُّ بِالْحَذْفِ اس لیے کیونکہ زائد زیادہ لائق ہے حذف کے۔ تو پہلے اس پہلے قول کے مطابق کیا حذف ہوئی؟ یا۔ دوسرے قول کے مطابق کیا حذف ہوا؟ واو حذف ہوا ہے مولانا، کیونکہ وہ واو زائد ہے تو وہ کہتے ہیں۔ بات گزر چکی ہے پہلے بھائی۔

اما مثل مَضْيُوفَةٌ وَمَخْيُوطَةٌ جی، یہاں سے ایک اعتراض کا جواب دے رہے ہیں بھائی۔ اعتراض یہ ہوتا ہے: آپ نے مَبْيُوعٌ کے اندر قانون بیان کیا، ضمے کو ما قبل نقل کیا پھر اس کو کسرے سے بدلا پھر یا کو گرایا پھر واو کو بدل دیا، تو یہ سارا قانون مَضْيُوفَةٌ اور مَخْيُوطَةٌ میں کیوں نہیں جاری ہوا؟ یہ بھی تو بعینہ اسی کی طرح ہیں۔ کہتے ہیں بھائی باقی مَضْيُوفَةٌ اور مَخْيُوطَةٌ کے جیسے لفظ جو ہیں **شاذ است**، وہ کیا ہیں؟ شاذ ہیں یعنی خلاف القیاس ہیں بھائی، قیاس کا تو یہی تقاضا تھا ان کو بھی کیا ہونا چاہیے تھا؟ مَضِيفَةٌ اور مَخِيطَةٌ ہونا چاہیے تھا، لیکن یہ خلاف القیاس اسی طرح عربوں سے ہم نے سنا ہے، ان کو وہ اسی طرح استعمال کرتے ہیں۔

اچھا، مِن مَهْمُوزِ الْفَاءِ، کہ اجوف مِنْ مَهْمُوزِ الْفَاءِ، اجوف کس سے ہو؟ مہموز الفاء یعنی اجوف بھی ہو اور مہموز الفاء بھی ہو مولانا۔ تو اس کی مثال کہہ رہے ہیں آبَ يَؤُوبُ أَوْبًا فَهُوَ آئِبٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ أُبْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَؤُبْ۔ تو دیکھو آبَ، آبَ اصل میں کیا تھا؟ أَوَبَ واوی ہے مولانا، سمجھ میں آیا واوی۔ اور اجوف واوی اور ساتھ مہموز بھی ہے کیونکہ فا کی جگہ کیا آ رہی ہے؟ ہمزہ، تو یہ مہموز بھی ہے، تو یعنی یہ مرکب ہے باب مولانا، مہموز بھی ہے اور اجوف بھی ہے۔

مِنْ مَهْمُوزِ اللَّامِ کس میں سے؟ مہموز لام میں سے بھائی اب یہ مرکب ہو گا لیکن مہموز اللام ہو گا، یعنی اجوف اور مہموز اللام ہے۔

جَاءَ	يَجِيءُ	جَيْئًا	وَمَجِيئًا

۔جی، سمجھ میں آیا یہاں مصدر کا، آپ نے کیا گردان پڑھی تھی؟

جَاءَ	يَجِيءُ	مَجِيئًا

،جی یہاں جَيْئًا ایک اور مصدر بھی بتلا دیا کہ یہ بھی مصدر اس کا آتا ہے۔

جَاءَ يَجِيءُ جَيْئًا وَمَجِيئًا	فَهُوَ جَاءٍ	وَجِيءَ يُجَاءُ جَيْئًا وَمَجِيئًا	فَذَاكَ مَجِيءٌ، اَلْأَمْرُ مِنْهُ جِئْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَجِئْ

۔جی یہ گردان مختصر ذکر کر دی بھائی۔

اب تعلیلات ذکر کر رہے ہیں، کہتے ہیں جَاءٍ **دراصل جَایِئٌ بود**، جَاءٍ اصل میں کیا تھا؟ جَایِئٌ۔ بھائی جَاءَ جَاءَ کو پہلے اصل بناؤ: جَیَأَ، کیا تھا؟ جَیَأَ۔ معلوم ہوا اس کا مادہ کیا ہے: جیم، یا اور ہمزہ، یا پہلے اور ہمزہ بعد میں۔ اب اس سے اسم فاعل بنانا ہے جَاءٍ، جَاءٍ کی اصل معلوم کرنی ہے، جَا، یا پہلے ہے ہمزہ بعد میں، جَایِئٌ ضَارِبٌ، صورت سمجھ میں آگئی؟ اچھا، تو یہ دراصل جَایِئٌ تھا، **و دریں دو قول است**، اور پھر یہ جَاءٍ کیسے ہوا؟ کہتے ہیں اس کے اندر دو قول ہیں۔ **اول آں**، یہ بات پہلے بھی گزر چکی ہے بھائی کتاب کے بالکل شروع کے اندر یہ تعلیل میں نے ذکر کی تھی، دو قول ہیں: **اول آں**، پہلا قول وہ کہ **یارا ہمزہ بدل کنند**، کہ یا کو کس سے بدلا؟ ہمزہ سے بدل دیا، کس کو؟ یا کو کس سے بدلا؟ بھائی آپ نے قانون نہیں پڑھا؟ اسم فاعل کے الف کے بعد کیا آئے؟ یا یا واو آئے تو کس سے بدلتے ہیں؟ ہمزہ سے کہ وہ قانون لگا۔ تو پہلا قول یہ ہے کہ **آں یارا ہمزہ بدل کنند** اس یا کو ہمزہ سے بدل دیا، کَمَا تَقَدَّمَ جیسے کہ پیچھے گزرا بھائی یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے۔ تو کیا بن گیا؟ جَائِئٌ۔

بَعْدَهُ **دو ہمزہ متحرک باہم آمدند**، اس کے بعد دو ہمزہ متحرک اکٹھے آ گئے، **یکے از ایشاں مکسور بود**، ان میں سے ایک کیا تھا؟ مکسور تھا۔ بھائی آپ نے قانون پڑھا تھا دو ہمزے متحرک اکٹھے آ جائیں، کیا آئیں؟ دو ہمزے اور دونوں متحرک ہوں اور دونوں میں سے کوئی ایک مکسور ہو، دونوں میں سے کوئی ایک مکسور ہو، چاہے پہلا چاہے دوسرا، تو دوسرے کو یا سے بدلتے ہیں۔ دوسرے کو؟ تو یہاں بھی جَائِئٌ دو ہمزے اکٹھے آئے، دونوں میں سے ایک مکسور ہے، تو لہٰذا دوسرے کو کس سے بدلیں گے؟ یا سے کیا بن گیا؟ جَائِیٌ۔ چلے کہاں سے تھے؟ جَایِئٌ، یا مقدم تھی اور ہمزہ مؤخر تھا، اب کہاں پہنچے ہیں؟ جَائِیٌ، ہمزہ مقدم ہو گیا اور یا مؤخر ہو گئی۔ اچھا۔

تو کہتے ہیں دو ہمزے اکٹھے آ گئے، **یکے از ایشاں مکسور بود** ان میں سے ایک مکسور تھا، **دوم را بیابدل کردند** تو دوسرے کو یا سے بدل دیا کَمَا تَقَدَّمَ جیسے کہ گزر گئی بات۔ **پس اعلال** قَاضٍ **کردند**، اس کے بعد قَاضٍ کا اعلال کیا۔ قَاضٍ میں کیا اعلال ہوا تھا؟ اصل میں کیا تھا؟ قَاضِیٌ تھا۔ قَاضِیٌ، ضمہ یا پر ثقیل تھا، ضمہ گرا دیا۔ جی تو اجتماع ساکنین آیا یا اور نون تنوین کے درمیان، کیونکہ تنوین دراصل کس چیز کا نام ہے؟ نون ساکن کا نام ہے، تو نون ساکن بھی وہ تو پہلے ہی موجود تھا یا بھی ساکن ہو گئی تو کیا ہو گیا؟ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ آیا۔ اس طرح قَاضِینَ، قَاضِینَ نون ہے آخر میں، تو پھر کیا کیا؟ اول حرف مدہ تھا اس کو گرا دیا کیا رہ گیا؟ قَاضِ، قَاضِ رہ گیا۔ **پس اعلال** قَاضٍ **کردند**، پھر پس قَاضٍ والا اعلال کیا، تو اس جَائِیٌ میں بھی وہی اعلال: یا پر ضمہ ثقیل تھا گرا دیا، پھر کیا ہوا؟ کیا رہ گیا؟ جَائِینْ، تو یہ اجتماع ساکنین علی غیر حدہ آیا، اول حرف مدہ یا تھی اس کو گرا دیا کیا ہو گیا؟ جَاءٍ ہو گیا بھائی۔ تو قَاضٍ والا اعلال کر دیا جَاءٍ **شد** جَاءٍ ہو گیا۔ **و ایں قول سیبویہ است**، یہ کس کا قول ہے؟ امام سیبویہ کا قول ہے۔

دوم دوسرا قول، **دوم آں کہ** دوسرا قول وہ کہ **عین کلمہ را قلب کردہ**، کہ عین کلمے کو کیا کیا؟ اس میں قلب کیا، **بجائے لام کلمہ بردند** لام کلمے کی جگہ پر لے گئے اس کو۔ بھائی دیکھیے، یہ پہلا قول امام سیبویہ کا تھا کہ جَاءٍ اصل میں کیا تھا؟ جَایِئٌ، پھر کیا ہوا؟ جَائِئٌ ہوا، کیا ہوا؟ جَائِئٌ ہوا، پھر کیا ہوا؟ جَائِیٌ ہوا، پھر کیا ہوا؟ جَاءٍ۔ امام خلیل بن احمد جو امام سیبویہ کے استاد ہیں مولانا، وہ فرماتے ہیں نہیں، پہلے کیا تھا؟ جَایِئٌ، اس کے بعد کہتے ہیں جَائِئٌ نہیں ہوا۔ اس اول یا جو الف اسم فاعل کے بعد آئی اس یا کو ہمزہ سے نہیں بدلیں گے۔ کیوں نہیں بدلیں گے؟ کہتے ہیں ورنہ تو دو ہمزے اکٹھے ہو جائیں گے اور دو ہمزوں کا اکٹھا آنا پسندیدہ نہیں، لہٰذا وہ کہتے ہیں بس جَایِئٌ میں سیدھا قلب کیا، یا کو ہمزہ کی جگہ لے گئے اور ہمزہ کو یا کی جگہ لے آئے کیا ہوا؟ جَائِیٌ۔ تو فرق صرف اتنا ہے: امام سیبویہ کے نزدیک جَایِئٌ کے بعد جَائِئٌ ہوا پھر جَائِیٌ ہوا، اور امام خلیل بن احمد کے نزدیک جَایِئٌ سے براہ راست کیا ہو گیا؟ جَائِیٌ ہوا۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ تو دوسرا قول یہ کہ **عین کلمہ را قلب کردہ بجائے لام کلمہ بردند** عین کلمے کے اندر قلب کیا اس کو لام کلمے کی جگہ لے گئے کَرَاهَةَ لِاجْتِمَاعِ الْهَمْزَتَیْنِ ناپسند کرتے ہوئے دو ہمزوں کے اجتماع کو، **و ایں قول خلیل است** اور یہ کس کا قول ہے امام خلیل بن احمد کا بھائی۔ بَعْدَهُ **اعلال** قَاضٍ **کردند**۔ یہاں اشکال ہوتا ہے مولانا کہ امام خلیل بن احمد تو استاد ہیں امام سیبویہ تو شاگرد ہیں، پہلے استاد کا قول نقل کرنا چاہیے تھا پھر اس کے بعد شاگرد کا قول، تو پہلے امام سیبویہ کا قول کیوں نقل کیا؟ کہتے ہیں وجہ یہ کہ امام سیبویہ کا قول زیادہ قوی ہے بھائی، کیا ہے؟ قوی قول امام سیبویہ کا ہے اس لیے اس کو پہلے ذکر کر دیا تاکہ جب پہلے ذکر کیا تو خود ہی اشارہ ہو گیا معلوم ہوا یہ قول کیا ہے قوی ہے بھائی۔ اچھا، بَعْدَهُ **اعلال** قَاضٍ **کردند**، اس کے بعد امام خلیل بھی فرماتے ہیں قلب کے بعد کیا کیا گیا؟ قَاضٍ والا اعلال کیا، تو جَاءٍ **شد** جَاءٍ ہو گیا۔

وَعَلَى هَذَا نحو خَطَایَا، اور اسی پر خَطَایَا جیسے الفاظ بھی ہیں، یعنی اسی اختلاف پر خَطَایَا جیسے الفاظ بھی ہیں بھائی۔ یعنی ان میں بھی اسی طرح اختلاف ہے: امام سیبویہ کے نزدیک تعلیل کریں گے اور امام خلیل کے نزدیک کیا کریں گے؟ قلب کریں گے اس میں۔ دیکھیے خود بتلا رہے ہیں: خَطَایَا كَانَ فِي الْأَصْلِ خَطَایِئُ۔ خَطَایَا اصل میں کیا تھا؟ خَطَایِئُ بھائی، خَطَایِئُ بھائی غیر منصرف پڑھو بھائی، اصل میں کیا تھا؟ تنوین نہ پڑھو، اصل میں تھا

خَطَایِئُ، اچھا خَطَایِئُ۔ آپ کی کتابوں میں بھی یا پہلے ہی ہے؟ خَطَایِئُ۔ ہاں بس واضح کرلیں آپ کو یاد ہونا چاہیے بعد میں کہیں اشتباہ نہ پڑے، کہ یہ خَطَایِئُ تھا بھائی خَطَایِئُ، یا پہلے ہے، ہمزہ بعد میں ہے۔ نشان لگا کر کنارے پر لکھ دو بھائی خَطَایِئُ خوب واضح کر کے۔ اچھا۔

عَلَى وَزْنِ فَعَائِلُ، کس وزن پر؟ خَطَایِئُ عَلَى وَزْنِ فَعَائِلُ دیکھو فَعَائِلُ کے اندر بھی دیکھو الف کے بعد یا آرہی ہے خَطَایِئُ میں بھی الف کے بعد یا آرہی ہے۔ كَمَا هُوَ الْقِيَاسُ فِي جمع فَعِيلَةٍ، جیسے کہ قیاس ہے فَعِيلَةٌ کی جمع کے اندر۔ بھائی فَعِيلَةٌ وزن کی جمع قیاسا کیا آتی ہے؟ فَعِيلَةٌ اس کی جمع کیا آتی ہے؟ فَعَائِلُ، کیا آتی ہے؟ فَعَائِلُ اس کی جمع آتی ہے قیاس، تو لہذا یہاں پر بھی یہ خَطَايَا جمع ہے خَطِيئَةٌ کی، خَطِيئَةٌ وہی فَعِيلَةٌ ہے اور فَعِيلَةٌ کی جمع قیاسا کیا آتی ہے؟ فَعَائِلُ، تو اسی طرح لے جاؤ خَطِيئَةٌ کو کیا بن گیا؟ خَطَایِئُ ہوا۔ پھر، قُلِبَتِ الْيَاءُ هَمْزَةً پھر یا کو کس سے بدلا گیا؟ ہمزہ سے بدلا گیا، بدلا گیا، کیا تھا؟ خَطَایِئُ تو یا کس سے بدل گئی؟ ہمزہ سے۔ کیونکہ الف مَفَاعِلُ کے بعد کیا آجائے؟ یا آئے تو اس کو کس سے بدلتے ہیں؟ ہمزہ سے، گزشتہ صفحے پر آپ نے قانون پڑھا تھا۔ تو خَطَائِئُ ہوا، دو ہمزے آگئے مولانا۔

تو قُلِبَتِ الْيَاءُ هَمْزَةً یا کو ہمزہ سے بدلا گیا كَمَا تَقَدَّمَ جیسے کہ پیچھے گزرا، فَصَارَ خَطَائِئُ تو کیا ہو گیا؟ خَطَائِئُ ہوا۔ وَقُلِبَتِ الْهَمْزَةُ الثَّانِيَةُ يَاءً، پھر دو ہمزے اکٹھے ہوئے مولانا، دو اور ایک ان میں سے کیا ہے؟ مکسور تو دوسرے کو کس سے بدلتے ہیں؟ یا سے، تو وَقُلِبَتِ الْهَمْزَةُ الثَّانِيَةُ يَاءً تو قلب کر دیا گیا ہمزہ ثانیہ کو یا کے ساتھ، یا سے بدل دیا گیا۔ فَصَارَ کیا بن گیا؟ خَطَائِيْ، خَطَائِيْ۔ جی تنوین تو نہیں ہے آپ کی کتاب میں؟ جی، تنوین نہیں ہونی چاہیے بھائی غیر منصرف پڑھو۔ خَطَائِيْ ہوا مولانا، خَطَائِيْ۔

پھر، جی، فَقُلِبَتِ الْهَمْزَةُ الْمَكْسُورَةُ يَاءً مَفْتُوحَةً۔ تو بدل دیا گیا کس کو؟ ہمزہ، بھائی خَطَائِيْ ہمزہ آیا یا نہیں؟ مکسور، اس ہمزہ مکسورہ کو یائے مفتوحہ سے بدل دیا گیا۔ ہمزہ کی جگہ یا مفتوح لے آؤ کیا بن گیا؟ خَطَايَيْ، پہلی یا مفتوح دوسری یا پر ضمہ خَطَايَيْ۔ یہ قانون ہے مولانا الگ قانون ہے ایک۔ انہوں نے تو یہاں بیان نہیں کیا دیگر کتابوں میں مذکور ہے بھائی، کہ اگر مَفَاعِلُ وزن کے اندر الف کے بعد ہمزہ مکسور آئے، الف کے بعد کیا آئے؟ ہمزہ آئے اور اس ہمزہ کے بعد یا ہو، کیا ہو؟ تو اس ہمزہ مکسور کو یائے مفتوح سے بدلتے ہیں، کس سے؟ تو دیکھو یہاں بھی اسی طرح تھا: خَطَائِيْ، الف مَفَاعِلُ کے بعد کیا آئی؟ ہمزہ، اور اس ہمزہ کے بعد یا آرہی ہے، تو قانون کے مطابق اب اس ہمزہ کو کس سے بدلیں گے؟ یائے مفتوح سے بدل دیں گے تو کیا ہوا؟ خَطَايَيْ۔

یہ تو تھا خلاصہ قانون مولانا، تفصیل یہ ہے کہ خَطَائِيْ پہلے اس ہمزہ کے کسرہ کو فتحہ سے بدلیں گے۔ یہ تفصیل بتلا رہا ہوں بس آپ وہ قانون یاد رکھیں بس۔ تو تفصیل اس طرح ہے کہ خَطَائِيْ اصل میں پہلے کیا کیا گیا؟ ہمزہ کے کسرہ کو کس سے بدلا؟ فتحہ سے، کیا ہوا؟ خَطَائَأِيْ، کیا ہوا؟ پھر خَطَائَأْيْ میں یا متحرک ماقبل فتحہ، یا کو کس سے بدلا؟ الف سے، کیا ہوا؟ خَطَائَأَا۔ ہمزہ اسی طرح ہے بھائی ہمزہ کو یا سے نہیں بدلا ہمزہ پہ صرف فتحہ ہم نے لے آئے کسرہ کی جگہ۔ تو پھر خَطَائَأْيْ تھا، اب یا آخر میں جو یا تھی وہ ماقبل فتحہ کی وجہ سے کیا ہوئی؟ الف، کیا بنا؟ خَطَائَأَا، کیا ہوا؟ خَطَائَأَا، پھر یہ پسندیدہ نہیں تھا دو الف کے درمیان ہمزہ آرہی ہے یہ پسندیدہ نہیں تھا اس کو کس سے بدل دیا گیا؟ یا سے تو خَطَايَا ہوا۔ کیا ہوا؟ خَطَايَا۔

جی تو کہتے ہیں فَقُلِبَتِ الْهَمْزَةُ الْمَكْسُورَةُ يَاءً مَفْتُوحَةً تو بدل دیا گیا ہمزہ مکسورہ کو یائے مفتوحہ کے ساتھ فَصَارَ خَطَايَيْ تو خَطَايَيْ ہوا، فَقُلِبَتِ الْيَاءُ الثَّانِيَةُ أَلِفًا جی قلب پڑھ لیں قُلِبَتْ پڑھ لیں بھائی متعدی یا لازم پڑھ لیں، پس یا بدل گئی بھائی، یا بدل دی گئی، یا قُلِبَتِ الْيَاءُ الثَّانِيَةُ أَلِفًا یائے ثانیہ کو کس سے بدل دیا گیا؟ الف سے، کیوں؟ لِتَحَرُّكِهَا وَانْفِتَاحِ مَا قَبْلَهَا بوجہ اس کے متحرک ہونے کے اور ماقبل کے مفتوح ہونے کے، یا متحرک ماقبل فتحہ تھا اس لیے اس کو کس سے بدلا؟ الف سے۔ فَصَارَ خَطَايَا تو کیا ہو گیا؟ خَطَايَا ہوا، كَمَا هُوَ الْقِيَاسُ فِي نحو مَطَايَا جیسے کہ مَطَايَا کے اندر جیسے کہ قیاس ہے مَطَايَا جیسے لفظوں کے اندر۔ مَطَايَا میں بھی بالکل اسی طرح تعلیل ہوئی ہے جیسے کس کے اندر ہوئی ہے؟ خَطَايَا کے اندر بھائی۔ یاد رکھیے یہ مَطَايَا جمع ہے مَطِيَّةٌ کی، کس کی جمع ہے؟ مَطِيَّةٌ، مَطِيَّةٌ۔ جی، سواری کو کہتے ہیں بھائی۔ اور یہ مَطِيَّةٌ یہ اصل میں کیا تھا؟ مَطِيوَةٌ، کیا تھا؟ مَطِيوَةٌ فَعِيلَةٌ ہے مولانا مَطِيوَةٌ۔ اچھا، پھر کیا کیا گیا؟ اس مَطِيوَةٌ کی جمع کیا آئی؟ فَعَائِلُ، فَعَائِلُ بناؤ: مَطَايِوُ، مَطَايِوُ جی۔ پھر کیا کیا گیا؟ واو طرف میں تھا، ماقبل کسرہ تھا، اس کو یا سے بدلا، جیسے رَضِيَ اصل میں کیا تھا؟ رَضِوَ تھا، واو طرف میں تھا ماقبل کسرہ تھا اس واو کو کس سے بدلا؟ یا سے تو رَضِيَ ہوا۔ اسی طرح مَطَايِوُ واو طرف میں تھا، ماقبل کیا تھا؟ کسرہ، اس واو کو کس سے بدلا؟ یا سے، کیا ہوا؟ مَطَايِيُ، مَطَايِيُ۔ پھر اس کے بعد اس ماقبل کی الف کے بعد کی یا کو کس سے بدل رہے ہیں؟ ہمزہ سے، تو ہمزہ سے بدلا کیا ہوا؟ مَطَائِيُ ہوا بھائی، مَطَائِيُ۔ پھر کیا کیا گیا؟ الف کے بعد ہمزہ آیا اور اس کے بعد یا آئی اور اس صورت میں کیا کرتے ہیں؟ آسان طریقہ کیا تھا؟ یائے مفتوحہ سے بدلتے ہیں اس کو، کس سے بدلتے ہیں؟ تفصیل کس طرح تھی کہ پہلے کسرے کو کس سے بدلا؟ فتحہ سے بدلا۔ پھر بعد والی یا کو ماقبل کے فتحہ یا متحرک ماقبل فتحہ تھا اس کو کس سے بدلا؟ الف سے بدلا۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ تو پھر اس کے بعد کیا

ہوا؟ مَطَاأَا، تو اس ہمزہ کو کس سے بدلا؟ یا سے تو مَطَايَا ہوا بھائی۔ جی دوسری صورت کیا ذکر کی کہ کس طرح کہ اس ہمزہ مکسورہ کو کس سے بدل دیتے ہیں؟ یائے مفتوحہ سے، کیا ہوا؟ مَطَايَيْ، کیا ہوا؟ پھر یا متحرک تھی آخر والی ما قبل فتحہ تھا اس کو کس سے بدلا؟ الف سے تو مَطَايَا ہوا، صورت سمجھ میں آگئی؟

کہتے ہیں **وایں قول سیبویہ است** یہ کس کا قول ہے؟ امام سیبویہ کا۔ **امابر قول خلیل** باقی امام خلیل کے قول پر **قلب کردہ** قلب کیا گیا، **ہمزہ رابجائے یابر دندو یارابجائے ہمزہ آوردند**، یا کو ہمزہ کی جگہ لے گئے؟ نہیں، ہمزہ کو۔ **ہمزہ رابجائے یابر دند** ہمزہ کو یا کی جگہ لے گئے **ویارابجائے ہمزہ آوردند** اور یا کو ہمزہ کی جگہ لے آئے۔ جی، یہ کس کی بات چل رہی ہے؟ خَطَايَا کی، کس کی؟ خَطَايَا۔ بھائی خَطَايَا کے اندر کیا تھا؟ امام سیبویہ کا کیا قول تھا؟ خَطَايَا اصل میں کیا تھا؟ خَطَايِئٌ، پھر کیا ہوا؟ خَطَائِئٌ، پھر کیا ہوا؟ پھر خَطَائِيْ ہوا۔ پہلے کیا تھا؟ خَطَايِئٌ، پھر کیا ہوا؟ خَطَائِئٌ، پھر کیا ہوا؟ پھر خَطَائِيْ ہوا بھائی۔ سمجھ میں آیا؟ یہ امام سیبویہ کے نزدیک اس طرح تعلیل ہوئی۔ اور امام خلیل بن احمد رحمہ اللہ کے نزدیک خَطَايِئٌ کو براہ راست کیا کر دیا گیا؟ خَطَائِيْ کر دیا گیا، قلب کر دیا گیا۔ درمیان میں امام سیبویہ فرماتے تھے خَطَائِئٌ ہوا، امام خلیل فرماتے ہیں نہیں ہوا، براہ راست قلب کیا گیا، یہی بس صرف اختلاف ہے دونوں میں۔ تو کہتے ہیں یا کو ہمزہ کی جگہ لے، ہمزہ کو یا کی جگہ لے گئے اور یا کو ہمزہ کی جگہ لے آئے، فَفُعِلَ بِهِ كَمَا فعل فِي مَطَايَا پھر اس خَطَايَا میں بھی اسی طرح کیا گیا جیسے کہ کس میں کیا گیا تھا؟ مَطَايَا میں۔

واعلال دیگر از آں چہ یاد کردہ شد بیروں آرند، اور اعلال اس کے علاوہ صیغوں کا جو ہے **از آں چہ** ان قوانین سے، ان سے **یاد کردہ شد** جن کو یاد کر لیا گیا **بیروں آرند** ان سے نکال لیں بھائی۔ کہتے ہیں بھائی ہم نے ایک دو اعلال ذکر کر دیے بھائی، جَاءَ کا ایک اعلال تعلیل ہم نے ذکر کر دی مولانا جَاءٍ میں، باقی تعلیلات آپ کیا کر سکتے ہیں پچھلے قوانین سے خود نکال سکتے ہیں۔ مثلاً بھائی کیا؟ کہ جَاءَ کیا تھا اصل میں؟ جَيَأَ تھا، یا متحرک ما قبل فتحہ تھا اس کو کس سے بدلا؟ الف سے، یہ پیچھے قانون گزر چکا تھا قول کے ضمن میں واو متحرک ما قبل فتحہ اس کو کس سے بدلا؟ الف سے، وہاں قانون بیان ہو چکا تھا تو اس سے آپ نکال لیں، صورت سمجھ میں آگئی؟ اور اسی طرح جِيءَ، جِيءَ اصل میں کیا تھا؟ جُيِئَ، کیا تھا؟ جُيِئَ تھا مولانا، قول کی طرح، پھر قول کی طرح تعلیل کی گئی اور سمجھ میں آیا کیا بن گیا؟ جِيءَ ہوا، تو پچھلے قوانین سے آپ باقی تمام صیغوں کی تعلیلات نکال سکتے ہیں بھائی۔ چلیے بس مولانا، هَذَا هُوَ الْمَرَامُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْكَلَامِ۔

ابوابِ منشعبہ از اجوف (اِفعال، افتعال، استفعال) اور مصدر میں تائے عوض

سبق نمبر ۱۰۳—تاریخِ درس: ۱۴ فروری ۲۰۰۹ء

وَصَرْفِ	خَافَ	يَخَافُ	وَهَابَ
يَهَابُ	وَطَالَ	يَطُولُ	

ہم بریں قیاس باید کَرْدْ۔ کہتے ہیں اسی طرح خَافَ يَخَافُ کی گردان،

هَابَ	يَهَابُ	هَيْبَةً

کی گردان اور طَالَ يَطُولُ کی گردان جو ہے وہ بھی اسی طریقے پر کر لینی چاہیے بھئی۔ سمجھ میں آیا یہ اجوف تھے بھئی، باقی ابواب آپ پڑھ چکے ہیں بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ خَافَ يَخَافُ یہ باب سَمِعَ ہے بھئی۔ هَابَ يَهَابُ یہ بھی باب سَمِعَ یا باب عَلِمَ بھی کہتے ہیں بھئی۔ طَالَ يَطُولُ یہ باب ہے شَرُفَ کا بھئی یا کَرُمَ۔ جی۔

وَكَذَا الْأَبْوَابُ الْمُنْشَعِبَةُ اور اسی طرح ابواب منشعبہ ہیں بھئی۔

اِنْشَعَبَ	يَنْشَعِبُ	اِنْشِعَابٌ

کے معنی ہوتے ہیں شاخ کا نکلنا بھئی، شاخ نکلنا بھئی، پھیلنا۔ تو ان سے آگے یعنی ان ابواب سے جو آگے شاخیں نکلتی ہیں مراد ہے ثلاثی مزید فِيهِ، کیونکہ ثلاثی مزید فِيهِ فرع ہے ثلاثی مجرد کی بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ جی۔ چنانچہ باب إِفْعَالْ دیکھو اب وہ ثلاثی مزید فِيهِ یہ کہہ رہے ہیں اسی طرح ابواب منشعبہ ہیں یعنی ان سے جو آگے ابواب ثلاثی مزید فِيهِ کے آتے ہیں اب وہ ذکر بھی کرنے لگے ہیں۔

چنانچہ باب إِفْعَالْ:

أَغَاثَ يُغِيثُ إِغَاثَةً	فَهُوَ مُغِيثٌ	وَأُغِيثَ يُغَاثُ إِغَاثَةً
فَذَاكَ مُغَاثٌ	الْأَمْرُ مِنْهُ أَغِثْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُغِثْ	

۔باب إِفْعَالْ ہے یہ بھئی۔ أَمَّا أَخْيَلَ وَأَغْيَمَ، جی آپ کی کتابوں میں کیا أَخْيَلُوا ہے؟ ہاں یہ ماضی ہے مولانا أَخْيَلَ وَأَغْيَمَ، یہ بھی باب إِفْعَالْ ہے أَكْرَمَ دیکھو أَكْرَمَ وَزْن پر آئی ہے ماضی بھئی۔ يَرْحَمُكَ اللَّهُ۔ أَكْرَمَ۔ تو کہتے ہیں باقی أَخْيَلَ اور أَغْيَمَ وَمَانِنْدِ آں اور ان جیسے جو ہیں یعنی ان جیسے جو ابواب ہیں، شَاذْ است یہ کیا ہیں؟ شَاذْ ہیں بھئی، کیونکہ ان میں بھی کیا ہونا چاہیے تھا؟ إِعْلَالْ ہونا چاہیے تھا بھئی يَاءْ کی حرکت نقل مَا قَبْلْ کو نقل کر کے اسے کس سے بدلنا چاہیے تھا؟ أَلِفْ سے بدلنا چاہیے تھا لیکن یہاں نہیں بدلا گیا تو کہتے ہیں یہ شَاذْ ہیں یعنی خلاف الْقِيَاسْ ہیں بھئی۔

جی اب إِغَاثَةً مصدر آیا اس کی تعلیل کا بتلا رہے ہیں أَصْل میں کیا تھا اور یہ کیسے إِغَاثَةً بنا۔ پہلے اس میں ہونے والی تعلیل ذکر کریں گے پھر قانون ذکر کریں گے۔ کہتے ہیں إِغَاثَةً **در**أَصْل إِغْوَاثًا إِكْرَامًا دیکھا إِكْرَامًا، إِغْوَاثًا **بود** بھئی۔ أَصْل میں یہ إِغْوَاثًا تھا۔ **حرکت واورا نقل کردہ** بِمَا قَبْلَ **دادند**، واو کی حرکت نقل کر کے مَا قَبْلَ کو دے دی، **واورا** أَلِف **کردند** اور واو کو أَلِف کر دیا، بَعْدَهُ **دو** سَاكِنْ **بہم آمدند** اس کے بعد دو سَاكِنْ اکٹھے آ گئے، دو أَلِف اکٹھے ہو گئے، أَوَّلْ **را حذف کردند** پہلے کو حذف کر دیا، وَعِوَضِ **او تا در آخرش درآوردند** اور اس کے عوض میں اس کے آخر میں تاء لے آئے بھئی۔ **تا در آخرش درآوردند** اس کے آخر میں تاء لے آئے تو إِغَاثَةً **شد** بھئی إِغَاثَةً ہوا۔

اب قانون بتلا رہے ہیں کہ کہاں پر یہ تاء لائیں گے، کیا صورت ہو گی۔ کہتے ہیں قَانُونُهُ اس إِعْلَال کا قانون وہ یہ ہے: **ہر حرف کہ در مصدر ساقط شود** ہر حرف جو کہ مصدر میں ساقط ہو جائے، بھئی إِغَاثَةً مصدر تھا نا یہاں ایک واو گرا ہے، تو ہر وہ حرف جو کہ مصدر کے اندر ساقط ہو جائے بِغَيْرِ التقاء تَنْوِينِ التقاء تنوین کے بغیر۔ بھئی بعض اوقات التقاء سَاكِنَيْنِ آتا ہے، دو سَاكِنْ جمع ہو جاتے ہیں جن میں سے ایک سَاكِنْ کیا ہوتی ہے؟ تنوین۔ کیا ہوتی ہے؟ تنوین ہوتی ہے۔ جیسے رِضًا مولانا، أَصْل میں کیا تھا؟ رِضَيٌ۔ يَاءٌ متحرک تھی، اس کا مَا قَبْلَ مفتوح تھا اس کو کس سے بدلا؟ أَلِف سے بدل دیا، تو أَلِف اور نون تنوین میں کیا آیا؟ اجتماع سَاكِنَيْنِ عَلَى غَيْرِ حَدِّهِ آیا تو أَلِف گر گیا۔ تو یہ أَلِف کس وجہ سے گرا ہے؟ اجتماع سَاكِنَيْنِ اور کس کے ساتھ آیا تھا وہ اجتماع سَاكِنَيْنِ؟ نون تنوین کے ساتھ۔ کس کے ساتھ؟ نون تنوین۔ تو جو بھی حرف گرے مصدر کے اندر اور بغیر التقاء تنوین کے ہو یعنی تنوین کے ساتھ اجتماع سَاكِنَيْنِ کی وجہ سے نہیں گرا کسی اور وجہ سے گرا ہے، تو **عوض او تا در آخرش درآوردند** تو اس کے عوض آخر میں کیا لے آتے ہیں؟ تاء لے آتے ہیں۔ تو تنوین کے ساتھ اجتماع سَاكِنَيْنِ کی وجہ سے جو گرا ہو وہاں تاء نہیں لائیں گے باقیوں میں تاء لے کر آئیں گے بھئی۔ چنانچہ

عِدَةٌ	وَسِعَةٌ	وَإِغَاثَةٌ	وَاسْتِغَاثَةٌ

بھئی۔ عِدَةٌ أَصْل میں کیا تھا؟ وِعْدٌ تھا بھئی وِعْدٌ۔ پھر واو کی حرکت مَا بعد کو نقل کر کے واو کو حذف کر لیا گیا اور واو حرف گرا تھا تنوین کے ساتھ اجتماع سَاكِنَيْنِ کی وجہ سے نہیں گرا، شَرْط پوری ہے لہٰذا عوض میں اب آخر میں کیا لے آئے؟ تاء لے آئے بھئی تو عِدَةٌ ہوا۔ اسی طرح سِعَةٌ أَصْل میں کیا تھا؟ وِسْعٌ تھا بھئی۔ تو اسی طرح إِغَاثَةٌ میں بھی واو گرا، اِسْتِغَاثَةٌ میں بھی واو گرا لیکن تنوین کے ساتھ التقاء سَاكِنَيْنِ نہیں آیا تھا اس لیے سب کے آخر میں تاء لے آئے بھئی۔

وَمِنْ بابِ الِافْتِعَالِ اور بابِ اِفْتِعَالْ سے بھئی، جی یہ اجوف کے ابواب چل رہے ہیں بھئی۔ بابِ اِفْتِعَالْ سے اجوف جو ہے:

اخْتَارَ يَخْتَارُ اخْتِيَارًا	فَهُوَ مُخْتَارٌ	الْأَمْرُ مِنْهُ اخْتَرْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَخْتَرْ

۔ دیکھیے گردان کس طرح ہے:

اخْتَارَ	يَخْتَارُ	اخْتِيَارًا
فَهُوَ	مُخْتَارٌ	

، اسم فاعل مُخْتَارٌ ہے،

وَاخْتِيرَ	يُخْتَارُ	اخْتِيَارًا
فَذَاكَ	مُخْتَارٌ	

،اسم مفعول بھی مُخْتَارٌ ہے۔تو دونوں کی صورت ایک جیسی ہے،اسم فاعل بھی مُخْتَارٌ اسم مفعول بھی مُخْتَارٌ لیکن دونوں کی أَصْلْ الگ الگ ہے۔ اسم فاعل تھا بروَزْنِ مُفْتَعِلٌ، مُخْتَيِرٌ يَاءْ پر کیا تھا؟ کَسْرَةْ۔اور اسم مفعول کس وَزْن پر تھا؟ مُفْتَعَلٌ بروَزْن،تو مُخْتَيَرٌ تھا بھئی يَاءْ پر فَتْحَةْ تھا۔ تو أَصْلْ ان دونوں کی الگ ہے اگرچہ اس وقت اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں کی صورت ایک جیسی ہے مُخْتَارٌ ہے۔جی تو کہتے ہیں: **اسم فاعل وَاِسْمِ مفعول ہر دو بریک طَرِيقَنْد** اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں ایک ہی طریقے پر ہیں إِلَّا أَنَّ اسم الْفَاعِلِ مگر یہ کہ اسم فاعل جو ہے مُفْتَعِلٌ بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَيْنْ کے كَسْرَةْ کے ساتھ،وَاِسْمِ مفعول مُفْتَعَلْ اور اسم مفعول جو ہے مُفْتَعَلٌ ہے بِفَتْحِ الْعَيْنِ عَيْنْ کے فَتْحَةْ کے ساتھ۔

وَمِنْ بابِ الِانْفِعَالِ اور بابِ اِنْفِعَالْ سے اجوف جو ہے:

انْقَادَ يَنْقَادُ انْقِيَادًا	فَهُوَ مُنْقَادٌ	الْأَمْرُ مِنْهُ انْقَدْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَنْقَدْ

۔انْقَادَ أَصْلْ میں کیا تھا؟ انْقَوَدَ،واو متحرک مَا قَبْلْ فَتْحَةْ اس کو أَلِف سے بدلا انْقَادَ ہوا بھئی۔اسی طرح انْقِيَادٌ میں أَصْلْ میں کیا تھا؟ انْقِوَادٌ بھئی،واو سے مَا قَبْلْ كَسْرَةْ تھا اس کو کس سے بدل دیا؟ يَاءْ سے بدل دیا انْقِيَادٌ ہوا۔

وَمِنْ بابِ الِاسْتِفْعَالِ اور بابِ اِسْتِفْعَالْ سے اجوف جو ہے:

اسْتَعَانَ يَسْتَعِينُ اسْتِعَانَةً	فَهُوَ مُسْتَعِينٌ	الْأَمْرُ مِنْهُ اسْتَعِنْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْتَعِنْ

۔جی یہ سارے ابواب آپ پڑھ چکے ہیں بھئی۔**أَمَّا اسْتَحْوَذَ يَسْتَحْوِذُ شَاذٌ است**۔ بھئی اسْتَحْوَذَ يَسْتَحْوِذُ کے اندر تعلیل نہیں کی بھئی، ہونا تو کیا چاہیے تھا اسْتَحَاذَ يَسْتَحِيذُ لیکن تعلیل نہیں کی بھئی، کہتے ہیں **شَاذ است** یہ کیا ہے؟ شَاذ ہے، خلاف الْقِيَاسْ ہے بھئی۔ سمجھ میں آیا آپ نے پڑھا تھا بعض اوقات بعض ابواب کو أَصْلِ مَادَّه پر دلالت کے لیے کیا کرتے ہیں اس میں إِعْلَالْ نہیں کرتے تَرْكِ إِعْلَالْ کرتے ہیں بھئی۔

وَدر **ابواب دیگر از اجوف** إِعْلَالْ **نہ أُفْتَاده** اور دیگر اجوف کے ابواب میں إِعْلَالْ نہیں،واقع نہیں ہوا۔ یہ ثلاثی مزید کے کچھ ابواب تھے جن میں تعلیل ہوتی ہے،باقی آگے چند ابواب ذکر کر رہے ہیں ان میں تعلیل نہیں ہوتی۔ چنانچہ مِنْ بابِ التَّفْعِيلِ چنانچہ بابِ تَفْعِيلْ سے:

حَوَّلَ	يُحَوِّلُ	تَحْوِيلًا

دیکھو اس کے اندر کوئی تعلیل نہیں ہوئی،فَهُوَ مُحَوِّلٌ الْأَمْرُ مِنْهُ حَوِّلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُحَوِّلْ۔وَمِنْ بابِ التَّفَعُّلِ اور بابِ تَفَعُّلْ سے اجوف بھئی:

تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ تَحَوُّلًا	فَهُوَ مُتَحَوِّلٌ وَتُحُوِّلَ يُتَحَوَّلُ تَحَوُّلًا	فَذَاكَ مُتَحَوَّلٌ	الْأَمْرُ مِنْهُ تَحَوَّلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَحَوَّلْ

۔وَمِنْ بابِ الْمُفَاعَلَةِ اور بابِ مُفَاعَلَةْ سے:

نَاوَلَ يُنَاوِلُ مُنَاوَلَةً	فَهُوَ مُنَاوِلٌ	وَنُووِلَ يُنَاوَلُ مُنَاوَلَةً	فَذَاكَ مُنَاوَلٌ

۔سمجھ میں آیا؟ اسم فاعل مُنَاوِلٌ،اسم مفعول مُنَاوَلٌ، الْأَمْرُ مِنْهُ نَاوِلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُنَاوِلْ۔وَمِنْ بابِ التَّفَاعُلِ اور بابِ تَفَاعُلْ سے اجوف:

تَنَاوَلَ يَتَنَاوَلُ تَنَاوُلًا	فَهُوَ مُتَنَاوِلٌ	الْأَمْرُ مِنْهُ تَنَاوَلْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَنَاوَلْ

-وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسُ اور اسی پر قیاس ہے، اسی طریقے پر قیاس ہے بھئی، آپ تمام گردانیں اس طرح کر سکتے ہیں بھئی۔
صرف النَّاقِصِ بھئی، ناقص کی گردان بھئی۔ اجوف کی بات ختم ہوئی اب ناقص کی بات کریں گے۔ دعا

يَدْعُو	دُعَاءً	وَدَعْوَةً
وَدِعْوَةً	وَدُعْوَةً	

، دیکھا اس کے چار مَصَادِرْ ذکر کر دیے بھئی، سمجھ میں آیا بھئی؟ جی۔ یہ ضروری نہیں یہ تین چار ہی آئیں، ہو سکتا ہے اور بھی مَصَادِرْ آتے ہوں، چند مشہور ذکر کر دیے جاتے ہیں۔

فَهُوَ دَاعٍ	وَدُعِيَ يُدْعَى دُعَاءً	فَذَاكَ مَدْعُوٌّ	الْأَمْرُ مِنْهُ ادْعُ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَدْعُ

-

دُعَاءٌ **در** أَصْلْ دُعَاوٌ **بود** دُعَاءٌ أَصْلْ میں کیا تھا؟ دُعَاوٌ تھا بھئی، أَلِف کے بعد واو تھا، **واو را ہمزہ کردند** واو کو ہمزہ کر دیا، دُعَاءٌ **شد** دُعَاءٌ ہوا بھئی۔ اب قَالَ، تعلیل ذکر کر دی قانون ذکر کر رہے ہیں۔ قَانُونُهُ اس إِعْلَالْ کا قانون وہ یہ ہے: **ہر واو** وَيَاءٍ **کہ بعد از** أَلِفِ زَائِدَةٍ **بر طرف** أُفْتَدْ ہر وہ واو اور يَاءْ جو کہ أَلِفِ زائدہ کے بعد طرف میں واقع ہو، **و یا در** حُكْمِ **طرف** طرف میں ہو یا طرف کے حُكْمْ میں ہو، **آں را** بِهَمْزَهْ **بدل کنند** اس کو کس سے بدلتے ہیں؟ ہمزہ سے بدلتے ہیں۔ چنانچہ دُعَاءٌ بھئی، غَدَاءَةٌ غَدَاءٌ بھئی اس کے ساتھ تاء ملی ہے مولانا تاء، تو لیکن یہ تاء کے بغیر بھی استعمال ہوتا ہے بھئی، تاء کے، بھئی دیکھیے انہوں نے کہا کہ وہ واو اور يَاءْ جو طرف میں واقع ہوں أَلِفِ زائدہ کے بعد یا طرف کے حُكْمْ میں ہوں۔ طرف کے حُكْمْ میں ہونے کا کیا معنی؟ یعنی ان کے ساتھ تاء تَأْنِيثْ ملی ہے لیکن تاء تَأْنِيثْ آپ جانتے ہیں بھئی کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی،

قَائِمٌ	قَائِمَةٌ	ضَارِبٌ	ضَارِبَةٌ

، تو دیکھو ضَارِبٌ میں تاء تَأْنِيثْ نہیں ہے، ضَارِبَةٌ میں تاء تَأْنِيثْ ہے۔ تو جہاں مذکر اور مؤنث میں فرق کرنے کے لیے تاء مؤنث کے لیے تاء لاتے ہیں، مذکر کے لیے تاء کو ختم کر دیتے ہیں تاء نہیں لے کر آتے، تو یہ حُكْمِ طرف میں ہے۔ یہاں پر اگر اس تاء سے پہلے کیا آجائے؟ واو یا يَاءْ أَلِفِ زائدہ کے بعد، تو ہم کیا کہیں گے؟ یہ حُكْمِ طرف میں ہے اس کو بدلیں گے کیونکہ طرف میں تو نہیں لیکن طرف کے حُكْمْ میں ہے کیونکہ یہ تاء کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔ اسی طرح أَلِفِ تثنیہ ہے، سمجھ میں آیا جیسے رَجُلٌ رَجُلَانِ تو رَجُلٌ مفرد میں أَلِفِ تثنیہ نہیں ہے لیکن رَجُلَانِ میں کیا ہے أَلِفِ تثنیہ موجود ہے، تو اس طرح کے لفظ جہاں تاء مذکر کے لیے نہیں ہوتی مؤنث کے لیے ہوتی ہے یا أَلِفِ تثنیہ ہے، ان سے مَا قَبْلْ اگر وہ واو اور يَاءْ آجائیں جن کے جن سے مَا قَبْلْ أَلِفِ زائدہ ہے تو بھی یہ طرف کے حُكْمْ میں ہیں اور اس میں تعلیل کریں گے اور اس کو کس سے بدل دیں گے؟ ہمزہ سے بدلیں گے جیسے غَدَاءَةٌ-وَسَقَّاءٌ بھئی، وَسَقَّاءَةٌ، جی تو سَقَّاءٌ وَسَقَّاءَةٌ دیکھو تاء کے بغیر بھی استعمال ہوتا ہے بھئی تاء کے ساتھ بھی۔ **و در** عَدَاوَةٌ وَسَقَايَةٌ **بسلامت ماند** عَدَاوَةٌ اور سَقَايَةٌ میں واو اور يَاءْ سلامت رہے بھئی، **زیرا کہ نہ در طرف است و نہ در** حُكْمِ **طرف** اس لیے کیونکہ نہ تو یہ طرف میں ہیں اور نہ طرف کے حُكْمْ میں۔ کیا معنی بھئی؟ ابھی آپ نے بتایا ہے تاء تَأْنِيثْ کبھی آتی ہے کبھی نہیں آتی اس سے مَا قَبْلْ واو اور يَاءْ آئے تو وہ کس کے حُكْمْ میں ہیں؟ طرف کے حُكْمْ میں ہیں، تو یہ بھی طرف کے حُكْمْ میں ہونے چاہئیں ان کو بھی بدلنا چاہیے؟ کہتے ہیں نہیں بھئی۔ یہ نہ طرف میں ہیں نہ طرف کے حُكْمْ

میں ہیں۔ وجہ یہ میں نے ابھی بتلایا وہ تاء جو مذکر مؤنث میں فرق کرنے کے لیے لاتے ہیں، مذکر کے لیے نہیں ہوتی تاءِ مؤنث کے لیے ہوتی ہے جیسے ضَارِبٌ تاء نہیں ہے، ضَارِبَةٌ تاء ہے۔ لیکن یہ عَدَاوَةٌ سَقَايَةٌ یہ تاء کے بغیر استعمال ہوتے ہی نہیں یعنی تاء کے بغیر یہ لفظ آتا ہی نہیں۔ اور جبکہ مَا قَبْلَ میں غَدَاءَةٌ جیسے تاء کے ساتھ آتا ہے غَدَاءٌ بغیر تاء کے بھی آتا ہے، سَقَّاءٌ جیسے بغیر تاء کے ہے سَقَّاءَةٌ تاء کے ساتھ بھی آتا ہے بھئی، سمجھ میں آیا؟ تو وہ تاء کے بغیر بھی استعمال ہوتے ہیں تو لہذا وہ تاء اگر آ بھی جائے ہم یہی کہیں گے یہ کس کے حُکْمْ میں ہیں؟ طرف کے حُکْمْ میں، لیکن یہ تو تاء کے بغیر استعمال ہی نہیں لفظ کو وَضْع ہی اس طرح کیا گیا ہے، تو عَدَاوَةٌ استعمال ہوتا ہے عَدَاءٌ کبھی بھی نہیں استعمال ہوتا، سَقَايَةٌ استعمال ہوتا ہے سَقَاءٌ کبھی بھی استعمال نہیں ہوتا۔ اس لیے ان میں واو اور یَاءْ سلامت رہے، **زیرا کہ نہ در طرف است ونہ در** حُكْمِ **طرف** اس لیے کیونکہ نہ تو یہ طرف میں ہیں اور نہ حُكْمِ طرف میں۔

وَدَرْ رَايٍ **جمع** رَايَةٌ **بسلامت ماند زیرا کہ** مَا قَبْلِ **او از** أَلِف مُبْدَلْ **است** بھئی۔ رَايٍ جمع رَايَةٌ بھئی۔ یاد رکھیے مصنف نے اس کو جمع کہا لیکن یہ جمع نہیں ہے۔ وہ أَلْفَاظ جہاں مفرد کے لیے تاء لاتے ہیں اور غَيْرِ مفرد میں تاء کو ختم کر دیتے ہیں وہ اسم جنس کہلاتا ہے۔ کیا کہلاتا ہے؟ اسم جنس کہلاتا ہے۔ جیسے مفرد کے لیے کہتے ہیں رَايَةٌ بھئی اور غَيْرِ مفرد کے لیے پھر کیا استعمال کرتے ہیں تاء کو ختم کر دیتے ہیں رَايٌ کہتے ہیں۔ جیسے كَلِمٌ وَكَلِمَةٌ بھئی، تَمْرٌ وَتَمْرَةٌ بھئی، تو یہ جو تَمْرٌ ہے یہ جو رَايٌ ہے یہ جو كَلِمٌ ہے یہ جمع نہیں ہے کیونکہ جمع کا اطلاق تو کم از کم تین پر ہوتا ہے، لیکن یہ اسم جنس ہے اور آپ نے پڑھا ہے اسم جنس کا اطلاق قَلِيلْ اور كَثِيرْ پر ہوتا ہے بھئی یعنی ایک پر بھی اطلاق ہوتا ہے اور كَثِيرْ یعنی تمام أَفْرَادْ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ اگر یہ جمع، اگر یہ رَايٌ جمع ہوتی تو اس کا اطلاق تو ایک پر نہیں ہونا چاہیے تھا جمع کا اطلاق تو کم از کم کتنے پر ہوتا ہے؟ تین پر ہوتا ہے لیکن اس کا اطلاق ایک پر بھی صحیح اور تمام پر بھی صحیح، رَايٌ جھنڈے کو کہتے ہیں بھئی رَايَةٌ۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو یہ اسم جنس ہے مولانا جس کا اطلاق قَلِيلْ اور كَثِيرْ پر ہوتا ہے جمع نہیں ہے بھئی۔ تو کہتے ہیں و در رَايٌ جمع رَايَةٌ، بھئی رَايٌ جمع رَايَةٌ اس کے اندر یہ بھئی أَلِف، اس کے بعد کیا آئی ہے؟ أَلِف کے بعد يَاءْ آئی ہے اس کو کیوں نہیں بدلا گیا ہمزہ سے؟ کہتے ہیں بھئی ہم نے کہا تھا أَلِفِ زائدہ، یہ أَلِفِ زائدہ نہیں ہے، یہ تو حرف أَصْلِي ہے کلمہ کا واو سے بدل کر أَلِف آیا ہے لہذا یہاں پر شَرْط ہی پوری نہیں ہے، ہم نے کہا تھا أَلِفِ زائدہ کے بعد ہو یہ أَلِفِ زائدہ کے بعد نہیں ہے لہذا قانون جَارِي نہیں ہوگا، تو اس کو ہمزہ سے نہیں بدلیں گے بھئی۔ تو کہتے ہیں **و در** رَايٌ **جمع** رَايَةٌ **بسلامت ماند** جس کے اندر واو، يَاءْ سلامت رہے **زیرا کہ** مَا قَبْلِ **او از** أَلِف مُبْدَلْ **است زائدہ نیست** اس لیے کیونکہ اس کا مَا قَبْلْ جو ہے أَلِف سے مُبْدَلْ ہے أَلِف سے بدلا گیا ہے بھئی۔ اس کا مَا قَبْلْ کیا ہے؟ أَلِف سے بدلا گیا یعنی یہ اس کا حرف أَصْلِي ہے یہ جو أَلِف نظر آرہا ہے، تو یہ أَلِف بدل کر لایا گیا ہے اس حرف أَصْلِي سے، یہ أَلِفِ **زائدہ نیست** بھئی یہ زائدہ نہیں ہے بھئی۔

يَدْعُو **در** أَصْلْ، جی یہ تو تھا مصدر کی تعلیل، اب مضارع کے بارے میں بتلا رہے ہیں، يَدْعُو **در** أَصْلْ يَدْعُوُ بروَزْنِ يَنْصُرُ، يَدْعُوُ جی تو يَدْعُو **در** أَصْلْ يَدْعُوُ **بود** يَدْعُو أَصْلْ میں يَدْعُوُ تھا، **واو را** سَاكِنْ **کردند** واو کو کیا کیا؟ سَاكِنْ کیا، يَدْعُو **شد** بھئی کیا ہوا؟ يَدْعُو بھئی ہو گیا۔ قانون ذکر کر رہے ہیں بھئی: قَانُونُهُ اس إِعْلَالْ کا قانون وہ یہ ہے، کہتے ہیں: **ہر واو** وَيَاءٍ **کہ بر طرف باشد مضموم** یا مَكْسُورْ ہر وہ واو اور يَاءْ جو کہ طرف میں ہو، مضموم یا مَكْسُورْ اور مضموم ہو یا مَكْسُورْ۔ آگے آپ کی کتابوں میں عبارت کس طرح ہے؟ **آں را** سَاكِنْ **کنند** بھئی۔ بھئی یہاں یا تو اور عبارت ہونی چاہیے کتابت کی غلطی ہے عبارت رہ گئی ہے۔ نشان لگا لیں عبارت لکھ لیجیے، مضموم یا مَكْسُورْ کے بعد مَكْسُورْ کے بعد عبارت آئے گی، مَكْسُورْ اور آں را اس کے درمیان عبارت آئے گی بھئی، نشان لگا لیں حاشیہ کا اور کنارے پر لکھ لیں: وَمَا قَبْلِ **او** نِيزْ **مضموم** يَا مَكْسُورْ **باشد**۔ لکھ لیا بھئی؟ عبارت کس طرح ہوئی دوبارہ سنو قانون: **ہر واو** وَيَاءٍ **کہ بر طرف باشد مضموم** یا مَكْسُورْ وَمَا قَبْلِ **او** نِيزْ **مضموم** يَا مَكْسُورْ **باشد آں را** سَاكِنْ **کنند**۔ ٹھیک ہے بھئی؟ تو یا تو یہ عبارت کتابت کی غلطی ہے یہ رہ گئی ہے یہاں یا بس یہ پھر آپ شَرْط کے طور پر یاد رکھیں، اس قانون کی شَرْط ہے بھئی۔ تو کہتے ہیں ہر وہ واو اور يَاءْ کہ طرف میں ہوں مضموم یا مَكْسُورْ بھئی، وَمَا قَبْلِ **او** نِيزْ **مضموم** يَا مَكْسُورْ **باشد** اور ان کا مَا قَبْلْ بھی کیا ہو؟ مضموم یا مَكْسُورْ، **آں را** سَاكِنْ **کنند** اس واو اور يَاءْ کو کیا کر دیتے ہیں؟ سَاكِنْ کر دیتے ہیں، وَحَرَكَتِ **او را حذف کنند** اور اس کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں، چنانچہ يَدْعُو أَصْلْ میں کیا تھا؟ يَدْعُوُ، واو مضموم اور اس کا مَا قَبْلْ بھی کیا ہے؟ مضموم ہے۔ وَيَرْمِي أَصْلْ میں کیا تھا؟ يَرْمِيُ بروَزْنِ يَضْرِبُ، دیکھو يَاءْ مضموم ہے طرف میں ہے اور مَا قَبْلْ مَكْسُورْ ہے شَرْط پوری۔ وَدَاعٍ، دَاعٍ أَصْلْ میں کیا تھا؟ دَاعِوٌ جی، دَاعِوٌ۔ اچھا صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو واو مضموم ہے اور مَا قَبْلْ مَكْسُورْ بھئی، تو وہ واو سَاكِنْ ہو گا پھر يَاءْ سے بدلے گا پھر اجتماع سَاكِنَيْنِ سے گر جائے گا بھئی۔ سمجھ میں آیا کیسے؟ دَاعِوٌ تھا پھر کیا کیا؟ واو کو پھر مَا قَبْلْ كَسْرَهْ کی وجہ سے کس سے بدل دیا؟ يَاءْ سے بدلا، پھر يَاءْ پر ضمہ ثقیل تھا گرا دیا، پھر کیا ہوئی يَاءْ اجتماع سَاكِنَيْنِ کی وجہ سے يَاءْ گر گئی يَاءْ اور نون تنوین میں اجتماع سَاكِنَيْنِ آیا تو گر گئی دَاعٍ ہوا۔ اسی طرح رَامِيٌ میں تعلیل ہوئی مولانا۔

وَلَنْ **ودر**لَنْ يَدْعُوَ وَلَنْ يَرْمِيَ وَأُجِيبُ دَاعِيَ اللَّهِ سَاكِنْ **نہ کردند**، بھئی لَنْ يَدْعُوَ یہاں وَلَنْ يَرْمِيَ یہاں پر يَاءْ طرف میں ہے، أُجِيبُ دَاعِيَ اللَّهِ دَاعِيَ اللَّهِ یہاں پر بھی يَاءْ طرف میں ہے لیکن یہاں پر اس کو سَاكِنْ نہیں کیا، سَاكِنْ **نہ کردند** اس کو سَاكِنْ نہیں کیا، **زیرا کہ نہ مضموم است** وَنه مَكْسُورْ اس لیے کیونکہ نہ وہ يَاءْ اور واو نہ مضموم ہیں اور نہ مَكْسُورْ ہیں، مَا قَبْلْ تو ان کا مضموم یا مَكْسُورْ ہے لیکن یہ خود مضموم یا مَكْسُورْ نہیں تو شرائط پوری نہیں لہذا یہاں قانون جَارِي نہیں ہو گا بھئی۔ چلیے بس مولانا، هَذَا هُوَ الْمَرَامُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْكَلَامِ۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ: فِي قَوَانِينِ إِعْلَالِ النَّاقِصِ

ناقصِ واوی ویائی، رَأْی، ابوابِ منشعبہ اور تَفْعِلَۃٌ کے قواعد (اسباق ۱۰۴ تا ۱۰۷)

فصلِ ناقص: «دُعِیَ» کی تعلیل اور واو کو یا سے بدلنے کے پانچ مواقع

سبق نمبر ۱۰۴—تاریخِ درس: ۱۵ فروری ۲۰۰۹ء

دُعِيَ دراَصْل دُعِوَ بود، واورایَا کردند دُعِيَ شد۔ دُعِيَ اصل میں دُعِوَ تھا بھئی، وَاوِي ہے بھئی باب سَمِعَ سے، واورایَا کردند واو کو یا کر دیا، دُعِيَ شد تو کیا ہوا؟ دُعِيَ ہوا۔ اب یہ تعلیل ذکر کر دی، اب اس سے متعلقہ قانون ذکر کر رہے ہیں۔ قَانُوْنُهٗ اس اعلال کا قانون وہ یہ ہے۔ ہر واوے کہ ماقبل او مکسور باشد، ہر وہ واو کہ اس کا ماقبل مکسور ہو، وَدَر یکے از ایں پنج مَوَاضِع افتد، اور ان پانچ جگہوں میں سے کسی ایک میں وہ واقع ہو۔ ہر واو جو کہ اس کا ماقبل کیا ہو؟ مکسور ہو، اور وہ ان پانچ جگہوں میں سے کسی ایک میں واقع ہو، آں رابَیَا بدل کنند اس کو یا سے بدلتے ہیں۔ وہ پانچ جگہیں یہ ہیں مولانا۔ واو ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اسے کس سے بدلیں گے؟ یا سے بدلیں گے ان پانچ جگہوں میں۔[1]

اول آنکِه ہر واوے کہ مظہر باشد وَمَاقَبْلِ او مکسور بود۔ ہر وہ واو کہ جو کہ مظہر ہو بھئی، مظہر یعنی مدغم نہ ہو بھئی۔ وَمَاقَبْلِ او مکسور بود اور اس کا ماقبل کیا ہو؟ مکسور ہو بھئی۔ چنانچہ میزان جیسے کہ میزان ہے۔ میزان اصل میں تھا مِوْزَانٌ۔ اسم آلہ کا صیغہ ہے وَزَنَ يَزِنُ سے بھئی۔ لیکن یہ آپ دیکھ رہے ہیں مِوْزَانٌ، واو ہے ماقبل مکسور ہے، اس واو کو کس سے بدل دیا گیا؟ یا سے بدل دیا گیا بھئی۔ جی، تو پہلا مقام کیا ذکر کیا کہ وہ واو مظہر ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ جیسے کہ میزان ہے کَمَا مَرَّ جیسے کہ گزر گیا بھئی۔ مثال کے اندر انہوں نے یہ بات ذکر کی تھی بھئی میزان کی بات بھئی، یہی ضابطہ ذکر کیا تھا، واو ماقبل مکسور تھا اس کو کس سے بدل دیا گیا؟ یا سے۔ لیکن مدغم ہو تو پھر نہیں بدلیں گے جیسے اِجْلِوَّاذٌ۔ اِجْلِوَّاذٌ۔ تو واو سے ماقبل کسرہ ہے لیکن یہ واو مدغم ہے لہٰذا اس کو یا سے نہیں بدلیں گے بھئی۔ تو یہ پہلی جگہ کہ واو مظہر ہو مولانا۔

دوم آنکِه بجائے لام کلمہ بود۔ دوم وہ جو کس کی جگہ ہو؟ لام کلمہ کی جگہ ہو، وَمَاقَبْلِ او مکسور اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ چنانچہ

دُعِيَ	وَدُعِيَتْ	وَرَضِيَ
وَرَضِيَتْ	وَدَاعِيَةٌ	وَرَاضِيَةٌ

۔ جی، دُعِيَتْ اصل میں کیا تھا؟ دُعِوَتْ تھا۔ جی، تو واو ماقبل مکسور ہے، اس واو کو یا سے بدلا، اور کس جگہ پر ہے یہ؟ لام کلمے کی جگہ، تو اس کو یا سے بدل دیا گیا۔ رَضِيَ اصل میں کیا تھا؟ رَضِوَ تھا، واو طرف میں تھا لام کلمے کی جگہ اور اس سے ماقبل کسرہ تھا، اسے یا سے بدل دیا۔ اسی طرح رَضِيَتْ ہے۔ دَاعِيَةٌ

[1] ویکٹر نقشہ: واو ماقبل مکسور کو یا سے بدلنے کے پانچ مواقع

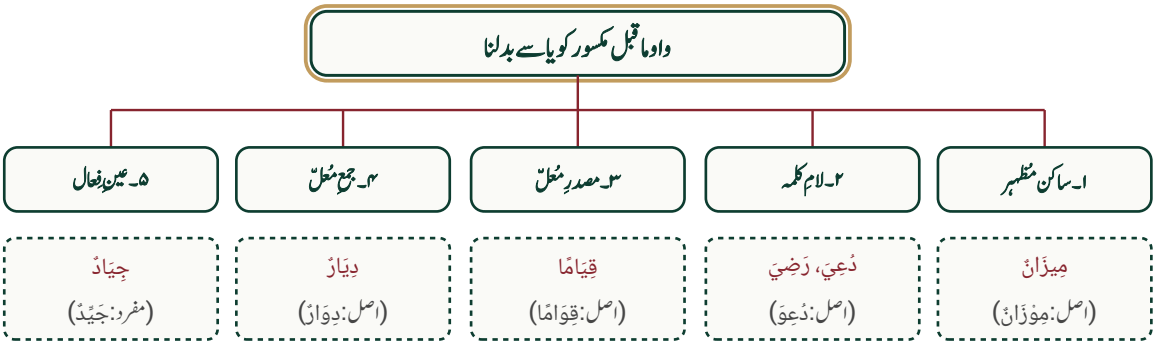

اصل میں کیا تھا؟ دَاعِوَةٌ۔ جی، اسی طرح رَاضِیَةٌ اصل میں کیا تھا؟ رَاضِوَةٌ۔ تو واو ما قبل کسرہ تھا اور یہ واو لام کلمے کی جگہ تھا، تو اس واو کو کس سے بدل دیا گیا؟ ما قبل کسرے کی رعایت رکھتے ہوئے یا سے بدل دیا گیا، تو رَاضِیَةٌ اور دَاعِیَةٌ ہوا۔

سوم آنْکِه **ہر واوے که در مصدر بود**، ہر وہ واو جو کہاں پر ہو؟ مصدر میں۔ وَمَاقَبْلِ **او مکسور بود** اور اس کا ما قبل کیا ہو؟ مکسور ہو۔ وَدَر **فعل او بسلامت** نَمَانْدَه **باشد** اور اس کے فعل میں بھی وہ واو سلامت نہ رہا ہو بھئی۔ فعل میں بھی تعلیل ہوئی ہو، اور پھر مصدر کے اندر وہ واو آئے اور اس سے ما قبل کسرہ ہو، تو فعل میں تعلیل ہوئی ہے تو لہٰذا مصدر میں بھی کیا کریں گے؟ اعلال کریں گے بھئی۔ چنانچہ قَامَ قِیَامًا۔ قَامَ اصل میں کیا تھا بھئی؟ قَوَمَ تھا بھئی۔ تو اس واو کو الف سے بدلا گیا، تعلیل ہوئی ہے یہاں پر لہٰذا سمجھ میں آیا اعلال ہوا ہے، تو قِیَامًا یہ اصل میں کیا تھا؟ قِوَامًا، تو فعل کے اندر چونکہ اعلال ہوا تھا لہٰذا مصدر میں بھی اعلال کیا واو کو یا سے بدلا گیا۔ وَدَر قَاوَمَ قِوَامًا **بسلامت ماند**۔ قَاوَمَ اور قِوَامًا، جی۔ قَاوَمَ فعل ہے دیکھو اس کے اندر واو سلامت رہا، تو قِوَامًا مصدر کے اندر بھی واو کے اندر اعلال نہیں کیا۔ تو ان کے اندر واو سلامت رہا، **زیرا چه در فعل او بسلامت** مَانْدَه **است** اس لیے کیونکہ اس کے فعل کے اندر واو سلامت رہا ہے۔ **اما حال** حِوَلًا شَاذْ **است**، باقی حال حِوَلًا یہ شاذ ہے۔ حال دیکھو ماضی کے اندر اعلال ہوا ہے۔ حَوَلَ، واو متحرک ما قبل فتحہ تھا اس کو کس سے بدلا؟ الف سے حال ہوا۔ لیکن اس کا مصدر جو ہے حِوَلًا۔ اب دیکھیے واو ہے ما قبل کسرہ ہے اس کو یا سے بدلنا چاہیے تھا لیکن اس کو اور فعل میں بھی تعلیل ہوئی ہے، شرط بھی پوری ہے، لیکن اس کو واو سے اس واو کو یا سے نہیں بدلا گیا۔ جواب، کیا وجہ ہے؟ جواب دے رہے ہیں شَاذْ **است**، یہ کیا ہے؟ شاذ ہے، خلاف قیاس ہے یعنی فعل جی۔ ہونا تو ضابطے کے مطابق چاہیے تھا لیکن عربوں سے ہم نے اسی طرح سنا ہے وہ اسی طرح استعمال کرتے ہیں، تو یہ قانون کے خلاف ہوا البتہ استعمال کے اعتبار سے صحیح ہے، تو خلاف قانون ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ یہ درست نہیں ہے۔ ہاں عرب اسی طرح استعمال کرتے ہیں یہ اسی طرح درست ہے۔ ہاں لیکن قانون کے تحت نہیں آیا تو کیا کہیں گے؟ شاذ ہے، خلاف القیاس ہے۔

چہارم آنْکِه **در جمع باشد** وَدَر **وحدان او بسلامت** نَمَانْدَه **باشد**۔ چوتھا وہ واو ہے جو کہ جمع کے اندر ہو، اور اس جمع کے واحد، وحدان جمع ہے واحد کی، اس کے جو واحد ہیں ان کے اندر وہ واو سلامت نہ رہا ہو۔ یعنی مفرد کے اندر وہ واو بدلا ہو، اور جمع کے اندر آجائے وہ واو، اور ما قبل کیا ہو؟ مکسور ہو، تو مفرد میں اس واو کے اندر اعلال ہوا تھا، تو جمع کے اندر بھی اب کیا ہو جائے گا؟ اعلال ہو گا۔ چنانچہ دِیَارٌ جیسے کہ دِیَارٌ ہے مولانا۔ دِیَارٌ بھئی۔ دِیَارٌ جمع ہے دَارٌ کی بھئی، دَارٌ کی۔ اور یہ واو دَارٌ، یہ الف واو سے بدل کر آیا ہے بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ جمع اس کی دور آتی ہے مولانا واو دیکھو واپس آگیا۔ یا اس کی تصغیر نکالیں تصغیر سے اصل کا پتا چل جاتا ہے دَارٌ کی تصغیر کیا آتی ہے؟ دُوَیْرَةٌ۔ دیکھو وہاں واو آگیا۔ تصغیر، کسی لفظ کے اصل کا پتا لگانا ہو تو اس کی تصغیر کے ذریعے پتا لگاتے ہیں، یا اسی طرح اس کی جمع مکسر کے ذریعے کیا کرتے ہیں اس کا پتا لگاتے ہیں بھئی۔ تو دَارٌ کی تصغیر نکالی تو کیا نکلی؟ دُوَیْرَةٌ بھئی۔ دیکھا اس سے اصل کا پتا لگ گیا کہ یہ الف دراصل کیا ہے؟ واو ہے بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ نیز تا بھی آپ کو نظر آگئی دُوَیْرَةٌ کے اندر، دیکھا دَارٌ عربی میں اسی لیے مؤنث سماعی استعمال ہوتا ہے بھئی۔ یہ کیا ہے؟ جی تا یہاں تقدیر اہے مولانا۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ تصغیر کے اندر وہ تا ظاہر ہو گئی، تانیث والی۔ بات سمجھ میں آئی؟ تو جب اصل کا پتا کس سے چلاتے ہیں؟ تصغیر کے لیے۔ جیسے اَرْضٌ کی مؤنث کیا تصغیر کیا آتی ہے؟ اُرَیْضَةٌ، دیکھو وہ تا آگئی اسی لیے۔ تو تا ظاہر ہوئی مولانا۔ معلوم ہوا یہ اَرْضٌ کا لفظ کیا ہے؟ مؤنث ہے اصل میں۔ اسی طرح جمع مکسر جو ہے اس کے ذریعے بھی اصل کا پتا لگ جاتا ہے۔ اصل کا پتا لگ جاتا ہے۔ جیسے دِیْنَارٌ ہے دِیْنَارٌ، اس کی اصل کیا تھی؟ دَنَانِیْرُ، جمع بنائی اس کی دَنَانِیْرُ۔ اس کے ذریعے اب اصل کا پتا لگا، دَنَانِیْرُ میں کتنے نون ہیں؟ دو نون۔ دِیْنَارٌ میں کتنے نون ہیں؟ ایک نون ہے۔ معلوم ہوا یہ جو دِیْنَارٌ میں یا آئی یہ بھی دراصل نون تھی، یہ تھا دراصل دِنَّارٌ۔ کیا تھا؟ دِنَّارٌ تھا بھئی، کس سے پتا لگا آپ کو؟ جمع مکسر دَنَانِیْرُ سے پتا لگا۔ اور دو حرف ایک جنس کے آئیں تو عربی میں کبھی کبھار ایسا کرتے ہیں، ایک حرف کو کیا کر دیتے ہیں؟ حرکت کے موافق حرف علّت سے بدل دیا جاتا ہے تو دِیْنَارٌ ہوا بھئی۔ تخفیف بنانے کے لیے۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟

جی تو کہتے ہیں چوتھی جگہ وہ ہے کہ جہاں پر واو جمع کے اندر ہو اور اس کے واحد کے اندر وہ واو سلامت نہ رہا ہو، تو واحد کے اندر اعلال ہوا، جمع کے اندر واو آیا ما قبل کسرہ ہے تو اس واو کے اندر بھی کیا کریں گے؟ اعلال کریں گے، چنانچہ دِیَارٌ اصل میں کیا تھا؟ دِوَارٌ۔ کیا تھا؟ دِوَارٌ۔ یہ واو کس سے بدل دیا؟ ما قبل کسرے کی وجہ سے یا سے بدلا، کیونکہ شرط پوری تھی، شرط کیا کہ اس کے واحد کے اندر کیا ہوئی ہو؟ اعلال ہوا ہو، اور واحد کے اندر دَارٌ کے اندر واو الف سے بدلا ہے اعلال ہوا ہے۔ وَتِیَرَةٌ جمع تَارَةٍ بھئی۔ تِیَرَةٌ اصل میں کیا تھا؟ تِوَرَةٌ، یہ یا واو تھی بھئی۔ تو دیکھو مفرد کے اندر تَارَةٌ میں یہ واو الف سے بدلا ہے اعلال ہوا ہے، تو تِیَرَةٌ میں بھی اعلال کیا اور واو کو یا سے بدلا گیا۔ کہتے ہیں چنانچہ دِیَارٌ وَتِیَرَةٌ جمع دَارٍ وَتَارَةٍ۔ جی۔ وَدَر طِوَالٌ **جمع طویل بسلامت**۔ بھئی طِوَالٌ دیکھو واو آیا واو سے ما قبل کسرہ ہے جمع کے اندر اس کو کس سے بدلنا چاہیے؟ یا سے، لیکن نہیں بدلا گیا۔ کیوں نہیں بدلا؟ کہتے ہیں شرط نہیں پوری۔ ہم

نے کیا شرط ذکر کی تھی؟ کہ اس کے مفرد، اس جمع کے مفرد میں واو کے اندر اعلال ہوا ہو، لیکن اس طِوَالٌ کے مفرد میں اعلال نہیں ہوا۔ طِوَالٌ کا مفرد کیا ہے؟ طویل۔ طویل میں دیکھو واو میں کوئی اعلال ہوا؟ نہیں، واو اسی طرح موجود ہے بھئی۔ تو مفرد میں اعلال نہیں لہذا طِوَالٌ جمع کے اندر بھی اعلال نہیں ہو گا بھئی۔ تو کہتے ہیں وَدَر طِوَالٌ **جمع طویل**، طِوَالٌ جو کہ جمع ہے طویل کی **بسلامت ماند** اس کے اندر واو سلامت رہا، **زیرا چہ در وحدان او بسلامت** مَانْدَه **است** اس لیے کیونکہ اس کے واحد کے جو ہیں ان کے اندر یہ واو سلامت رہا ہے۔

پنجم آنْکِه **ہر واوے کہ در جمع باشد**، پانچواں وہ، پانچویں وہ جگہ ہے کہ **ہر واوے کہ در جمع باشد** ہر وہ واو جو کہ جمع کے اندر ہو، وَدَر **وحدان ساکن بود** اور واحد میں کیا ہو، مفرد میں؟ ان کے مفرد میں ساکن ہو۔ جی۔ وَبَعْدَهٗ **الف جمع باشد** اور اس جمع وَبَعْدَهٗ، کس کا عطف ہے مولانا؟ وَدَر وُحْدَان... وَدَر وحدان اس کو ہٹائیں اور اس کی جگہ ذرا یہ رکھیں۔ ہر واوے، دوبارہ عبارت پڑھو، **ہر واوے کہ در جمع باشد** ہر وہ واو جو کس میں آئے؟ جمع میں آئے۔ جی اس کے بعد کیا عبارت آ گئی؟ وَبَعْدَهٗ **الف جمع باشد** اور اس کے بعد کیا آئے؟ الف جمع آئے۔ صورت یہ بن گئی بھئی۔ اور درمیان میں شرط ذکر کر دی، شرط کیا ہے کہ اس کے واحد کے اندر وہ واو کیا ہو؟ ساکن ہو بھئی۔ تو دیکھیے واو آئے گا کس کے اندر؟ جمع کے اندر۔ اور ماقبل کیا ہو گا؟ مکسور بھئی، واو تو یہ بات تو شروع سے ہی ذکر کر دی ماقبل کیا ہو گا؟ مکسور۔ واو آیا، جمع کے اندر آیا، اس کا ماقبل مکسور ہے، اور اس واو کے بعد کیا آیا؟ الف جمع، کیا آیا؟ الف جمع، تو اس واو کو کس سے بدلیں گے؟ یا سے، شرط کیا ہے؟ کہ مفرد کے اندر وہ واو ساکن ہو یہ شرط ہے۔ چنانچہ حِیَاضٌ جمع حَوْضٍ، جیسے کہ حِیَاضٌ جمع ہے حَوْضٌ کی۔ دیکھیے اب وہ شرائط پوری ہیں۔ حِیَاضٌ اصل میں تھا حِوَاضٌ بھئی۔ واو ہے، ماقبل کیا تھا؟ کسرہ، اور واو کے بعد کیا ہے؟ الف جمع ہے، اور مفرد جو ہے اس کے اندر یہ واو ساکن ہے حَوْضٌ کے اندر دیکھو، شرائط پوری ہوئیں تو اس کو کس سے بدلا گیا؟ یا سے حِیَاضٌ ہوا۔ **اما** ثِیَرَةٌ **جمع** ثَوْرٍ شَاذْ **است**، باقی ثِیَرَةٌ جو جمع ہے ثَوْرٌ کی یہ شاذ ہے بھئی۔ ثِیَرَةٌ اصل میں کیا تھا؟ ثِوَرَةٌ، کیا تھا؟ ثِوَرَةٌ۔ اچھا، اب اس کے اندر شرط پوری نہیں ہے۔ شرط یہ تھی کہ اس واو کے بعد الف جمع ہو، لیکن ثِوَرَةٌ میں تو واو کے بعد الف جمع نہیں ہے۔ ہاں باقی شرطیں پوری ہیں، واو تھا، ماقبل کسرہ بھی ہے، اور مفرد کے اندر بھی وہ واو ساکن ہے، لیکن صرف کون سی شرط پوری نہیں کہ واو کے بعد الف جمع نہیں ہے۔ تو لہذا اس کو بدلنا نہیں چاہیے تھا لیکن بدلا گیا، بتلایا گیا یہ کیا ہے؟ شاذ ہے، خلاف، قانون کے خلاف ہے بھئی۔ تو کہتے ہیں ثِیَرَةٌ **جمع** ثَوْرٍ شَاذْ **است**۔

أُدْعُ دراَصْل أُدْعُوْ **بود**۔ أُدْعُ اصل میں کیا تھا؟ جی اب اور صیغہ ذکر کیا بھئی تعلیل اب اس کے اعلال ذکر کریں گے بھئی۔ أُدْعُ دراَصْل أُدْعُوْ **بود**، أُدْعُ اصل کے اندر أُدْعُوْ تھا۔ **واو را حذف کردند**، واو کو کیا کیا گیا؟ واو کو حذف کر دیا أُدْعُ **شد** بھئی کیا ہوا؟ أُدْعُ۔ یہ تو اعلال ذکر کر دیا، اب قانون ذکر کر رہے ہیں۔ قَانُوْنُهٗ اس اعلال کا قانون بھئی۔ مصنف کا طریقہ ہے پہلے ایک صیغے کا اعلال ذکر کرتے ہیں اور پھر اس سے متعلقہ قانون۔ کہتے ہیں **ہر واوے ویایے کہ بر طرف باشد**، ہر وہ واو اور یا جو کہ طرف میں ہو، **در جزم** وَاَمْر **ساقط شود**، جزم اور امر کے اندر وہ واو اور یا کیا ہو جائیں گے؟ ساقط ہو جائیں گے بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟ واو اور یا طرف میں ہوں، جزم اور امر میں کیا ہو جائیں گے؟ ساقط۔ اور کہتے ہیں بعض نسخوں میں الف کا بھی ساتھ ذکر آیا ہے، ہر وہ واو یا یا الف بھئی، کیونکہ الف بھی کیا ہو جاتا ہے طرف میں ہو تو امر اور جزم کے اندر ساقط ہو جاتا ہے۔ یا اسی کے اندر قید مان لیں مولانا، ہر واو اور یا جو اصلی ہوں، کیا ہوں؟ ہر واو، تو وہ الف بھی، الف تو آتا ہی نہیں ویسے، وہ دراصل کس سے بدل کر آتا ہے؟ واو اور یا سے بدل کر آتا ہے فعل کے اندر بھئی، سمجھ میں آیا بھئی؟ تو الف اصل نہیں ہو گا، وہ ہمیشہ واو یا یا ہی سے بدلتا، تو لہذا یہاں واو اور یا اصلی کہہ دیتے تو وہ بھی کیا ہو جاتا؟ داخل ہو جاتا۔

تو کہتے ہیں ہر وہ واو اور یا کہ ایک طرف کے اندر ہوں اور جزم اور امر کے اندر وہ ساقط ہو جائیں گے چنانچہ لَمْ یَدْعُ دیکھو واو گر گیا آخر سے، وَلَمْ یَرْمِ کیا گری آخر سے؟ یا گری ہے جزم کی وجہ سے، وَلَمْ یَخْشَ یہاں کیا گرا ہے؟ الف گرا ہے لیکن یہ الف کیا تھا؟ اصل میں یا تھی، خَشِيَ یَخْشٰی تو یہ یا تھی۔ وَأُدْعُ، أُدْعُ یہاں کیا گرا بھئی؟ واو گرا بھئی۔ اِرْمِ یہاں کیا گرا؟ یا۔ اِخْشَ یہاں کیا گرا؟ الف گرا ہے بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی بھئی؟ تو لہذا جب بھی کوئی ایسا صیغہ سامنے آئے جس کو مجزوم ہونا چاہیے لیکن آپ دیکھتے ہیں اس کے آخری حرف پر حرکت ہے، سمجھ جائیں یہاں کوئی حرف گرا ہے۔ آپ سے کوئی کہتا ہے لَمْ یَدْعُ یہ لَمْ نے جزم کیوں نہیں دیا، عین پہ پیش کیوں ہے؟ آپ سمجھ گئے بھئی، جیسے ہی آپ کو پیش نظر آئے آپ فوراً کیا سمجھ گئے؟ یہاں کوئی حرف گرا ہے، سمجھ میں آیا بھئی؟ جی تو ناقص کے اندر ایسا ہوتا ہے کہ آخری حرف گر جاتا ہے آخر سے جزم میں اور امر میں۔ لَمْ یَرْمِ یہاں میم کے کسرے نے کیا بتلا دیا؟ کوئی حرف کیونکہ لَمْ جزم دیتا ہے اور جزم بظاہر نظر تو نہیں آ رہا بھئی تو یہاں یا گر چکی ہے بھئی تو یا کا گرنا ہی جزم ہے بھئی۔ جی صرف ماضی معلوم دعادَعَوَا دَعَوْا دَعَتْ اِلٰی آخِرِهٖ آخر تک بھئی، کہتے ہیں آخر تک گردان اسی طرح پڑھ لیجیے۔

دُعُوْا دراَصْل دُعِوُوْا **بود**۔ دُعُوْا اصل میں کیا تھا؟

دُعِيَ	دُعِيَا	دُعُوْا

،جی مجہول صیغے کی تعلیل کر رہے ہیں۔دُعُوْا دراَصْل دُعِوُوْا بود بھئی،دُعُوْا اصل میں کیا تھا؟دُعِوُوْا تھا۔حرکت واو نقل کردہ بما قبل دادند،واو کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیا،دُعِوُوْا بھئی،واو کی حرکت نقل کر کے کس کو دے دی؟عین کا کسرہ گرا دیا اور واو کا ضمہ اسے دے دیا۔اب دو واو ساکن آ گئے بھئی۔دیکھ رہے ہیں صیغے پر نظر ہے آپ کی؟دو واو جمع ہو گئے۔تو کہتے ہیں بَعْدَهٗ التقاء ساکنین شد مَیَانِ ہر دو واو،اس کے بعد اجتماع ساکنین ہوا دونوں واو کے درمیان،واو اُوْلٰی را حذف کردند پہلے واو کو حذف کر دیا،دُعُوْا شد بھئی کیا ہو گیا؟دُعُوْا ہوا۔واو را بَیَا بدل نَکَرْدَنْد،بھئی دُعُوْا اصل میں کیا تھا؟دُعِوُوْا،واو سے ماقبل کسرہ تھا،ابھی ضابطہ بتلایا واو سے ماقبل کسرہ ہو تو اس کو کس سے بدلتے ہیں؟یا سے،تو یہاں کیوں نہیں بدلا گیا؟تو وہ بتلا رہے ہیں، کہتے ہیں واو را بَیَا بدل نَکَرْدَنْد واو کو یا سے نہیں بدلا گیا،زیرا چہ در حُکْمِ وسط است اس لیے کیونکہ یہ کس کے حکم میں ہے؟وسط کے حکم میں ہے،درمیان کے حکم میں ہے،اور ہم نے کیا کہا تھا؟طرف میں ہو طرف میں ہو۔یہ وسط کے حکم میں ہے بھئی،زیرا چہ ضمیر مرفوع متصل در حُکْمِ کلمہ است اس لیے کیونکہ ضمیر مرفوع متصل وہ جو ہے وہ کلمہ کے حکم میں ہے۔کس کے حکم میں ہے؟پس آنچہ پیش از او باشد در حُکْمِ وسط باشد،پس وہ جو اس سے ماقبل ہو وہ وسط کے حکم میں ہے۔

دیکھیے بھئی،دُعِوُوْا،ایک تو یہ واو ہے جس سے ماقبل عین کا کسرہ ہے،اور ایک آخر والی واو ضمیر آ گئی،یہ ضمیر کیا ہے؟جمع مذکر غائب کی ہے۔ضمیر مرفوع متصل ہے بھئی،ضمیر مرفوع متصل یاد رکھیے جُزْءِ کلمہ کی طرح ہوتی ہے،کس کی طرح؟جُزْءِ کلمہ کی طرح ہوتی ہے۔اور جب یہ جُزْءِ کلمہ کی طرح ہے تو ماقبل کے واو کو یا سے نہیں بدلا گیا،حالانکہ ضابطے کے مطابق اس کو کس سے بدلنا چاہیے تھا؟یا سے،لیکن پھر کیوں نہیں بدلا گیا؟کیونکہ وہ طرف میں نہیں بلکہ کہاں آیا؟وسط میں آ گیا،بیچ میں آ گیا،آگے اس کے آگے ایک اور واو آ رہا ہے جو کہ ضمیر ہے جمع کی،اور وہ بھی کس کی طرح ہے؟کلمے کے جز کی طرح ہے بھئی۔یہ معنی ہے بھئی،زیرا چہ ضمیر مرفوع متصل در حُکْمِ کلمہ است اس لیے کیونکہ ضمیر مرفوع متصل کلمہ کے حکم میں ہے،پس آنچہ پیش از او باشد در حُکْمِ وسط باشد،پس وہ جو اس سے پہلے ہے،پیش از او اس سے پہلے ہے،اس سے ماقبل میں ہے،در حُکْمِ وسط باشد وہ وسط درمیان کے حکم میں ہے۔

دلیل کیا ہے بھئی اس بات کی کہ ضمیر مرفوع متصل جُزْءِ کلمہ ہے؟ضمیر مرفوع متصل آپ نے کہا کس کی طرح ہے؟جُزْءِ کلمہ کی طرح ہے،بھئی جُزْءِ کلمہ کہاں،یہ تو ایک الگ چیز ہے جو فعل کے ساتھ آ کر جڑی ہے،تو اس کو الگ کلمہ شمار کرنا چاہیے۔کہتے ہیں نہیں بھئی یہ جُزْءِ کلمہ کی طرح ہے،اور اس کے بہت سے دلائل ہیں بھئی،ایک صاحب کتاب ذکر کر رہے ہیں بھئی۔سمجھ میں آئی بات؟ایک صاحب کتاب۔دلیل یہ ذکر کریں گے کہ بھئی اس ضمیر مرفوع متصل کے ساتھ کبھی ضمیر منصوب متصل بھی آ جاتی ہے۔ضَرَبْتُ،کون سی ضمیر ہے ساتھ؟مرفوع،تو ں ضمیر ضَرَبَ کے لیے کیا بن رہی ہے؟اس فعل کے لیے فاعل کیا ہے؟تو ں ضمیر۔سمجھ میں آیا؟اس کو صیغہ ہے تو کیسے پڑھتے ہیں ضَرَبْتُ ترکیب کرنی ہو تو ضَرَبْتُ فعل با فاعل،تو ں ضمیر اس کی اس کا فاعل ہے،ضمیر بارز ہے۔اب یہ ضمیر مرفوع،یہ فاعل ہے اور فاعل کیا ہوتا ہے؟مرفوع،تو یہ ضمیر متصل مرفوع ہے بھئی۔اس کے ساتھ ضمیر منصوب متصل آ جاتی ہے،یعنی مفعول کی ضمیر۔مثلاً میں کہتا ہوں ضَرَبْتُكَ یا ضَرَبْتُهٗ۔یہ کون سی ضمیر ساتھ آ گئی؟منصوب۔ضَرَبْتُكَ کا کیا ترجمہ ہوا؟میں نے آپ کی پٹائی کی،تو یہ کاف ضمیر مخاطب کی یہ مفعول واقع ہوئی،اور مفعول کیا ہوتا ہے؟منصوب۔تو یہ ضمیر منصوب متصل آ گئی ساتھ۔پہلی کیا تھی؟مرفوع متصل فاعل کی ضمیر تھی،دوسری ہے منصوب متصل مفعول کی ضمیر ہے۔

اب کہتے ہیں یہ جائز نہیں ہے کہ منصوب متصل کو پہلے لے آؤ اور مرفوع متصل کو اس کے بعد لے جاؤ۔کیا کرو؟ہاں مرفوع،یہ کسی صورت میں جائز نہیں ہے کہ حالانکہ دونوں متصل ضمیریں ہیں لیکن منصوب متصل وہ جُزْءِ کلمہ کی طرح نہیں،لیکن مرفوع متصل وہ کس کی طرح ہے؟جُزْءِ کلمہ کی طرح ہے۔حتی کہ منصوب متصل کے ذریعے بھی یہ کلمے سے جدا کرنا اسے جائز نہیں۔جیسے زید کی دال کو الگ کرنا درست نہیں ہے زید سے بھئی،سمجھ میں آیا؟اس کے بغیر کلمہ پورا نہیں۔اسی طرح ضَرَبْتُكَ اس کے اندر بھی اس تا کو کس سے؟ضَرَبَ سے کیا کر دیں؟جدا کر دیں،اور درمیان میں کیا لے آئیں؟کاف ضمیر،نہیں، جدا نہیں کر سکتے۔صورت سمجھ میں آ گئی؟تو جیسے کلمے کا جز اس سے الگ نہیں کیا جا سکتا اسی طرح یہاں پر بھی ضمیر مرفوع متصل کو جدا کر کے بیچ میں دوسری ضمیر کا لانا جائز نہیں،معلوم ہوا یہ کس کی طرح ہے؟جُزْءِ کلمہ کی طرح ہے۔جب جُزْءِ کلمہ کی طرح ہے تو اس سے ماقبل جو واو تھا وہ درمیان میں ہوا،اور جب درمیان میں ہوا تو اس کے اندر اعلال اس میں اعلال نہیں کریں گے،کیونکہ ہم نے اعلال کا مقام کہاں بتلایا تھا؟کلمے کی طرف میں ہو،وسط میں نہ ہو۔

بات سب کو سمجھ میں آ گئی؟کہتے ہیں دلیل بر آنکه ضمیر مرفوع متصل بمَنْزِلَهٔ جُزْءِ کلمہ است،دلیل اس بات پر کہ ضمیر مرفوع متصل جو ہے وہ جُزْءِ کلمہ کے درجے میں ہے،وہ یہ دلیل یہ ہے کہ چوں ضمیر منصوب متصل بَدَوْ لَاحِقْ میشود کہ جب ضمیر منصوب متصل بَدَوْ اس کے ساتھ لَاحِقْ میشود کیا

ہو جاتی ہے؟ لاحق ہو جاتی ہے، مل جاتی ہے۔ **فصل** مَيَانِ **ضمیر مرفوع متصل** وَمَيَانِ عَامِلِ **او درست** نَبَوَد، تو جدائی کرنا، فصل کرنا، کس کے درمیان؟ ضمیر مرفوع متصل کے درمیان، وَمَيَانِ عَامِلِ **او** اور اس کے عامل۔ بھئی یہ ضمیر توں ضمیر یا یوں کہیں تا ضمیر یہ مرفوع ہے، فاعل ہے، یہ کس کے لیے فاعل ہے؟ ضَرَبَ کے لیے، تو ضَرَبَ اور تا کے درم اس کے، تا ہوئی معمول، اور ضَرَبَ کیا ہوا؟ عامل۔ تو اس تا کو اپنے عامل سے جدا کرنا اور بیچ میں کون سی ضمیر لے آنا؟ منصوب متصل یہ جائز نہیں، یہی بات بیان کر رہے ہیں بھئی۔ تو فصل کرنا جدائی کرنا ضمیر مرفوع متصل کے درمیان وَمَيَانِ عَامِلِ **او** اور اس کے عامل کے درمیان **درست** نَبَوَد یہ درست نہیں ہے، **چوں** ضَرَبْتُكَ جیسے ضَرَبْتُكَ بھئی۔ سمجھ میں آیا؟

اس کی ایک اور دلیل یاد رکھیں مولانا۔ بہت سی دلیلیں علماء نے ذکر کی ہیں کہ ضمیر مرفوع متصل کس کی طرح ہے؟ جُزْءِ کلمہ کی طرح۔ ایک اور دلیل دلچسپ ہے ذرا وہ آپ کو بتلا دیتا ہوں۔ بھئی دیکھو ایک کلمہ ہو تو اس کے ساتھ یائے نسبت ملا دی جاتی ہے، یائے مشدد نسبت کے لیے۔ جیسے لاہوری، لاہور کیا ہے؟ ایک کلمہ، اس کے ساتھ کیا کر دی گئی؟ یائے نسبت کی ملا دی گئی یائے مشدد، لاہوری کیا معنی؟ لاہور والا، لاہور کی طرف منسوب بھئی، جو چیز بھی لاہور کی طرف منسوب ہو گی اسے کیا کہیں گے؟ لاہوری بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟ اور یہ یائے مشدد یعنی یہ جو یائے نسبت ہے مفرد ایک کلمے کے آخر میں آتی ہے بھئی، سمجھ میں آیا؟ جملے کے آخر میں نہیں۔ اچھا، تو جملے کے آخر میں نہیں آئے گی۔ تو لیکن یہاں پر ضمیر مرفوع کے ساتھ اس یا کو ملایا جاتا ہے۔ مثلاً یاد رکھیے قدیم زمانے میں بوڑھے کو كُنْتِيٌّ کہتے تھے، کیا کہتے تھے؟ كُنْتِيٌّ۔ اب یہ وہی صیغہ ہے كُنْتُ، كُنْتُ، كَانَ يَكُوْنُ سے كُنْتُ۔ دیکھو ضمیر مرفوع متصل اس کے ساتھ ہے، لیکن پھر بھی اس کے ساتھ کیا ملا دی گئی؟ یائے مشدد یعنی یائے نسبت کی ملا دی گئی، معلوم ہوا یہ ایک ہی کلمے کے حکم میں ہے، کیونکہ یائے مشدد تو کس کے ساتھ ملائی جاتی ہے؟ مفرد کے ساتھ بھئی، بات سمجھ میں آئی؟ معلوم ہوا اس کو مفرد کا حکم دیا اور اسی لیے اس کے ساتھ یائے مشدد مل گئی۔ تو بوڑھے کو كُنْتِيٌّ کہتے تھے بھئی، اس لیے کیونکہ بوڑھا اکثر ایسی باتیں کرتا ہے وہ کہتا ہے كُنْتُ كَذَا فِيْ شَبَابِيْ، كُنْتُ كَذَا، جوانی میں میں ایسا تھا، جوانی میں میں ایسا تھا بھئی۔ تو وہ كُنْتُ کا لفظ کثرت سے استعمال کرتا ہے اس لیے اس کا نام ہی کیا رکھ دیا گیا؟ كُنْتِيٌّ بھئی۔

اسی سے ہے جیسے طالب علم مَا تَقُوْلُ کہا جاتا تھا، کیا کہتے تھے؟ مَا تَقُوْلُ۔ کیونکہ طالب علم جب بھی بیٹھتے دو طالب علم کسی مسئلے پہ تکرار شروع کرنے لگتے تو کہتے تھے، مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ، تم کیا کہتے ہو اس مسئلہ کے بارے میں، آپس میں بحث مباحثہ کرتے سبق یاد کرتے تھے۔ جو بھی مسئلہ شروع کرنے لگے ہاں بھئی مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ آپ اس مسئلے کے بارے میں کیا کہتے ہیں، وہ تقریر کرتا دوسرا اعتراض کرتا اور اس طرح بات ہوتی تھی۔ تو چونکہ ایک لفظ تھا چونکہ یہ لفظ جو ہے مَا تَقُوْلُ وہ کثرت سے استعمال کرتے تھے تو نام ہی کیا پڑ گیا؟ مَا تَقُوْلُ نام پڑ گیا بھئی، بات سمجھ میں آ گئی بھئی؟ ایسے ہی بوڑھا كُنْتُ كُنْتُ كَذَا كُنْتُ كَذَا بڑا کہتے ہیں، بوڑھے کہتے ہیں تو ان کا نام ہی کیا پڑ گیا؟ كُنْتِيٌّ۔ اسی سے مؤرخ اِبْنُ خَلِّكَانَ ہے مولانا۔ یہ خَلِّ اور كَانَ کا لفظ بڑا استعمال کرتا تھا۔ دو لفظ عربی کے ہیں خَلِّ اور كَانَ۔ یہ بہت کثرت سے استعمال کرتا تھا تو نام ہی کیا پڑ گیا؟ اِبْنُ خَلِّكَانَ بھئی، اِبْنُ خَلِّكَانَ بھئی۔

چلیے بس مولانا، هٰذَا هو الْمَرَامُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ۔

مضارعِ ناقص میں جمع مذکر و مؤنث کا فرق اور واوِ ثالث کا چوتھی جگہ یا ہونا

سبق نمبر ۱۰۵—تاریخِ درس: ۱۸ فروری ۲۰۰۹ء

مُسْتَقْبِل معلوم:

يَدْعُو	يَدْعُوَانِ	يَدْعُونَ

، جمع مذکر و مؤنث بیک طریق اند۔ اچھا بھائی دعا کی گردان یعنی ناقص کی گردانیں اور ان کی تعلیلات اور پھر ان سے متعلقہ قوانین بیان ہو رہے ہیں بھائی۔ مضارع معلوم کی گردان بتلائی بھائی

يَدْعُو	يَدْعُوَانِ	يَدْعُونَ	إِلٰى آخِرِهِ

، آخر تک گردان کر لیجیے اس طریقے پر۔ کہتے ہیں جمع مذکر و مؤنث بیک طریق اند، جمع مذکر اور مؤنث ایک طریقے پر آتے ہیں، یعنی صورتاً ایک جیسے ہوتے ہیں۔

کس طرح گردان ہو گی بھائی؟

يَدْعُو	يَدْعُوَانِ	يَدْعُونَ
تَدْعُو	تَدْعُوَانِ	يَدْعُونَ

۔

يَدْعُو	يَدْعُوَانِ	يَدْعُونَ

دیکھو جمع مذکر غائب يَدْعُونَ ہے، اور

تَدْعُو	تَدْعُوَانِ	يَدْعُونَ

جمع مؤنث غائب جو ہے یہ بھی يَدْعُونَ وزن آیا بھائی۔ تو دیکھیے جمع مذکر يَدْعُونَ اصل میں کیا تھا؟ اصل نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟ میں نے بتایا جس باب سے ہے وہی صیغہ نکالو اس وزن پر لے جاؤ بھائی۔ نَصَرَ باب ہے

يَنْصُرُ	يَنْصُرَانِ	يَنْصُرُونَ	يَدْعُوْونَ

۔صورت سمجھ میں آگئی؟یَدْعُوُونَ، تو واو پر ضمہ ثقیل تھا اس کو گرا دیا، تو دو واو جمع ہوئے ساکن، تو اجتماعِ سَاكِنَيْنِ عَلَى غَيْرِ حَدِّهِ آیا، اول مدہ تھا اس کو گرا دیا، کیا رہ گیا؟یَدْعُونَ۔ تو پہلا واو گر گیا اور پہلا واو تھا لام کلمہ، کیا تھا؟ لام کلمہ۔ لام تھا، لام گر گیا تو کیا رہ گیا؟ وزن تھا یَنْصُرُونَ، یَفْعُلُونَ۔ جی، لام گر چکا، کیا رہ گیا؟ یَفْعُلُونَ، لام گرا دو یَفْعُونَ، کیا وزن ہے؟ یَفْعُونَ۔ یَفْعُونَ وزن یہ کس صیغے کا ہے؟ جمع مذکر۔ یَدْعُونَ جمع مذکر غائب کا صیغہ جو ہے یَدْعُونَ دراصل یَفْعُونَ ہے لام گر چکا ہے، صورت سمجھ میں آگئی؟

اب ذرا جمع مؤنث پر آؤ بھائی، یہ وہ بھی یَدْعُونَ ہے، یَدْعُونَ۔ تو نَصَرَ سے نکالو یہ صیغہ اس کی اصل کیا ہے؟

یَنْصُرُ	یَنْصُرَانِ	یَنْصُرُونَ	تَنْصُرُ
تَنْصُرَانِ	یَنْصُرْنَ	یَنْصُرْنَ	

۔اچھا یہاں بھی کیا ہوا؟یَدْعُونَ۔ معلوم ہوا یہاں کوئی تعلیل نہیں ہوئی بھائی۔یَنْصُرْنَ یَدْعُونَ دیکھو پورا وزن برابر ہے، اور یَنْصُرْنَ کا کیا وزن ہے؟یَفْعُلْنَ۔ تو دیکھو جمع مؤنث غائب کا وزن ہے یَفْعُلْنَ اور جمع مذکر غائب کا وزن کیا ہے؟یَفْعُونَ۔ فرق سمجھ میں آیا دونوں وزنوں میں بھائی؟ یہی بات بیان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں **جمع مذکر و مؤنث بیک طریق اند**، جمع مذکر اور مؤنث جو ہیں ایک طریقے پر آتے ہیں یعنی غائب کے، إِلَّا أَنَّ الْوَاوَ ضَمِيرٌ مگر یہ کہ واو جو ہے ضمیر ہے فِي جمع الْمُذَكَّرِ کس کے اندر؟ جمع مذکر کے اندر۔ جمع مذکر یَدْعُونَ میں یہ جو واو ہے یہ جمع مذکر کی ضمیر ہے اور لام کلمہ گر چکا ہے۔ وَلَامُ الْكَلِمَةِ فِي جمع الْمُؤَنَّثِ اور یہ جو واو ہے یہ لام کلمہ ہے جمع مؤنث کے اندر، یَدْعُونَ یہ واو کیا ہے؟یَفْعُلْنَ لام ہے بھائی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھائی؟ فَوَزْنُ الْأَوَّلِ یَفْعُونَ پس پہلے کا وزن یَفْعُونَ ہے یعنی کس کا وزن؟ جمع مذکر غائب کے صیغے کا۔ وَوَزْنُ الثَّانِي یَفْعُلْنَ اور دوسرے کا وزن یَفْعُلْنَ ہے یعنی جمع مؤنث غائب کا وزن بھائی۔

وَمَجْهُولُهُ اب مجہول گردان اسی بھائی یَدْعُو کی بھائی ناقص کی، یُدْعَى یُدْعَيَانِ إِلَى آخِرِهِ کہتے ہیں آخر تک گردان کر لیجیے۔ کہتے ہیں تعلیل ذکر کر رہے ہیں یُدْعَيَانِ **دراصل** یُدْعَوَانِ **بود**، یُدْعَيَانِ اصل میں کیا تھا؟ یُدْعَوَانِ۔ یُدْعَوَانِ کیونکہ واوی ہے نا دعا یَدْعُو سے ہے۔ تو یُدْعَوَانِ تھا، **واو را یا کردند**، واو کو کیا کیا؟ یَا۔ یَا کر دیا تو یُدْعَيَانِ **شد**، کیا ہوا؟ یُدْعَيَانِ۔ یُدْعَيَانِ ہو ا یُدْعَيَانِ۔

قَانُونُهُ اس اعلال کا قانون وہ یہ ہے۔ اب بھائی یہ قانون ذکر کر رہے ہیں کہتے ہیں **ہر واوے کہ در کلمہ ثالث باشد**، ہر وہ واو جو کہ کلمے کے اندر تیسرا ہو یعنی تیسرے نمبر پر آئے، **چوں رابع گردد** جب وہ چوتھا ہو جاتا ہے، فَصَاعِدًا یا اس سے زیادہ، چوتھے نمبر پر چلا جائے یا اس سے زیادہ یعنی پانچویں یا چھٹے نمبر پر چلا جائے، **و حرکت ما قبل او مخالف او باشد** اور اس کے ما قبل کی حرکت اس کے مخالف ہو، یعنی وہ واو جو تیسرے نمبر پر تھا کہاں چلا گیا؟ چوتھے یا پانچویں نمبر پر چلا جائے اور اس واو کے ما قبل کی حرکت اس کے مخالف ہو یعنی ضمہ نہ ہو ما قبل میں، چاہے فتحہ ہو چاہے کسرہ ہو۔ اچھا تو کہتے ہیں **واو را بیا بدل کنند** اس واو کو یَا سے بدلتے ہیں، چنانچہ یُدْعَيَانِ۔ تو دیکھو دَعَوَ دال عَيْنْ واو اس کا مادہ تھا، تو یہ واو تیسرے نمبر پر تھا تو یُدْعَى میں کہاں چلا گیا؟ چوتھے نمبر پر چلا گیا اور ما قبل حرکت اس کے مخالف تھی یعنی ضمہ نہیں تھا تو اس کو کس سے بدل دیا؟ یَا سے۔ چنانچہ یُدْعَيَانِ یہ اصل میں کیا تھا؟ یُدْعَوَانِ۔ یُرْضَيَانِ، رَضِيَ سے ہے آپ جانتے ہیں رَضِيَ اصل میں کیا تھا؟ رَضِوَ، رِضْوَانٌ بھائی اسی سے ہے رِضْوَانٌ، تو واوی ہے مولانا۔ تو یہاں بھی یُرْضَيَانِ اصل میں یُرْضَوَانِ تھا، واو چوتھے نمبر پر گیا اور ما قبل حرکت اس کے مخالف تھی تو اس کو یَا سے بدل دیا۔ وَأَعْلَيْتُ اصل میں کیا تھا؟ أَعْلَوْتُ، أَعْلَوْتُ، سمجھ میں آیا؟

أَكْرَمْتُ	أَعْلَوْتُ	عُلُوٌّ	عَيْنْ

لام واو اس کا مادہ ہے بھائی۔ جی عَلَا يَعْلُو سے، تو باب إِفْعَالٌ آیا مولانا، چوتھے نمبر پر چلا گیا تو اس کو یَا سے بدل دیا۔

أَغْزَيْتُ	غَزَا	يَغْزُو	غَيْنْ

زا واو اس کا مادہ ہے، واو یَا سے بدل گیا۔ وَاسْتَعْلَيْتُ دیکھو اس کا بھی وہی مادہ ہے عَيْنْ لام اور واو عَلَا يَعْلُو سے، تو باب اسْتِفْعَالٌ آیا تو یَا سے بدل دیا۔ اسی طرح مُعْلَيَانِ یہ اصل میں کیا تھا؟ مُعْلَوَانِ تھا بھائی۔ یہ کون سا صیغہ ہے مُعْلَيَانِ بھائی؟ تثنیہ کا صیغہ ہے شاباش، یہ تو الف نون سے آپ کو پتہ چل گیا، اور اسم مفعول ہے اور کس باب سے ہے؟ باب إِفْعَالْ سے ہے شاباش بھائی۔ وَمُسْتَعْلَيَانِ یہاں بھی دیکھو اصل میں کیا تھا بھائی؟ مُسْتَعْلَوَانِ تھا بھائی، واو کو یَا سے بدل دیا گیا۔

ودر عَدَاوَةٌ واورا بیابدل نہ کردند تو یہ ایک اشکال کا اعتراض کا جواب دے رہے ہیں، ایک سوال کا جواب دے رہے ہیں یوں کہیں۔ سوال یہ کہ عَدَاوَةٌ کے اندر بھی بھائی یہ واو چوتھے نمبر پر چلا گیا، اور تو اس کو یَا سے کیوں نہیں بدلا گیا؟ جواب دیا اس لیے کیونکہ اس کا ما قبل مُتَحَرِّكٌ نہیں ہے، اور ہم نے کہا تھا ما قبل مُتَحَرِّكٌ ہو اور اس کی حرکت اس کے مخالف ہو بھائی۔ تو کہتے ہیں **ودر عَدَاوَةٌ واورا بیابدل نہ کردند** عَدَاوَةٌ کے اندر واو کو یَا سے بدلا نہیں، **زیرا ں چہ ما قبل او متحرک نیست** اس لیے کیونکہ اس کا ما قبل جو ہے وہ مُتَحَرِّكٌ نہیں ہے۔ أَمَّا شِكَايَةٌ **محمول أست بر** حِكَايَةٌ یہ بھی ایک سوال کا جواب، سوال یہ کہ شِكَايَةٌ بھی تو اصل میں شِكَاوَةٌ تھا، شَكَا يَشْكُو سے ہے شَكَا يَشْكُو، جی تو یہ تو واوی ہے تو شِكَاوَةٌ یہاں بھی تو واو سے ما قبل مُتَحَرِّكٌ نہیں ہے ساکن ہے جیسے عَدَاوَةٌ کے اندر تھا، تو یہاں کیوں واو کو یَا سے بدلا گیا؟ جواب دے رہے ہیں کہ یہ محمول ہے حِكَايَةٌ جیسے مصادر پر۔ کس پر؟ حِكَايَةٌ پر۔ حِكَايَةٌ، اور حَكَى يَحْكِي وہاں تو یَا ہے تو لہذا وہاں چونکہ یہ جو وزن ہے حِكَايَةٌ والا وزن، یہ ناقص میں آتا ہے اور یائی کے میں آتا ہے ناقص یائی کے اندر۔ تو اگر کوئی واوی بھی اس وزن پر آجائے تو اس کو بھی کیا کر دیتے ہیں؟ واو کو یَا سے بدلتے ہیں تاکہ اس جیسی صورت بن جائے۔ تو چنانچہ شِكَايَةٌ محمول ہے کس پر؟ حِكَايَةٌ پر۔ تو اس وزن پر تھا، یہ وزن تو خاص ہے یائی کے ساتھ یَا کے ساتھ آتا ہے، تو اس واو کو بھی کس سے بدل دیا گیا؟ یَا سے بدل دیا گیا۔ تو کہتے ہیں أَمَّا شِكَايَةٌ **محمول أست بر** حِكَايَةٌ اور باقی شِكَايَةٌ جو ہے وہ محمول ہے حِكَايَةٌ پر **بر** حِكَايَةٌ وَغَيْرِ ذَلِكَ حِكَايَةٌ وغیرہ پر محمول ہے بھائی۔ **زیرا ں چہ مصدر بریں وزن از ناقص مختص أست بیا**، اس لیے کیونکہ مصدر جو ہے اس وزن پر ناقص سے جو ہے وہ مختص ہے بیا، وہ مختص ہے کس کے ساتھ؟ یَا کے ساتھ، إِلَّا نَادِرًا مگر نادر بہت کم۔ یہ وزن جب بھی آیا ہے مصدر کے اندر ناقص کے اندر کس وزن سے آیا ہے؟ یَا کے ساتھ آیا ہے، واو میں نہایت نادر آیا ہے۔ سمجھ میں آیا؟ تو جو نادر تھا ہم نے اس کو بھی اس یَا کی صورت دے دی، واو کو کس سے بدل دیا؟ یَا سے۔ چنانچہ حِمَايَةٌ وَسِرَايَةٌ وَدِرَايَةٌ وَهِدَايَةٌ وَوِلَايَةٌ وَرِعَايَةٌ وَغَيْرُ ذَلِكَ اور ان کے علاوہ بھائی، دیکھو یہ سارے دیکھو یائی ہیں بھائی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھائی؟ تو یہ مختص ہے چونکہ یَا کے ساتھ ناقص کے اندر یہ وزن، **پس آنچہ بواو آید** پس وہ جو واو کے ساتھ آیا مصدر، **واورا بیابدل کنند** تو واو کو یَا سے بدلتے ہیں، **تا در صورت مختلف نہ باشد** تاکہ صورت کے اندر ان سے مختلف نہ ہو۔

فَهَذَا كَمَا قَالَ بَعْضُهُمْ پس یہ اسی طرح ہے جیسے کہ بعض علماء نے کہا ہے فِي نحو كَيْنُونَةٌ، كَيْنُونَةٌ کے اندر جیسے کہا ہے بعض علماء نے بھائی، کس کے اندر؟ كَيْنُونَةٌ۔ کہتے ہیں دراصل قُونُونَةٌ اسی طرح آپ کی کتابوں میں؟ كَوْنُونَةٌ۔ ہاں كَوْنُونَةٌ ہونا چاہیے بھائی، بہر حال قُونُونَةٌ ہو تو بھی صحیح ہے اصل میں امام اخفش وغیرہ اور کوفہ والے کہتے ہیں کہ كَيْنُونَةٌ اصل میں تھا قُونُونَةٌ، کاف پر ضمہ تھا بھائی قُونُونَةٌ، پھر کاف کے ضمے کو کس سے بدل دیا گیا؟ فتحہ سے بدل دیا گیا تو کیا ہوا؟ كَوْنُونَةٌ۔ تو یا آپ قُونُونَةٌ پڑھ لیں یا كَوْنُونَةٌ پڑھ لیں دونوں طرح صحیح ہے۔ تو کہتے ہیں كَيْنُونَةٌ **دراصل** كَوْنُونَةٌ **بود**، كَيْنُونَةٌ اصل میں کیا تھا؟ كَوْنُونَةٌ تھا بود تھا۔ **واورا بیابدل کردند** واو کو یَا سے بدل دیا، **زیرا ں چہ ایں وزن در** مصادرِ أَجْوَف **بیا غالب آمدہ أست** اس لیے کیونکہ یہ وزن جو ہے أَجْوَف کے مصادر کے اندر یَا کے ساتھ غالبا آیا ہے، اکثر کس کے ساتھ آیا ہے؟ یَا کے ساتھ آیا ہے بھائی۔ چنانچہ دیکھیے آپ بھائی مثالیں بھی دے رہے ہیں چنانچہ قَيْلُولَةٌ دیکھو یَا کے ساتھ آیا ہے، بَيْنُونَةٌ دیکھو یَا کے ساتھ، وَغَيْرُ ذَلِكَ اور اس کے علاوہ بھائی۔

فَمَا	جَاءَ	بِالْوَاوِ

پس وہ جو واو کے ساتھ آیا یعنی

كَوْنُونَةٌ	أُبْدِلَتْ	وَاوُهُ	يَاءً

بھائی

أُبْدِلَتْ	وَاوُهُ	يَاءً

تو اس کے واو کو یَا سے بدل دیا گیا بھائی، تو کیا ہوا؟ کَيْنُونَةٌ ہوا۔

مُسْتَقْبِلِ **معروف بانون** ثَقِيلَة بھائی، مستقبل معروف یعنی مضارع کی گردان نون ثَقِيلَة کے ساتھ، يَدْعُوَنَّ إِلَى آخِرِهِ آخر تک گردان کر لیجیے۔ بھائی یہ فعل مضارع کے ساتھ بعض اوقات نون ثَقِيلَة یا نون خَفِيفَة ملتا ہے بھائی، نون خَفِيفَة بھائی۔ تو نون ثَقِيلَة اور خَفِيفَة بھائی، اب نون ثَقِيلَة ہے مولانا تو يَدْعُوَنَّ گردان اس طرح ہو گی بھائی۔ وَمَجْهُولُهُ بِهَا مجہول اس نون ثَقِيلَة کے ساتھ يُدْعَيَنَّ یہ اس طرح ہو گی يُدْعَيَنَّ إِلَى آخِرِهِ آخر تک گردان ہو گی۔ يُدْعَوُنَّ دیکھیے مجہول مولانا يُدْعَوُنَّ جمع کا صیغہ ہے،

يُدْعَيَنَّ	يُدْعَيَانِّ	يُدْعَوُنَّ
يُدْعَيَنَّ	يُدْعَيَانِّ	يُدْعَوُنَّ

اب تعلیل بتلا رہے ہیں یہ کیسے بنا ہے؟ کہتے ہیں دراصل يُدْعَوُونَ تھا، يُدْعَوُونَ **بود**، اصل میں کیا تھا؟ يُدْعَوُونَ۔ **واوأَلِف گشت و بیفتاد** واو مُتَحَرِّك ما قبل فتحہ تھا بھائی يُدْعَوُونَ اور وہ کیا ہوا؟ أَلِف ہوا، و بیفتاد اور گر گیا۔ يُدْعَوُونَ واو مُتَحَرِّك ما قبل فتحہ تھا اس کو کس سے بدلا؟ أَلِف سے۔ پھر اجتماع سَاكِنَيْنِ آیا بھائی أَلِف اور واو میں، اول مدہ أَلِف تھا اس کو کیا کیا؟ گرا دیا، تو کیا ہوا؟ يُدْعَوْنَ۔ تو کہتے ہیں یہ دراصل کیا تھا يُدْعَوُونَ، يُنْصَرُونَ، **واوأَلِف گشت و بیفتاد** واو کیا ہوا؟ واو مُتَحَرِّك ما قبل فتحہ تھا کس سے بدلا؟ أَلِف سے بدلا اور پھر اجتماع سَاكِنَيْنِ کی وجہ سے أَلِف گر گیا، یا یوں کہیں مولانا واو چوتھی جگہ چلا گیا تیسرا تھا کہاں چلا گیا؟ چوتھی جگہ اور پھر وہ کس سے بدلا؟ يَا سے، کیا ہوا؟ يُدْعَيُونَ۔ پھر يَا مُتَحَرِّك ما قبل فتحہ اس يَا کو کس سے بدلا؟ أَلِف سے بدلا، تو پھر اجتماع سَاكِنَيْنِ کی وجہ سے أَلِف گر گیا تو کیا رہ گیا؟ يُدْعَوْنَ۔ سمجھ میں آیا بھائی؟ یہ معنی ہے **واوأَلِف گشت و بیفتاد**، واوأَلِف ہوا اور گر گیا۔

وچوں نون تَأْكِيدِ ثَقِيلَة **بدو متصل شد**، اچھا کیا وزن ہوا؟ يُدْعَوْنَ، اب اس کے ساتھ نون ثَقِيلَة ملائیں گے۔ نون ثَقِيلَة نون مشدد ہوتا ہے، جب وہ ملاتے ہیں ساتھ تو نون إِعْرَابِي گر جاتا ہے، تو یہ والا نون گر جائے گا يُدْعَوْنَ یہ نون گر گیا، نون مشدد لے آؤ کیا بن گیا؟ يُدْعَوْنَّ۔ کیا بنا؟ يُدْعَوْنَّ۔ اب اس صورت کے اندر دو ساکن اکٹھے آ گئے بھائی، ایک تو واو اور ایک نون ثَقِيلَة کا نون پہلا نون نون مدغم جو ہے۔ تو اس صورت کے اندر بھائی واو کو ضمہ دے دیا کیا بن گیا؟ يُدْعَوُنَّ، کیا بن گیا؟ يُدْعَوُنَّ۔ دیکھیے بھائی تو کہتے ہیں **چوں نون** تَأْكِيدِ ثَقِيلَة **بدو متصل شد** جب نون تَأْكِيدِ ثَقِيلَة اس کے ساتھ مل گیا، **نون** إِعْرَابِي **ساقط شد** نون إِعْرَابِي کیا ہوا؟ ساقط ہو گیا گر گیا۔ **دو ساکن بہم آمدند** دو ساکن اکٹھے آ گئے، واو و نون مدغم ایک واو اور دوسرا نون مدغم۔ **واو را ضمہ دادند** واو کو ضمہ دیا، يُدْعَوُنَّ **شد** کیا ہوا؟ يُدْعَوُنَّ ہوا۔ سوال پیدا ہوتا ہے بھائی دو ساکن آئے اکٹھے تو اول کو گرانا چاہیے تھا بھائی گرایا کیوں نہیں ضمہ کیوں دیا؟ جواب یہ مولانا کہ گراتے اس وقت ہیں جب اول حرف مدہ ہو، اور یہاں واو جو تھا مدہ نہیں تھا واو مدہ تو کس کو کہتے ہیں؟ جس سے ما قبل ضمہ ہو اور اس واو سے ما قبل ضمہ نہیں ہے بھائی، اس سے ما قبل تو فتحہ ہے بھائی۔ اگر ضمہ ہوتا تو پھر ہم گرا دیتے لیکن ضمہ ہے نہیں، لہذا اب کیا کیا گیا؟ واو کو ضمے کی حرکت دے دی تو کیا ہوا؟ يُدْعَوُنَّ۔ بات سمجھ میں آ گئی سب کو بھائی؟ اچھی طرح۔

اب یہ تو تعلیل ذکر کر دی اس طرح ہوا ہے اب قانون ذکر کر رہے ہیں کہاں پر حرکت دیں گے؟ کہتے ہیں **ہر جا کہ دو ساکن بہم آیند** ہر وہ جگہ کہ جہاں پر دو ساکن اکٹھے آ جائیں، **در غیر حد خود** کس طریقے پر؟ عَلَى غَيْرِ حَدِّهِ بھائی۔ أُولِ **ایشاں واو جمع باشد** اور ان میں سے پہلا کیا ہو واو جمع ہو، **و حرکت ما قبل او مخالف او گردد** اور اس کے ما قبل کی حرکت اس کے مخالف ہو جائے، **آن را ضمہ می باید داد** اس کو کیا دینا چاہیے؟ ضمہ دینا چاہیے۔ چنانچہ دَعَوُا اللَّهَ، دیکھا دَعَوْا اور آگے لفظ اللہ آیا تو اب ہمزہ وَصْلِي تو گر گیا اب لام بھی ساکن لفظ اللہ کا پہلا لام اور واو بھی ساکن، تو اجتماع سَاكِنَيْنِ آیا اور اس صورت میں کیا کرتے ہیں؟ اگر پہلا مدہ ہو تو گرا دیتے ہیں لیکن یہاں پہلا واو مدہ نہیں ہے کیونکہ واو سے پہلے ضمہ نہیں، تو پھر اس صورت میں واو جمع ہو تو پھر کیا کرتے ہیں؟ ضمہ دیتے ہیں، تو دَعَوْا کے اندر بھی واو جو تھا واو جمع تھا اس کو ضمہ دیا تو دَعَوُا اللَّهَ ہوا۔ اسی طرح وَلَا تَخْشَوْا النَّاسَ، لَا تَخْشَوْا تھا لَا تَخْشَوْا، واو جمع تھا اور النَّاسَ آگے لفظ آیا بھائی، اور ہمزہ وَصْلِي گر گیا تو نون بھی ساکن، ما قبل میں واو بھی ساکن، اور یہ واو کون سا تھا؟ واو جمع تھا، تو دو ساکن اکٹھے آئے جن میں پہلا کیا ہے؟ واو جمع ہے اور واو جمع کے ما قبل کی حرکت اس کے مخالف ہے، تو اس صورت میں واو کو کیا دیتے ہیں؟ ضمہ، تو ضمہ دیا تو وَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ ہوا۔

تُدْعَيِنَّ، اب واحد مؤنث مخاطبہ کے صیغے میں نون ثَقِيلَة کیسے جڑے گا کیسے بنے گا وہ بتلا رہے ہیں۔ کہتے ہیں **دراصل** تُدْعَوِينَ **بود** بھائی، اصل میں کیا تھا؟ تُدْعَوِينَ تھا۔ کیسے؟ تُنْصَرِينَ تُنْصَرِينَ اچھا۔ واو مُتَحَرِّك ما قبل فتحہ تھا اس کو کس سے بدلا؟ أَلِف سے۔ تو کہتے ہیں تُدْعَيِنَّ **دراصل** تُدْعَوِينَ **بود** یہ تُدْعَوِينَ تھا اصل میں، **واو أَلِف گشت** واو أَلِف ہو گیا **و بیفتاد** اور پھر اجتماع سَاكِنَيْنِ سے گر گیا، تُدْعَيْنَ **شد** کیا ہوا؟ تُدْعَيْنَ ہوا۔ **چوں نون** تَأْكِيد **بدو متصل شد** جب اس کے ساتھ نون تَأْكِيد مل گیا، **نون** إِعْرَابِي **ساقط شد** بھائی نون إِعْرَابِي کیا ہوا؟ گر گیا۔ تُدْعَيْنَ نون یہ والا نون تو إِعْرَابِي ہے یہ گر گیا، نون ثَقِيلَة آ گیا ساتھ یعنی نون مشدد کیا بن گیا؟ تُدْعَيْنَّ۔ تو يَا بھی ساکن اور اگلا نون مدغم بھی ساکن۔ اچھا تو کہتے ہیں **نون** إِعْرَابِي **ساقط شد**، بَعْدَهُ **دو ساکن بہم آمدند** اس کے بعد دو ساکن اکٹھے آ گئے، يَا و نون مدغم ایک يَا اور ایک نون مدغم۔ وأول **ایشاں مدہ نہ بود** اور ان میں سے پہلا مدہ نہیں تھا۔ مدہ ہوتا تو گرا دیتے لیکن مدہ نہیں تھا۔ تو يَا **را حرکت کسرہ دادند** تو يَا کو کسرہ کی حرکت دے دی كَمَا هُوَ الْأَصْلُ فِي مِثْلِهِ جیسے کہ اصل ہے اس جیسوں کے اندر، یعنی ایسے موقع پر جب يَا ساکن ہو دو ساکن اکٹھے آئیں اول يَا ہو تو پھر کیا کرتے ہیں؟ کسرہ دیتے ہیں جیسے واو کے اندر کیا دیا تھا؟ ضمہ دیا تھا بھائی۔ تو یہاں ضمہ دیا کسرہ دے دیا اس کو مولانا تو تُدْعَيِنَّ ہوا۔ تُدْعَيْنَّ تھا پھر کیا ہوا؟ تُدْعَيِنَّ ہو گیا بھائی۔ وَسَيَأْتِيكَ ذِكْرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور عنقریب آ جائے گا اس کا ذکر آپ کے پاس إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ کہتے ہیں عنقریب إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ادغام کی بحث کے اندر اس کی تفصیل آ جائے گی بھائی۔ چلیے بس مولانا، هَذَا هُوَ الْمَرَامُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْكَلَامِ۔

جحد، نفیِ ابد، امر و نہی، «مدعُوٌّ» اور مہموز العین و ناقص «رَاٰی» کے احکام

سبق نمبر ۱۰۶—تاریخِ درس: ۲۰ فروری ۲۰۰۹ء

فعل جَحْد مُسْتَقْبِل معروف لَمْ يَدْعُ اِلٰى اٰخِرِهٖ، مجہول لَمْ يُدْعَ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

ناقص کی گردانیں چل رہی ہیں بھئی، تَعْلِیْلَات ساتھ ساتھ مصنف ذکر کرتے جا رہے ہیں۔ اب فعل جَحْد کے بارے میں بتلا رہے ہیں۔ اس کی گردان اس طرح ہو گی بھئی لَمْ يَدْعُ اِلٰى اٰخِرِهٖ آخر تک اسی طرح گردان کر لیجیے۔ مجہول جو ہے لَمْ يُدْعَ ہے، یہ گردان کر لیجیے۔ مُسْتَقْبِل **معروف بانفی اَبَد**، مُسْتَقْبِل معروف اَبَد کی نفی کے لیے۔ بھئی یہ جو لَنْ نَاصِبَہ ہے، یہ نفی میں تَاْکِیْد پیدا کرتا ہے اور نفی مُسْتَقْبِل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ کس کے ساتھ خاص کر دیتا ہے؟ مثلاً میں کہتا ہوں لَنْ اَضْرِبَ زَيْدًا، تو کیا معنی؟ میں ہرگز زَيْد کی پٹائی نہیں کروں گا بھئی۔ مُسْتَقْبِل سے کیا کر دی؟ ضَرْب کی، ضَرْبِ زَيْد کی نفی کر دی، اب ہمیشہ کے لیے بھئی۔ اسی لیے نفی اَبَد کہا، ہمیشہ کے لیے نفی کسی چیز کی کرنا۔

تو کہتے ہیں مُسْتَقْبِل **معروف بانفی اَبَد**، مُسْتَقْبِل معروف جو ہے اَبَد کی نفی کے ساتھ لَنْ يَّدْعُوَ۔ یہ دیکھا نصب دیا اس نے بھئی۔ اِلٰى اٰخِرِهٖ آخر تک گردان کہتے ہیں آپ کر لیجیے۔ مجہولہ اس کا مجہول جو ہے لَنْ يُّدْعٰى اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ امر غائب معلوم، امر کی گردان بھئی لِيَدْعُ آخر تک بھئی۔ گردانیں آپ پڑھ چکے ہیں بھئی۔ سمجھ میں آیا؟ ابواب میں اچھی طرح یاد کر چکے ہیں گردانیں آپ۔ امر حاضر معروف جو ہے اُدْعُ بھئی اِلٰى اٰخِرِهٖ آخر تک۔ امر متکلم جو ہے لِاَدْعُ لِنَدْعُ۔ مجہول جو ہے جی غائب معلوم کا لِيُدْعَ آخر تک۔ امر حاضر مجہول لِتُدْعَ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ امر متکلم مجہول لِاُدْعَ لِنُدْعَ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ نہی غائب معلوم لَا يَدْعُ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ نہی حاضر معلوم لَا تَدْعُ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ نہی متکلم معلوم لَا اَدْعُ۔

سمجھ میں آیا بھئی؟ میں تو جلدی جلدی آپ کو بتلاتا جا رہا ہوں، گردانیں آپ کو یاد ہیں بھئی، ورنہ یہاں پر کیا ہونا چاہیے؟ پوری پوری گردان ہونی چاہیے بھئی، سنی بھی چاہیے، سنانی بھی چاہیے بھئی۔ اچھا بھئی، تو لَا اَدْعُ لَا نَدْعُ۔ اسم فاعل جو ہے دَاعٍ۔ اسم مفعول جو ہے مَدْعُوٌّ اِلٰى اٰخِرِهٖ آخر تک بھئی۔

مَدْعُوٌّ، جی تَعْلِیْل کر رہے ہیں اب اس کی۔ کہتے ہیں مَدْعُوٌّ **دراصل** مَدْعُوْوٌ **بود** بھئی، اَصْل میں کیا تھا؟ مَدْعُوْوٌ تھا بروَزْنِ مفعول۔ **واو اول را در دوم ادغام کردند**، واو اول کا واو ثَانِي کے اندر ادغام کر دیا، مَدْعُوٌّ **شد**، کیا ہو گیا؟ مَدْعُوٌّ۔ قَانُوْنُہٗ، اس اعلال کا قانون وہ یہ ہے، **ہر جا کہ دو حرف از یک جنس بہم آیند**، ہر وہ جگہ کہ جہاں دو حرف ایک جنس کے اکٹھے آ جائیں، **اول را در دوم ادغام کنند** تو پہلے کا دوسرے کے اندر ادغام کرتے ہیں۔ وَسَيَاْتِيْ حُكْمُهٗ فِيْ صرف الْمُضَاعَفِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، مصنف فرما رہے ہیں کہ عنقریب اس کا حُکْم مضاعف کی گردان کے اندر اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى آ جائے گا بھئی۔

اَلْيَائِيُّ مِنْهُ وَمِنْ مهموز الْعَيْنِ، يَائِيْ ناقص سے یعنی ناقص يَائِيْ ہو مہموز الْعَيْن سے، یعنی مُرَکَّب باب ہو، ناقص يَائِيْ بھی ہے اور مہموز الْعَيْن بھی ہے، رَاٰی بھئی رَاٰی۔

رَاٰی	يَرٰى	رُؤْيَةً

بھئی۔

رَاٰی	يَرٰى	رُؤْيَةً

۔یَرٰی اَصْل میں کیا تھا؟ یَرْاٰی تھا، کیا تھا؟ یَرْاٰی۔ پھر یَسْاَلُ والا قانون یہاں جَارِي ہوا بھئی۔ ھمزہ کی حرکت نقل کر کے کس کو دے دی؟ مَا قَبْل کو دی، اور ھمزہ کو گرا دیا، تو کیا ہوا؟ جیسے یَسْاَلُ میں کیا ہو جاتا ہے؟ یَسَلُ ہو جاتا ہے، تو یہاں کیا ہوا؟ یَرٰی۔ لیکن فرق آپ پڑھ چکے ہیں۔ یَسَلُ وغیرہ ابواب کے اندر یہ قانون جوازی ہے، اور باب رُؤْیَت کے اندر یہ قانون یعنی یَرٰی وغیرہ کے اندر یہ قانون وجوبی ہے بھئی۔ یہاں یَرْاٰی پڑھنا جَائِز نہیں ہے، کیونکہ ہم نے عربوں سے جب بھی سنا ہے، وہ کبھی بھی یہاں ھمزہ نہیں پڑھتے بلکہ کیا پڑھتے ہیں؟ یَرٰی ہی پڑھتے ہیں بھئی۔ معلوم ہوا یہاں یہ قانون کیا ہے؟ وجوبی ہے بھئی۔

یہ بات پہلے گزر چکی ہے بھئی۔ پہلے کہاں گزری ہے؟ دیکھو، بالکل شروع میں مھموز کی بات آئی تھی۔ بھئی کتاب شروع ہم نے کی تھی بھئی صرف المھموز، صرف الْمُعْتَل سے پہلے دو چار پانچ سطریں پہلے آرہا ہے۔ چوں

یَسَلُ	وَقَدْ	اَفْلَحَ

وَلُزُوْمِ **ایں اعلال در باب** یَرٰی شَاذ **است** بھئی، یَرٰی کے اندر اس باب کا وجوب کیا ہے؟ اس اعلال کا وجوب یَرٰی کے اندر شَاذ ہے بھئی، وہاں وَاجِب ہے بھئی۔

تو کہتے ہیں

رَاٰی	یَرٰی	رُؤْیَةً

فھو

رَاءٍ وَرُئِيَ یُرٰی رُؤْیَةً	فَذَاكَ مَرْئِيٌّ	اَلْاَمْرُ مِنْهُ رَهْ

۔ کیا تھا رَهْ؟ کیسے، امر کس سے بنتا ہے؟ مضارع، امر حاضر ہے تو مضارع حاضر کے صیغے نکالو ذرا بھئی۔ تَرٰی۔ تَرٰی تھا، عَلَامَتِ مضارع تا گرائی، اور آخر سے کیا ہوا؟ وہ جو یَا الف سے بدلی تھی وہ الف بھی کیا ہوا؟ گر گیا۔ کیا رہ گیا؟ رَهْ۔ تَرٰی تھا نا، تا بھی گر گئی اور آخر کا الف بھی گر گیا تو رَهْ رہ گیا بھئی۔ تو یہ امر ہے رَهْ، رَیَا، رو۔ اچھا بھئی، گردان کس طرح ہو گی؟ رَهْ، رَیَا، رو،

رَيْ	رَیَا	رَیْنَ

۔

تو کہتے ہیں اَلْاَمْرُ مِنْهُ رَهْ والنهي عَنْهُ لَا تَرَ، مَرْئِيٌّ بھئی۔ در اصل، اب تَعْلِیْل اعلال بتلا رہے ہیں بھئی مَرْئِيٌّ کا۔ کہتے ہیں مَرْئِيٌّ **در اصل** مَرْئُوْيٌ **بود** بھئی۔ مَرْئِيٌّ اَصْل کے اندر مَرْئُوْيٌ تھا، مفعول وَزْن۔ بھئی وہی تَعْلِیْل جو مَرْمِيٌّ میں آپ نے پڑھی تھی بھئی۔ جی، اسی طرح مَرْئِيٌّ ہے۔ تو کہتے ہیں **در اصل** مَرْئُوْيٌ **بود**، در اصل میں یہ مَرْئُوْيٌ تھا۔ **واورا یا کردند**، واو کو کیا کیا؟ یا کیا، وَیَا **را در یا ادغام کردند** اور یا کا یا کے اندر ادغام کر دیا، وَمَا قَبْلِ **او مکسور کردند** اور اس کے مَا قَبْل کو مکسور کر دیا۔

تو دیکھو مَرْئُوْيٌ تھا۔ قانون بھئی۔ قانون آگے وہ خود بھی بیان کریں گے۔ آپ نے قانون پڑھا تھا بھئی کہ واو اور یا اکٹھے آجائیں اور ان میں سے اول ساکن ہو تو واو کو یا کر کے یا میں ادغام کرتے ہیں۔ تو مَرْئُوْيٌ میں بھی واو اور یا اکٹھے آئے، واو ساکن تھا پہلا، اس کو یا کر کے یا میں ادغام کیا تو کیا ہوا؟ مَرْئُيٌّ۔ پھر یا اپنے سے مَا قَبْل کسرہ چاہتی ہے تو ھمزہ کو کسرہ دیا تو کیا ہو گیا؟ مَرْئِيٌّ ہوا بھئی مَرْئِيٌّ۔

قانون، قانون ذکر کر رہے ہیں بھئی۔ قانون، **ہر جا کہ واو وَیَا بہم آیند**، ہر وہ جگہ کہ جہاں پر واو اور یَا اکٹھے آ جائیں، **در یک کلمہ**، کس کے اندر؟ ایک کلمے میں، پہلی شَرْط۔ وَاَوَّلِ **ایشاں ساکن بود** اور ان میں سے پہلا کیا ہو؟ ساکن ہو، دوسری شَرْط۔ **یکے از ایشاں بدل از چیزے نباشد** اور ان میں سے کوئی جو ہے کسی سے بدل نہ ہو کسی اور سے، یعنی کوئی واو اور یَا میں سے کوئی کسی اور سے بدل کر نہ آیا ہو بھئی، یہ تیسری شَرْط۔ **واں کلمہ** تَصْغِیْرِ اَفْعَلُ **نباشد** اور وہ کلمہ اَفْعَلُ کی تَصْغِیْر نہ ہو، چوتھی شَرْط۔

کہتے ہیں **آں واو را یَا کنند**، اس واو کو یَا کرتے ہیں، وَیَا **در یَا ادغام کنند** اور یَا کا یَا میں ادغام کرتے ہیں، **واگر** مَا قَبْلِ **ایشاں ضمہ باشد** اور اگر ان سے، اس سے پہلے، اس کے مَا قَبْل میں ضمہ ہو، **آں را بکسرہ بدل کنند** تو اس کو کسرہ سے بدلتے ہیں۔ دیکھا بھئی؟ قانون آپ نے پڑھا تھا، شرائط پڑھنی تھی پڑھی، شرائط آج انہوں نے ذکر کر دیں بھئی۔ کہ ایک کلمے میں ہوں، پہلا ساکن ہونا چاہیے، ان میں سے کوئی جو ہے کسی سے بدل کر نہ آیا ہو، اور وہ اَفْعَلُ کی تَصْغِیْر بھی نہ ہو بھئی۔

چنانچہ مَرْمِیٌّ بھئی۔ مَرْمِیٌّ اَصْل میں کیا تھا؟ مَرْمُوْیٌ۔ واو اور یَا اکٹھے آئے، اول ساکن تھا، اس کو یَا کر کے یَا میں ادغام کیا، پھر اس کے مَا قَبْل کو کسرہ دیا تو مَرْمِیٌّ ہوا۔ سَیِّدٌ اَصْل میں کیا تھا؟ سَیْوِدٌ، کیا تھا؟ سَیْوِدٌ۔ یَا اور واو کیا ہوئے؟ اکٹھے آئے، یَا پہلے ہے واو بعد میں۔ سمجھ میں آیا؟ قانون میں یہ نہیں ذکر تھا کہ واو پہلے ہونا چاہیے یَا بعد میں، نہیں، بس اکٹھے آ جائیں۔ تو یہاں بھی دیکھو واو اور یَا کیا ہوئے؟ اکٹھے آئے، اور ان میں سے پہلا کیا ہے؟ سَیْوِدٌ، یَا کیا ہے؟ ساکن، بس۔ تو واو کو، اگلے واو کو یَا کر کے پھر یَا کا یَا میں کیا کر دیا گیا؟ ادغام، تو سَیِّدٌ ہوا بھئی سَیِّدٌ ہوا۔

جی آگے وَاَیَّامٌ۔ اَیَّامٌ یَوْمٌ کی جمع ہے بھئی یَوْمٌ۔ یَا، واو، مِیْم یہ مَادَّہ ہے اس کا۔ تو اَصْل میں یہ کیا تھا اَیَّامٌ؟ اَیْوَامٌ۔ یَوْمٌ، جیسے قول جمع اَقْوَالٌ آتی ہے، قول جمع اَقْوَالٌ، اسی طرح یَوْمٌ کی جمع اَیْوَامٌ۔ اَیْوَامٌ تھا یہ اَصْل میں بھئی۔ پھر یَا اور واو کیا ہوئے؟ اکٹھے آئے، ایک کلمے کے اندر ہیں، پہلا ساکن تھا، تو واو کو کس سے بدل دیا؟ ہاں، واو چاہے پہلے ہو چاہے بعد میں ہو، بس اس کو کس سے بدلیں گے؟ یَا سے بدل دیں گے اور پھر یَا کا یَا میں ادغام کر دیں گے۔ جی تو یَا کا یَا میں ادغام کیا تو اَیَّامٌ ہوا بھئی۔ صُوْرَت سمجھ میں آ گئی بھئی؟

وَدَر بُوْیِعَ وَدِیْوَانٌ **واورا یَا نگردند**۔ یہ ایک سوال اعتراض کا جواب دے رہے ہیں۔ سوال یہ کہ بُوْیِعَ دیکھو واو ہے اور یَا دونوں اکٹھے آئے، ایک کلمے میں آئے اور اول واو ساکن ہے، تو اس واو کو بھی یَا کر کے یَا میں کیا کرنا چاہیے تھا؟ ادغام۔ اسی طرح دِیْوَانٌ، دِیْوَانٌ میں بھی یَا اور واو اکٹھے آئے اور ان میں اول ساکن ہے تو واو کو یَا کر کے یَا کا یَا میں کیا کرنا چاہیے تھا؟ ادغام کرنا چاہیے تھا۔ ان دونوں میں ادغام کیوں نہیں کیا گیا، واو کو یَا سے کیوں نہیں بدلا گیا؟

تو جواب دے رہے ہیں مولانا، کہتے ہیں کہ بُوْیِعَ اور دِیْوَانٌ میں **واورا یَا نگردند**، واو کو یَا نہیں کیا، زِیْرَا **چہ واو بدل است از الف در اول**، اس لیے کیونکہ واو بدل ہے الف سے پہلے کے اندر۔ پہلے کے اندر واو کس سے بدل ہے؟ الف سے۔ بھئی بُوْیِعَ اَصْل معروف سے بنا ہے، معروف کیا تھا؟ بَایَعَ، بَایَعَ۔ تو پھر مجہول بنانے کا کیا طَرِیْقَہ ہے؟ اول کو ضمہ دیا اور آخر سے مَا قَبْل کو کسرہ دیا، جیسے ضَرَبَ سے مجہول کیسے بنائیں گے؟ اول ضاد کو ضمہ دیا اور آخر میں ہے با، با سے مَا قَبْل کو کسرہ دیا یعنی را کو، کیا بن گیا؟ ضُرِبَ۔ اسی طرح بَایَعَ تھا، با کو ضمہ دیا تو، اور آخر سے مَا قَبْل یعنی یَا کو کیا دیا؟ کسرہ دیا۔ پھر مَا قَبْل ضمے کی وجہ سے الف کو کس سے بدل دیا؟ واو سے، تو بُوْیِعَ ہوا بھئی۔ اور ہم نے تو کہا تھا کہ کوئی بھی ان میں سے کسی اور حرف سے بدل کر نہ آیا ہو، تو یہاں شَرْط پوری نہیں لہٰذا قانون جَارِي نہیں ہو گا۔

تو کہتے ہیں زِیْرَا **چہ واو بدل است از الف در اول**، اس لیے کیونکہ واو بدل ہے الف سے پہلے کے اندر، وَیَا **بدل است از واو در دوم** اور یَا بدل ہے واو سے دوسرے کے اندر۔ دوسرا دِیْوَانٌ۔ دِیْوَانٌ کے اندر کہتے ہیں یہ جو یَا ہے یہ واو سے بدل کر آئی ہے، یہ اَصْل میں دِوْوَانٌ تھا۔ دو، یَا کی جگہ کیا تھا؟ واو، دِوْوَانٌ۔ صُوْرَت سمجھ میں آ گئی بھئی؟

بھئی کیسے پتہ لگا آپ کو یہ اَصْل میں واو تھا؟ بھئی دیکھیے میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ کسی چیز کی اَصْل معلوم کرنی ہو تو اس کی تَصْغِیْر بنا لیتے ہیں۔ کیا بنا لیتے ہیں؟ تَصْغِیْر۔ تو تَصْغِیْر سے بھی کسی چیز کی اَصْل کا پتہ لگ جاتا ہے، اور اسی طرح جمع مُکَسَّر سے بھی کیا لگ جاتا ہے؟ کسی کی اَصْل کا پتہ لگ جاتا ہے۔ تو ضابطہ ہے چنانچہ اَلتَّصْغِیْرُ وَالتَّکْسِیْرُ یَرُدَّانِ الْاَشْیَاءَ اِلٰی اصولها، تَصْغِیْر اور تَکْسِیْر یہ دو چیزیں جو ہیں چیزوں کو ان کی اَصْل کی طرف لوٹا دیتی ہیں۔ جس چیز کی بھی اَصْل معلوم کرنا ہو کس سے پتہ لگاتے ہیں؟ تَصْغِیْر سے اور جمع تَکْسِیْر سے، جمع مُکَسَّر کے ذریعے بھئی۔

چنانچہ دِیْوَانٌ بھئی، اس کی جمع، جمع کیا آتی ہے بھئی؟ دَوَاوِیْنُ، کیا آتی ہے؟ دَوَاوِیْنُ۔ دیکھو یَا ہے؟ دَوَاوِیْنُ میں یَا نہیں بلکہ دو واو ہیں، معلوم ہوا

یہ یَا بھی دراصل کیا تھی؟ واو تھی۔ تو دِوْوَانٌ تھا، پھر واو کو مَا قَبْل کسرہ کی وجہ سے کس سے بدل دیا گیا؟ یَا سے بدل دیا گیا تو دِیْوَانٌ ہوا۔ اس لیے چونکہ اس میں شَرْط نہیں پوری، حالانکہ ہم نے تو شَرْط لگائی تھی کہ کوئی کسی سے بدلا نہ ہو، یہاں شَرْط پوری نہیں اس لیے قانون جَارِي نہیں ہو گا۔

وَدَر اُسَیْوِدٌ **ادغام نکردند** اور اُسَیْوِدٌ کے اندر ادغام نہیں کیا بھئی۔ یہاں کیوں نہیں قانون جَارِي ہوا بھئی، یَا اور واو اکٹھے آئے ہیں اور اول ساکن ہے؟ کہتے ہیں زِیْرَا **چہ تَصْغِیْرِ اَسْوَدُ است**، اس لیے کیونکہ یہ اَسْوَدُ کی تَصْغِیْر ہے، اور ہم نے کیا شَرْط ذکر کی تھی چوتھی شَرْط؟ کہ وہ اَفْعَلُ کی تَصْغِیْر نہ ہو وہ کلمہ، اور یہ تو اَفْعَلُ کی تَصْغِیْر ہے، تو لہٰذا اس میں یہ قانون جَارِي نہیں ہو گا۔

زِیْرَا **چہ تَصْغِیْرِ اَسْوَدُ است**، اس لیے کیونکہ یہ اَسْوَدُ کی تَصْغِیْر ہے **کہ بر وَزْنِ اَفْعَلُ است**، کہ اَسْوَدُ جو ہے کس وَزْن پر ہے؟ اَفْعَلُ کے وَزْن پر ہے۔ **اما** حَیْوَةٌ وَضَیْوَنٌ شَاذ **است**، باقی حَیْوَةٌ اور ضَیْوَنٌ شَاذ ہیں۔ ہاں، کہتے ہیں ہاں ٹھیک ہے حَیْوَةٌ اور ضَیْوَنٌ ان میں ساری شرائط پوری ہیں۔ یَا اور واو اکٹھے آئے ہیں، اور اول ان میں کیا ہے؟ ساکن ہے، اور ایک کلمے کے اندر آئے ہیں، اور کسی حرف سے بدل کر بھی نہیں آئے، اور یہ اَفْعَلُ کی تَصْغِیْر بھی نہیں ہیں۔ تو لہٰذا شرائط ساری پوری، قانون جَارِي ہونا چاہیے تھا لیکن قانون جَارِي نہیں ہوا بھئی۔ واو کو یَا کر کے یَا کا یَا میں ادغام نہیں کیا گیا۔ کہتے ہیں یہ شَاذ ہیں بھئی یعنی خلاف قِیَاس ہیں۔ قِیَاس کے مطابق تو کیا ہونا چاہیے تھا؟ واو کو یَا سے بدل کر یَا میں ادغام ہونا چاہیے تھا۔ تو اس لیے کہا **اما** حَیْوَةٌ وَضَیْوَنٌ شَاذ **است**، یہ شَاذ ہیں۔

صرف الْمَاضِيْ مِنْهُ، مَاضِي کی گردان اسی سے یعنی باب رُؤْیَت سے۔ رَاٰی رَاَیَا، جی

رَاٰی	رَاَیَا	رَاَوْا

رات رَاَتَا رَاَیْنَ جی گردان آپ کر سکتے ہیں اِلٰی اٰخِرِہٖ آخر تک۔ رُئِيَ رُئِیَا اِلٰی اٰخِرِہٖ مجہول گردان بھی آپ کر سکتے ہیں۔ مُسْتَقْبِل معروف یَرٰی بھئی یَرٰی۔ کس طرح ہو گی گردان؟

یَرٰی	یَرَیَا	یَرٰی
یَرَیَانِ	یَرَوْنَ	

بھئی جی اس طرح۔ اچھا جی، مجہولہ یُرٰی، مجہول جو ہے یُرٰی آئے گا بھئی، دیکھو ھمزہ نہیں پڑھنا بھئی، وَاجِب ہے اس کو گرانا۔ مُسْتَقْبِل **معروف با نون** ثَقِیْلَه جو ہے، مُسْتَقْبِل معروف نون ثَقِیْلَه کے ساتھ یَرَیَنَّ اِلٰی اٰخِرِہٖ آخر تک۔ مجہولہ یُرَیَنَّ، مجہول جو ہے نون ثَقِیْلَه کے ساتھ یُرَیَنَّ آخر تک جی۔ امر غائب معروف جو ہے

لِیَرَ	لِیَرَیَا	لِیَرَوْا	إِلٰی آخِرِہِ

آخر تک۔ مجہولہ لِیُرَ۔ امر حاضر معروف جو ہے رَہْ رَیَا رو۔ جی میں نے پہلے ذکر کر دیا رَہْ رَیَا رو

رَيْ	رَیَا	رَیْنَ	إِلٰی آخِرِہِ

۔ امر متکلم لِاَرَ لِنَرَ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔ **امر حاضر با نون** ثَقِیْلَه، امر حاضر ہے کس کے ساتھ نون ثَقِیْلَه کے ساتھ بھئی، رَیَنَّ آخر تک اِلٰی اٰخِرِہٖ۔ نھی غائب معروف لَا یَرَ آخر تک۔ وَعَلٰی ھذا الْقِیَاسِ المجہول اور اسی قِیَاس پر کیا ہے؟ مجہول بھی ہے اسی طرح بھئی۔ اسم فاعل رَاءٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ، اسم مفعول مَرْئِيٌّ۔ اسم فاعل رَاءٍ آیا اسم مفعول مَرْئِيٌّ ہے۔ جی گردان کر سکتے ہیں۔

وَاِعْلَالِ دیگر از آں چہ در پیش یَاد کردہ شدہ است بیروں آیَد چوں تَاَمُّل کردہ شود اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی، اور اعلال دیگر باقی اعلال۔ کہتے ہیں کچھ تَعْلِیْلَات اور اعلال تو ہم نے ذکر کر دیے، باقی صیغوں کا اعلال کیا کر سکتے ہیں آپ؟ خود بھی نکال سکتے ہیں، جو پہلے مَا قَبْل میں قَوَانِیْن گزرے ہیں وہی سارے قَوَانِیْن کیا ہوں گے ان میں آئیں گے جَارِي ہوں گے۔ تو کہتے ہیں وَاِعْلَالِ دیگر باقی کا اعلال جو ہے از آں چہ در پیش یَاد کردہ شدہ است وہ اس سے جو پہلے یاد کر لیا گیا ہے بیروں آیَد اس سے نکل آئیں گے، چوں تَاَمُّل کردہ شود جب غَوْر کیا جائے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اب ابواب منشعبہ، جی آگے مَزِیْد فِیْہ کے ابواب آرہے ہیں۔ چلیے بس مولانا، ھذا ھو الْمَرَامُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْکَلَامِ۔

ابوابِ منشعبہ از ناقص (آلٰی، أَسٰی، أَرٰی، نَجّٰی) اور تَفْعِلَۃ کا قاعدہ

سبق نمبر ۱۰۷—تاریخِ درس: ۲۱ فروری ۲۰۰۹ء

ابواب منشعبہ را ہم دریں صورت قیاس باید کرد۔ ابواب منشعبہ، اور جو اس سے نکلنے والے ابواب ہیں آگے، یعنی ثلاثی مجرد سے جو آگے اب نکلنے والے، یعنی ثلاثی مزید فیہ مراد ہے بھئی۔ تو کہتے ہیں **ابواب منشعبہ را ہم دریں صورت قیاس باید کرد**، اور ثلاثی مزید فیہ کے جو ابواب ہیں ان کو بھی اسی صورت پر قیاس کر لینا چاہیے بھئی، یعنی ان میں بھی یہ تعلیلات اسی طریقے پر انہی قوانین کے مطابق ہوں گی بھئی۔[1]

جی، اب ذکر کر رہے ہیں: فَمِنْ بابِ الْإِفْعَالِ پس باب افعال سے جو ہے

أَعْلٰى يُعْلِي إِعْلَاءً	فَهُوَ مُعْلٍ	الْأَمْرُ مِنْهُ أَعْلِ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُعْلِ

۔ یہ سب مختصر بھئی گردانیں آپ پڑھ چکے ہیں بھئی، ورنہ ہونا تو یہ چاہیے ہر گردان کو یہاں جو جو ذکر کرتے جا رہے ہیں پوری گردان ہونی چاہیے، لیکن وقت تھوڑا ہے بھئی جلدی جلدی ہم کر رہے ہیں بھئی مختصراً۔

جی، وَمِنْ مَهْمُوزِ الْفَاءِ اور مہموز الفاء سے بھئی، وَالنَّاقِصِ اور ناقص۔ مہموز الفاء بھی ہے اور ناقص بھی ہے۔ اس سے ہے:

آلٰى يُولِي إِيلَاءً	فَهُوَ مُولٍ	وَأُولِيَ يُولٰى إِيلَاءً
فَذَاكَ مُولًى	الْأَمْرُ مِنْهُ	

آل وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُولِ۔

وَمِنْ مَهْمُوزِ الْعَيْنِ اور مہموز العین سے کہ ناقص۔ بھئی اصل تو چل رہی ہیں ناقص کی تعلیلات بھئی، تو ناقص کے ساتھ ساتھ جو کیا ہے، مہموز۔ پہلا تھا مہموز الفاء بھی ہو اور ناقص بھی ہو، اب مثال ذکر کر رہے ہیں مہموز العین بھی ہو اور ناقص بھی ہو:

أَسَاءَ	يُسِيءُ	إِسَاءَةً

یا

أَسٰى	يُسِي	إِسَاءَةً

[1]

جدول: مہموز العین و ناقص ابواب (أَسٰی اور أَرٰی) کا تقابل (سبق ۱۰۷)

باب/لفظ	اصل شکل	تخفیفِ ہمزہ کا حکم	موجودہ صیغے
أَسٰى يُسِي	أَسْأَيَ يُسْئِيُ	جوازی (دونوں صورتیں درست)	أَسٰى / أَسْأٰى، أَسِ / أَسْئِ
أَرٰى يُرِي	أَرْأَيَ يُرْئِيُ	وجوبی (ہمزہ کا حذف لازم)	أَرٰى يُرِي، أَرِ، لَا تُرِ

بھئی۔ بھئی یہ دراصل ہے

أَسْأَيَ	يُسْئِيُ	إِسَاءَةً
أَسْأَى	يُسْئِي	

۔جی، تو اس کا مادہ کیا ہے؟ ثا، ہمزہ، یا، ثا، ہمزہ، یا (یا سین، ہمزہ، یا)۔ تو دیکھو ہمزہ عین کے مقابلے میں آیا تو مہموز العین ہے، اور لام کے مقابلے میں کیا ہے یا، تو ناقص بھی ہے بھئی۔ تو یہ أَسْأَى ہے بھئی، أَسْأَى۔ پھر بھئی وہ يَسْأَلُ والا قانون جاری ہوا، يَسْأَلُ میں بھئی ہمزہ متحرک ہے ما قبل حرف صحیح ساکن ہے تو ہمزہ کی حرکت ما قبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے۔ تو یہاں بھی اسی طرح أَسْأَى کے اندر کیا جائز ہے؟ أَسٰی پڑھنا بھی جائز ہے، تو أَسْأَى پڑھنا بھی جائز، أَسٰی پڑھنا بھی جائز۔ اسی طرح يُسِي، يُسْئِي پڑھنا بھی جائز اور يُسِي پڑھنا بھی جائز، دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

تو کہتے ہیں:

أَسٰی	يُسِي	إِسَاءَةً	فَهُوَ

کیا ہے؟ مُسِ۔ اصل میں ہے مُسْئِ بھئی۔ تو مُسْئِ پڑھنا بھی جائز اور ہمزہ کو حذف کرتے ہوئے حرکت ما قبل کو دے کر اسے حذف کرنا بھی جائز، مُسِ پڑھنا بھی جائز، مُسْئِ اور مُسِ دونوں طرح جائز۔

وَأُسِيَ	يُسٰی	إِسَاءَةً

، یہ مجہول کے صیغے بھئی: أُسِيَ اصل میں کیا ہے؟ أُسْئِيَ۔ اور يُسٰی، يُسْأَى، تو دونوں طرح يُسٰی پڑھنا بھی جائز اور يُسْأَى بھی۔

وَأُسِيَ	يُسٰی	إِسَاءَةً
فَذَاكَ	مُسًّى	

۔ یہ کیا ہے؟ فَذَاكَ مُسْأًى بھئی،

فَذَاكَ	مُسْأًى	مُسْأًى

پڑھنا بھی جائز اور مُسًّى پڑھنا بھی جائز۔

الْأَمْرُ مِنْهُ أَسِ۔ جی کیسے ہو گا، کیسے بنایہ؟ أَكْرِمْ وزن پر لے جاؤ، باب افعال ہے بھئی، أَسْئِيْ۔ جی، لیکن یا تو حالت جزم میں گر جائے گی، کیا ہوا؟ أَسْئِ۔ اچھا، اور ہمزہ کی حرکت ما قبل کو نقل کر کے اسے گرانا بھی جائز، کیا ہوا؟ أَسِ۔ آسِ نہیں ہے، معلوم ہوا یہ أَسِ ہے بھئی۔ الْأَمْرُ مِنْهُ أَسِ، الْأَمْرُ مِنْهُ أَسِ، شروع میں ہمزہ وہ باب افعال والا اور سین کے نیچے صرف کسرہ، أَسِ۔ اور دوسری طرح کیا پڑھنا جائز؟ أَسْئِ پڑھنا بھی جائز، أَسْئِ، ہمزہ بھی جائز ہے بھئی۔ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُسِ، اور اس میں لَا تُسِ، اصل میں کیا ہے؟ لَا تُسْئِ۔ لیکن ہمزہ کو حرکت ما قبل کو دے کر ہمزہ کو گرانا بھی جائز۔

یہ تو تھا اس میں جوازی، اس میں جائز تھا اس طرح کرنا۔ لیکن آگے باب رویت آرہا ہے، اور آپ نے پڑھا تھا باب رویت کے اندر یہ قانون کہ أَفْعَال کے اندر یہ قانون وجوبی ہے بھئی۔ رَأَى يَرَى آپ نے کل پڑھا ہے بھئی۔ يَرْأَى پڑھنا جائز نہیں بھئی، تو أَفْعَال کے اندر یہ قانون وجوبی ہے باب رویت کے بھئی۔ وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح کہتے ہیں أَرٰی يُرِي، دیکھا يُرْئِي بھئی اصل تھا، لیکن یہاں پر يُرْئِي پڑھنا جائز ہی نہیں ہے بلکہ کیا پڑھنا واجب ہے؟ يُرِي۔

أَرٰی يُرِي إِرَاءَةً	فَهُوَ مُرٍ	وَأُرِيَ يُرٰى إِرَاءَةً
فَذَاكَ مُرًى	الْأَمْرُ مِنْهُ أَرِ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُرِ، عَلٰى	

نقل حَرَكَةِ الْهَمْزَةِ إِلٰى مَا قَبْلَهَا، کس طریقے پر ہے؟ ہمزہ کی حرکت کو ماقبل کی طرف نقل کرتے ہوئے، وَحَذْفِ الْهَمْزَةِ اور ہمزہ کو حذف کرتے ہوئے۔ ان سب میں اسی طرح تھا، لیکن فرق میں نے بتلایا کہ باب أَسٰی کے اندر جائز ہے اور باب أَرٰی کے اندر واجب ہے۔

وَمِنْ بابِ التَّفْعِيلِ، جی اور باب تفعیل سے ناقص جو ہے:

نَجّٰی	يُنَجِّي	تَنْجِيَةً	إِلٰى آخِرِهِ

آخر تک گردان بھئی۔ **ومصدر ایں باب از ناقص و مہموز اللام بروزن تَفْعِلَةٌ می آید**، اور مصدر اس باب کا ناقص سے اور مہموز اللام سے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے بھئی۔ بھئی ابواب میں بھی میں نے آپ کو بتلایا تھا بھئی۔ ناقص کے لیے یہ تَفْعِلَةٌ یہ باب تفعیل کا مصدر ہے تَفْعِلَةٌ، اور بتلایا کہ یہ ناقص اور مہموز اللام سے بھئی۔ جو بھی ناقص کے ابواب ہوں گے ان میں باب تفعیل کا مصدر کیا آئے گا؟ تَفْعِلَةٌ۔ اسی طرح جو بھی مہموز اللام ہو گا بھئی، اس میں باب تفعیل کا مصدر کیا آئے گا؟ تَفْعِلَةٌ آئے گا بھئی۔ تو کہتے ہیں **ومصدر ایں باب از ناقص و مہموز اللام بروزن تَفْعِلَةٌ می آید**، کہ مصدر اس باب کا ناقص اور مہموز اللام سے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ چنانچہ تَنْجِيَةٌ وَتَبْرِئَةٌ، جی انہوں نے سب پہ نصب لکھا ہوا ہے، ہاں وہ گردان میں نصب آتا ہے اس لیے انہوں نے نصب لکھ دیا ورنہ یہاں نصب پڑھنا ضروری نہیں ہے بھئی، وزن ذکر کیا جا رہا ہے بھئی۔ گردان میں تو مفعول مطلق واقع ہوتا ہے اس لیے وہ کیا ہوتا ہے؟ منصوب ہوتا ہے مصدر بھئی، چنانچہ یہاں ضروری نہیں ہے اس طرح پڑھنا۔ چنانچہ

تَنْجِيَةٌ	وَتَبْرِئَةٌ	وَتَسْرِئَةٌ	وَتَسْمِيَةٌ

، دیکھو یہ سارے تَفْعِلَةٌ وزن پر ہیں بھئی۔ تَنْجِيَةٌ یہ ناقص ہے بھئی، ناقص واوی ہے۔ تَبْرِئَةٌ یہ مہموز اللام ہے بھئی۔ تَسْرِئَةٌ یہ بھی مہموز اللام ہے۔ تَسْمِيَةٌ یہ بھی کیا ہے؟ ناقص ہے بھئی۔

وَمِنْ بابِ الْمُفَاعَلَةِ اور باب مفاعلہ سے جو ہے ناقص جو ہے:

نَاجٰی	يُنَاجِي	مُنَاجَاةً	إِلٰى آخِرِهِ

آخر تک گردان کو کر لیجیے۔ وَمِنْ بابِ الِافْتِعَالِ اور باب افتعال سے:

اِعْتَرٰی	يَعْتَرِي	اِعْتِرَاءً	إِلٰى آخِرِهِ

آخر تک بھئی۔ وَمِنْ بابِ الِانْفِعَالِ اور باب انفعال سے:

اِنْقَضٰی	يَنْقَضِي	اِنْقِضَاءً	إِلٰى آخِرِهِ

آخر تک بھئی۔ وَمِنْ بابِ التَّفَعُّلِ اور باب تفعل سے ناقص جو ہے:

تَبَنّٰی	يَتَبَنّٰی	تَبَنِّيًا
فَهُوَ	مُتَبَنٍّ	

-

تَبَنّٰی	يَتَبَنّٰی	تَبَنِّيًا

بھئی ٹھیک ہے۔ تَبَنِّيًا لیکن پھر یہ حالت رفعی اور حالت جری میں تَبَنٍّ پڑھیں گے بھئی۔ کیا پڑھیں گے؟ تَبَنٌّ۔ یہ یا گر جائے گی بھئی، تَبَنٍّ پڑھیں گے۔ آپ نے کیا کہا؟

تَبَنّٰی	يَتَبَنّٰی	تَبَنِّيًا

۔تَفَعُّلًا، تَبَنِّيًا ہونا چاہیے تھا۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ لیکن آپ نے گردانوں میں پڑھا تھا بھئی، قانون جاری ہوا بھئی۔ اب وہی قانون یہاں ذکر کر رہے ہیں بھئی، کہ تَبَنِّيًا بلکہ یہ واوی ہے بھئی۔ تو ہاں یہ یا بھئی حالت نصبی میں تو ہے تَبَنِّيًا، لیکن حالت رفعی اور جری میں یہ گر جاتی ہے، جیسے قَاضِيًا حالت نصبی میں یا ہے اور قَاضٍ حالت رفعی جری میں کیا ہو جاتی ہے؟ یا گر جاتی ہے اجتماع ساکنین کی وجہ سے بھئی۔

تو اب تَبَنٍّ بھئی یہ، یہ کیسے بنا وہ اب ذکر کرنے لگے ہیں۔ کہتے ہیں تَبَنٍّ **دراصل تَبَنُّوٌ بود** بھئی، اصل میں کیا تھا؟ تَبَنُّوٌ، تَفَعُّلٌ، باب تفعل ہے نا اسی وزن پر لے جاؤ تَفَعُّلٌ، تو تَفَعُّلٌ تَبَنُّوٌ۔ **واو را یا بدل کردند**، واو کو کس سے بدل دیا؟ یا سے، کیا ہوا؟ تَبَنُّيٌ، تَبَنُّيٌ ہوا بھئی۔ **وقبلِ یا بکسرہ بدل کردند**، اور یا سے قبل کس کو بدل دیا؟ ضمے کو کسرے سے بدل دیا، تو کیا ہوا؟ تَبَنِّيٌ، تَبَنِّيٌ ہوا۔

اچھا، تَبَنِّيٌ۔ اچھا، یہ واو کو یا سے بدلا اور یا سے ماقبل پھر کسرہ لے آئے، یہ اعلال کیا بھئی۔ یہ کہاں کریں گے، کس طرح کریں گے، اب وہ قانون ذکر کرنے لگے ہیں بھئی۔

قَانُونُهُ، قَانُونُهُ یہ ہا ضمیر راجع ہے اس اعلال کو جو ماقبل میں بیان ہوا بھئی۔ یہ صاحب کتاب، اس جو مصنف ہیں، ان کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک صیغے کے اندر، صیغے کی، کا اعلال ذکر کرتے ہیں کہ اس میں کیا تبدیلی ہوئی، کس طرح ہوئی، پھر اس کے بعد اس اعلال سے متعلقہ قانون ذکر کرتے ہیں بھئی۔ تو یہاں بھی پہلے ایک تبدیلی ذکر کر دی، ایک اعلال ذکر کیا، اب کہہ رہے ہیں قَانُونُهُ اس اعلال کا قانون یہ ہے جو آگے بیان کر رہے ہیں بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟ تو ہا ضمیر کس کو راجع ہے؟ اس ماقبل میں آنے والے اعلال کو راجع ہے بھئی۔ اسی طرح آگے بھی جہاں بھی آئے اسی طرح ہو گا بھئی، قَانُونُهُ۔

قَانُونُهُ اس اعلال کا قانون وہ یہ ہے بھئی: **ہر واوے کہ در اسم متمکن بر طرف افتد**، ہر وہ واو جو کہ اسم متمکن میں طرف پر واقع ہو بھئی، کنارے پر واقع ہو بھئی۔ اسم متمکن کہا بھئی، یعنی معرب، اسم متمکن کس کو کہتے ہیں؟ معرب کو، جس پر اعراب آتا ہے بھئی، ظاہر ہوتا ہے۔ جی، اور تو اس کے ذریعے فعل کو نکال دیا، اسم کی قید لگائی تو کس کو نکال دیا؟ فعل کو۔ معلوم ہوا یہ فعل سے متعلقہ قانون نہیں ہے۔ نیز متمکن کہا، غیر متمکن یعنی مبنی کو نکال دیا بھئی۔ معلوم ہوا یہ قانون مبنی کے اندر بھی جاری نہیں ہو گا۔ فعل میں بھی جاری نہیں ہو گا اور مبنی کے اندر بھی یہ قانون جاری نہیں ہو گا۔

تو کہتے ہیں: **ہر واوے کہ در اسم متمکن بر طرف افتد**، ہر وہ واو جو کہ اسم متمکن کے اندر طرف پہ واقع ہو، **وما قبل او مضموم باشد** اور اس کا ماقبل کیا ہو؟ مضموم ہو۔ واو آخر میں آیا واو، اور واو کا ماقبل تھا مضموم۔ کہتے ہیں: **آں واو را یا بدل کنند** اس واو کو یا سے بدلتے ہیں، **بعدہ ما قبل او بکسرہ بدل کنند**، اس کے بعد اس کے ماقبل جو ہے اس کو کسرے سے بدلتے ہیں، کیونکہ یا اپنے سے ماقبل کیا چاہتی ہے؟ کسرہ۔ **زیرا ں چہ ہر یائے کہ در طرف باشد** اس لیے کیونکہ ہر وہ یا جو کہ **در طرف باشد**، طرف میں ہو، **وما قبل او مضموم** اور اس کا ماقبل کیا ہو؟ مضموم، **آں ضمہ را بکسرہ بدل کنند** تو اس ضمے کو کیا کرتے ہیں؟ کسرے سے بدلتے ہیں بھئی۔ تو بھئی دیکھیے آخر میں تھا واو اور واو سے ماقبل تھا ضمہ۔ تو اس واو کو، جب واو آخر میں آئے اسم متمکن کے اور ماقبل ضمہ ہو، اس واو کو کس سے بدلتے ہیں؟

یا سے بدلتے ہیں، اور پھر یا جب طرف میں ہو اور اس کا ما قبل مضموم ہو تو اس ضمے کو کس سے بدل دیتے ہیں؟ کسرے سے، تو پھر کسرے سے بھی بدل دیا بھئی۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ تو تَبَنُّوٌ سے کیا بن گیا؟ تَبَنِّيٌ بن گیا بھئی، کیا بن گیا؟ تَبَنِّيٌ بھئی۔

اچھا، تو اس کو کسرہ کہتے ہیں: چنانچہ تَشَقٌّ وَتَحَنٌّ۔ تَشَقٌّ، بھئی اصل میں تھا تَشَقُّوٌ، واو سے پہلے ضمہ بھی لے کر آؤ بھئی، تَشَقُّوٌ، تَفَعُّلٌ۔ واو سے ما قبل ضمہ تھا تو واو طرف میں تھا اسم متمکن کے آخر میں، اس واو کو کس سے بدل دیا؟ یا سے اور پھر یا سے ما قبل کے ضمے کو کس سے بدلا؟ کسرہ سے، تو کیا ہوا؟ تَشَقِّيٌ۔ اور پھر یا پر ضمہ ثقیل تھا اس کو کیا کیا؟ گرا دیا، تو پھر یا اور نون تنوین دو ساکن جمع ہو گئے، اجتماع ساکنین عَلٰى غَيْرِ حَدِّهِ آیا، تو اول ساکن حرف مدہ تھا یعنی یا، اس کو گرا دیا۔ آپ نے پڑھا ہے دو ساکن جب اکٹھے آ جائیں، ان میں اول حرف مدہ ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں، اور اگر اول مدہ نہ ہو تو پھر حرکت دی جاتی ہے بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی بھئی؟

تو اسی طرح تَحَنٌّ، تَحَنٌّ اصل میں کیا تھا؟

تَحَنُّوٌ	تَفَعُّلٌ	تَحَنُّوٌ

، واو تھا۔ پھر واو کو کس سے بدلا؟ یا سے، اور ما قبل کے ضمے کو کس سے بدلا؟ کسرے سے، کیا بن گیا؟ تَحَنِّيٌ بھئی۔ پھر یا کیا ہوئی؟ ساکن کی، ضمہ اس پر ثقیل تھا، تو کیا ہوا؟ تَحَنِّيْنْ، کیونکہ یا بھی ساکن آگے نون تنوین، وہ تنوین بھی دراصل نون ہوتا ہے بھئی، تو یہ نون ساکن، تو یہ اجتماع ساکنین عَلٰى غَيْرِ حَدِّهِ آیا، اول حرف مدہ تھا یعنی یا، کیونکہ یا سے ما قبل کیا تھا؟ کسرہ۔ تو تَحَنِّيْنْ ہوا تو پھر یا کو گرا دیا، کیا بن گیا؟ تَحَنٌّ۔ تو کہتے ہیں: چنانچہ تَشَقٌّ وَتَحَنٌّ، جی۔

وَتَبَنِّيٌ **شد** بھئی، یہ وہی اب پھر قانون پچھلی بات کر رہے ہیں، قانون سے پہلے جو بات ذکر کر رہے تھے۔ کہ تَبَنٌّ اصل میں کیا تھا؟ تَبَنُّوٌ تھا، واو کو کیا کیا؟ یا سے بدلا، پھر یا سے ما قبل کو کیا دے دیا؟ اس کو کسرہ سے بدل دیا، تو تَبَنِّيٌ شد بھئی، کیا ہوا؟ تَبَنِّيٌ ہوا۔ **بعدہ اعلال قَاضٍ کردند**، اس کے بعد کس کا اعلال کیا؟ قَاضٍ بھئی۔ قَاضٍ بھی کیا تھا؟ قَاضِيٌ تھا بھئی، یا پر ضمہ کیا تھا؟ ثقیل تھا، ضمے کو گرایا، پھر یا بھی ساکن، آگے نون تنوین بھی ساکن، اجتماع ساکنین عَلٰى غَيْرِ حَدِّهِ آیا، اول یا حرف مدہ تھی اس کو گرا دیا، کیا رہ گیا؟ قَاضٍ ہوا بھئی۔ تو کہتے ہیں اس کے بعد قَاضٍ والا اعلال کیا، تَبَنٌّ **شد** بھئی، کیا ہو گیا؟ تَبَنٌّ ہو گیا۔

وَمِثْلُهُ قَلَنْسٍ اور اسی کے مثل ہے قَلَنْسٍ، فِي جمع قَلَنْسُوَةٍ، قَلَنْسُوَةٌ کی جمع کے اندر۔ قَلَنْسٍ بھئی یہ جمع قَلَنْسُوَةٌ کی، یہ اصل میں کیا تھا؟ قَلَنْسُوٌ، آخر میں واو ہے اور واو سے ما قبل ضمہ، قَلَنْسُوٌ۔ تو اسم متمکن کے آخر میں واو آیا، واو کا ما قبل کیا تھا؟ مضموم تھا، تو اس واو کو کس سے بدلا؟ یا سے، کیا بن گیا؟ قَلَنْسُيٌ۔ جی، پھر اس کے بعد یا کی وجہ سے ما قبل کو کیا کیا؟ کسرہ دے دیا، تو کیا ہوا؟ قَلَنْسُيٌ تھا، اب کیا بن گیا؟ قَلَنْسِيٌ بن گیا، قَلَنْسِيٌ۔ پھر یا پر ضمہ ثقیل تھا اس کو، ضمے کو گرایا، پھر اجتماع ساکنین سے یا بھی گر گئی، کیا ہو گیا؟ قَلَنْسٍ ہوا بھئی۔ تو کہتے ہیں: وَمِثْلُهُ قَلَنْسٍ اور اسی کے مثل قَلَنْسٍ ہے، فِي جمع قَلَنْسُوَةٍ، قَلَنْسُوَةٌ کی جمع کے اندر۔ جی قَلَنْسُوَةٌ ٹوپی کو کہتے ہیں بھئی۔

وَأَدْلٍ جمع دَلْوٍ، اور أَدْلٍ جو جمع ہے دَلْوٌ کی بھئی۔ دَلْوٌ ڈول کو کہتے ہیں بھئی، ڈول بھئی۔ تو دَلْوٌ کی جمع یہ أَدْلٍ ہے بھئی۔ یہ اصل میں تھا أَدْلُوٌ، أَدْلُوٌ، آخر میں واو آیا، ما قبل واو کے ضمہ تھا، تو اس واو کو کس سے بدلا؟ یا سے بدلا، اور پھر ما قبل کو کسرہ دیا، أَدْلِيٌ ہوا، پھر یا اجتماع ساکنین سے گر گئی، کیا رہ گیا؟ أَدْلٍ۔ تو کہتے ہیں: وَأَدْلٍ جمع دَلْوٍ۔

و در قَلَنْسُوَةٌ، جی یہ ایک سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ سوال یہ کہ قَلَنْسُوَةٌ یہاں بھی تو واو ہے آخر میں، ما قبل کیا ہے؟ ضمہ ہے، یہاں بھی تو قانون لگنا چاہیے۔ کہتے ہیں نہیں نہیں آخر میں کہاں ہے، ہم نے کیا کہا تھا کہاں آنا چاہیے؟ طرف میں ہونا چاہیے، لیکن اور یہ واو طرف میں نہیں ہے، اس کے بعد تو تا آ رہی ہے بھئی، گول تا بھئی۔ تو قَلَنْسُوَةٌ **بسلامت ماند**، اور قَلَنْسُوَةٌ کے اندر واو سلامت رہا، **زیرا ں چہ در طرف نیست**، اس لیے کیونکہ یہ طرف میں نہیں ہے۔

و در هُوَ **و در** يَدْعُو، یہ بھی ایک سوال کا جواب۔ هُوَ، بھئی هُوَ کے آخر میں واو ہے، ما قبل ضمہ ہے، یہاں بھی کیا ہونا چاہیے تھا؟ اس کو یا سے بدلنا چاہیے تھا، اور پھر ما قبل کو کسرہ دینا چاہیے تھا۔ کہتے ہیں بھئی ہم نے کہا تھا کہ اسم متمکن میں ہو، اور یہ تو ضمیر ہے، مبنی ہے بھئی، مبنی کے اندر یہ قانون جاری نہیں۔ اور

اسی طرح یَدْعُو، یَدْعُو میں بھی دیکھو بھئی آخر میں واو ہے کنارے پر، اور اس سے ماقبل ضمہ ہے، یہاں بھی واو کو کس سے بدلنا چاہیے؟ یا سے۔ کہتے ہیں نہیں بھئی، ہم نے کہا تھا اسم متمکن، اسم کی قید لگائی تھی، اور یہ تو یَدْعُو تو فعل ہے، فعل کے اندر یہ قانون جاری نہیں ہوتا۔ تو کہتے ہیں: **ودر هُوَ و يَدْعُو بسلامت ماند**، هُوَ اور یَدْعُو کے اندر واو سلامت رہا، **زیراں چہ اسم متمکن نیست**، اس لیے کیونکہ یہ اسم متمکن نہیں ہے۔

بدان کہ جان لے تو کہ، **توسطِ حرف ساکن زائد**، میانِ **ضمہ وواو در جمع** مانعِ **اعلال نیست**۔ اچھا، انہوں نے کہا، کیا ضابطہ ذکر کیا تھا؟ کہ اسم متمکن کے آخر میں کیا آئے؟ واو، اور واو سے ماقبل کیا ہو؟ مضموم ہو، ضمہ ہو۔ بھئی کبھی ایسا ہوتا ہے واو سے ماقبل ضمہ نہیں ہوتا، واو سے ماقبل ایک اور حرف ساکن ہوتا ہے، اس سے پہلے ضمہ ہوتا ہے۔ قانون تو کیا تھا؟ واو سے ماقبل ضمہ ہو۔ کبھی واو سے ماقبل ضمہ نہیں ہوتا بلکہ واو اور ضمے کے درمیان ایک حرف ساکن آرہا ہوتا ہے، تو ضمہ تو ہے لیکن درمیان میں کیا آگیا ایک حرف ساکن آگیا۔ کہتے ہیں بھئی اگر ایسا ہو جائے تو پھر وہ جمع کے اندر ہو گا یا مفرد کے صیغے میں ہو گا؟ اگر جمع کے صیغے میں ہو تو پھر بھی یہ قانون جاری ہو گا۔ یعنی وہ درمیان میں ضمے اور واو کے درمیان میں جو حرف ساکن آیا اس سے قانون پر کوئی، یہ اعلال پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اعلال پھر بھی کریں گے جمع کے اندر۔ لیکن اگر مفرد ہو تو مفرد کے اندر پھر یہ قانون کے لیے مانع بن جائے گا، پھر وہاں قانون جاری نہیں ہو گا۔

کہتے ہیں: **بدان کہ توسطِ حرف ساکن زائد**، جان لے تو کہ درمیان میں آنا حرف ساکن کا، ایسا حرف ساکن جو زائد بھی ہو بھئی، کیا ہو؟ زائد ہو، اصلی نہ ہو بھئی، حرف ساکن زائد کا درمیان میں آنا، کس کے درمیان؟ **میانِ ضمہ وواو**، ضمے اور واو کے، **در جمع** کس صیغے کے اندر؟ جمع کے صیغے میں، **مانعِ اعلال نیست** بھئی، یہ اعلال سے مانع نہیں ہے۔ جمع میں اگر ضمہ اور واو کے درمیان حرف ساکن زائد آ بھی جائے پھر بھی کیا کریں گے؟ اعلال کریں گے۔ **ودر وحدان مانع است**، وحدان جمع ہے واحد کی، اور یعنی واحد کے یعنی مفرد کے جو صیغے ہیں ان کے اندر اگر ایسا حرف ساکن زائد بیچ میں آجائے تو یہ اعلال سے مانع ہے، پھر اعلال نہیں کریں گے۔

تَقُولُ دُلِيٌّ وَعُصِيٌّ۔ بھئی دُلِيٌّ یہ بھی دَلْوٌ کی جمع ہے۔ دُلِيٌّ کس کی جمع ہے؟ دَلْوٌ کی جمع ہے۔ اصل میں یہ تھا دُلُوٌّ، دُلُوْوٌ، لام کے بعد دو واو ہیں بھئی، دُلُوْوٌ۔ اور سمجھ میں آیا بھئی؟ تو دیکھو آخر میں ہے واو، واو سے ماقبل ایک واو ساکن آیا، اس سے ماقبل ضمہ ہے بھئی۔ ہم نے تو کیا کہا تھا واو سے ہی پہلے کیا ہونا چاہیے؟ ضمہ، لیکن یہاں درمیان میں ایک حرف ساکن آیا اور وہ زائد ہے، اصل نہیں ہے۔ آخر والا واو تو اصل ہے، اس سے ماقبل والا واو اصل نہیں، زائد ہے۔ اور صیغہ کون سا ہے؟ مفرد کا ہے، جمع کا ہے؟ جمع، دَلْوٌ کی جمع ہے۔ تو لہٰذا اب درمیان میں اگرچہ واو اور ضمے کے حرف ساکن زائد آگیا لیکن یہ اعلال سے مانع نہیں ہے، اعلال اب بھی کریں گے، کیا کریں گے؟ اب بھی اعلال کریں گے بھئی۔

چنانچہ پہلے تو کیا کیا؟ یا سے بدل دیا، آخری واو کو کس سے بدلا؟ یا سے، کیا بن گیا؟ دُلُوْيٌ بن گیا۔ یا اور واو اکٹھے آگئے، اور پہلا ان میں ساکن تھا، واو اور یا اکٹھے آئیں اور پہلا ساکن ہو تو کیا کرتے ہیں؟ واو کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کرتے ہیں، تو کیا بن گیا؟ دُلُيٌّ۔ لام پر ابھی ضمہ ہی رکھو، دُلُيٌّ۔ پھر کیا کیا؟ یا سب، اب ماقبل کو کیا دے دیا؟ کسرہ، کیا بن گیا؟ دُلِيٌّ بن گیا۔ صورت سمجھ میں آگئی؟

اسی طرح عُصِيٌّ، یہ عَصًا کی جمع ہے عَصًا کی، عَصًا۔ عَصًا، یہ الف آخر میں اصل میں واو تھا بھئی۔ تو لہٰذا یہ اصل عُصِيٌّ اصل میں کیا تھا؟ عُصُوٌّ، عُصُوْوٌ، صاد کے بعد دو واو ہیں عُصُوْوٌ۔ تو دیکھو اب واو طرف میں آیا اور اس سے ماقبل ضمہ بھی ہے لیکن درمیان میں کیا آگیا ایک حرف ساکن زائد بیچ میں آگیا، لیکن یہ صیغہ ہے جمع کا اور درمیان میں حرف ساکن زائد کے بیچ میں آنے سے اعلال پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اعلال اب بھی کریں گے۔ تو لہٰذا کیا کریں گے؟ آخری واو کو یا سے بدل دیا، کیا ہوا؟ عُصُوْيٌ۔ پھر واو اور یا جمع ہو گئے ایک ہی کلمے کے اندر اور ان میں پہلا ساکن تھا، اس کو کیا کیا؟ یا کر کے یا میں ادغام کیا، کیا ہوا؟ عُصُيٌّ، صاد پر ابھی بھی ضمہ ہے، عُصُيٌّ۔ اب صاد کو کیا دے دیا؟ کسرہ، کیا بن گیا؟ عُصِيٌّ بن گیا۔

تو کہتے ہیں: تَقُولُ آپ کہیں گے دُلِيٌّ وَعُصِيٌّ فِي جمع

دَلْوٍ	وَعَصًا	دَلْوٌ

اور عَصًا کی جمع کے اندر، بِإِعْلَالٍ کس کے ساتھ؟ اعلال کے ساتھ، اعلال کرتے ہوئے کہیں گے بھئی۔

وَعَتَوْا عُتُوًّا بِالتَّصْحِيحِ، جبکہ عَتَوْا باب جو ہے عُتُوًّا، اس کے اندر جو مصدر آیا عُتُوًّا بھئی، یہ مصدر ہے، بِالتَّصْحِيحِ اس کو کس کے ساتھ کہیں گے؟ تصحیح کے ساتھ، یعنی اس کے اندر وہ واو یا سے نہیں بدلے گا۔ بھئی دیکھیے نا آخر میں واو آیا یا نہیں آیا؟ اور واو سے پہلے ضمہ ہے، بھئی عُتُوٌّ اصل میں

دو واو ہیں نا، واو مشدد کتنے واو ہیں؟ دو۔ تو درمیان، یہ جو پہلا واو ہے یہ ساکن آیا بیچ میں، اور آخر میں بھی واو ہے، اور ماقبل واو سے ماقبل ایک ساکن چھوڑ کر کیا ہے؟ ضمہ۔ تو لہذا یہاں پر قانون کیوں نہیں جاری ہوا؟ جی، کیونکہ یہ مفرد کا صیغہ ہے بھئی، جمع تو نہیں ہے بھئی، مصدر ہے نا مفرد ہے۔ تو لہذا مفرد میں اب یہاں حرف ساکن بیچ میں آگیا تو وہ مانع بن جائے گا، اب یہ قانون جاری نہیں ہوگا۔ اس لیے عُتُوًّا کہیں گے بھئی، عُتِیًّا نہیں کہیں گے بھئی۔

وَرَوَا بود اور جائز ہے **کہ فاکلمہ را** اتباعِ **عین**، إِتْبَاعْ پڑھنا بھی جائز، یہاں اِتِّبَاعْ بھی پڑھ سکتے ہیں إِتْبَاعْ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ إِتْبَاعْ پڑھیں تو باب افعال اور اِتِّبَاعْ پڑھیں تو باب افتعال بھئی، دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے **کہ فاکلمہ را** اتباعِ **عین کلمہ کنی** کہ فاکلمے کو عین کلمے کے تابع کر دیں بھئی۔ کیا کر دیں؟ کس کو؟ فاکلمے کو عین کلمے کے تابع کر دیں۔ ذرا پیچھے آئیں بھئی، دُلِيٌّ، دُلِيٌّ، فا کیا ہے؟ یہاں پر فا دال ہے نا دال، وہ ضمہ ہے۔ اس کو بھی آپ عین کلمے کے تابع کر سکتے ہیں، عین کیا ہے یہاں پر؟ لام، دُلِيٌّ، لام کیا ہے عین اور اس پر کیا ہے؟ کسرہ، تو فا پر بھی کسرہ پڑھ سکتے ہیں عین کے تابع کرتے ہوئے، دِلِيٌّ پڑھنا بھی جائز، دُلِيٌّ پڑھنا بھی جائز، دِلِيٌّ پڑھنا بھی جائز۔ اسی طرح عُصِيٌّ پڑھنا بھی جائز اور عِصِيٌّ، عین پر کسرہ بھی جائز ہے، عِصِيٌّ پڑھنا بھی جائز۔ چنانچہ کہتے ہیں: فَتَقُولُ وَعِصِيٌّ وَدِلِيٌّ چنانچہ آپ کہیں گے عِصِيٌّ اور دِلِيٌّ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

اَمادر حُوٌّ، حُوٌّ بھئی، یہ ایک سوال کا جواب بھئی۔ سوال یہ کہ حُوٌّ کے اندر بھی تو واو آخر میں ہے اور اس سے ماقبل ضمہ ہے، اور ضمے اور واو کے درمیان کیا آیا؟ ایک حرف ساکن آیا، اور یہ جمع ہے، جمع ہے أَحْوٰی کی، تو لہذا یہاں کیا ہونا چاہیے تھا؟ یہاں تو قانون، یہ جمع کے اندر تو مانع نہیں بنے گا حرف ساکن، لہذا کیا کرنا چاہیے تھا؟ اعلال کرنا چاہیے تھا۔ کہتے ہیں نہیں بھئی، یہاں اعلال نہیں ہوگا، کیونکہ ہم نے کہا تھا وہ حرف ساکن زائد ہونا چاہیے، اور یہ حرف ساکن جو بیچ میں آیا یہ زائد نہیں ہے بلکہ حرف اصلی ہے۔ کہتے ہیں: **اَمادر** حُوٌّ **جمع** أَحْوٰی، حُوٌّ جو جمع ہے أَحْوٰی کی، **بسلامت ماند** وہ سلامت رہی بھئی یعنی سلامت رہی، **زیرا ں چہ واوزائدہ نیست** اس لیے کیونکہ واو زائدہ نہیں ہے، بَلْ عَيْنُ كَلِمَةٍ، بلکہ عین کلمہ ہے یعنی حرف اصلی ہے۔

وَمِنْ بابِ الإِفْعِيلَالِ، باب افعیلال سے ناقص کی گردان جو ہے:

اِرْعَوٰی	يَرْعَوِي	اِرْعِوَاءً
فَهُوَ	مُرْعَوٍ	إِلٰى آخِرِهِ

بھئی۔ اٰہ یہ إِلٰى آخِرِهِ کا مخفف ہے بھئی۔ اِرْعَوٰی **دراصل** اِرْعَوَوَ **بود** بھئی، اِرْعَوٰی اصل میں کیا تھا؟ اِرْعَوَوَ تھا۔ **واو دوم را الف کردند**، دوسرے واو کو کیا کیا؟ الف، کیونکہ آخری واو دیکھو متحرک ہے ماقبل فتحہ ہے اس واو کو کس سے بدل دیا؟ الف سے۔ جی، بھئی سوال پیدا ہوا ادغام نہیں کیا؟ دو حرف ایک جنس کے ہیں تو پھر کیا کرنا چاہیے تھا؟ ادغام کرنا چاہیے تھا۔ کہتے ہیں بھئی یاد رکھیے آگے قانون ذکر کر رہے ہیں، کہ ایک ہے ابدال، ایک ہے ادغام۔ ہم نے ابدال کیا، آخری واو کو کس سے بدلا؟ الف سے بدلا۔ اور ایک ہے ادغام کہ واو کا واو میں کیا کیا جائے؟ ادغام۔ کہتے ہیں ابدال مقدم ہے ادغام پر، ابدال کیا ہے؟ مقدم۔ تو جہاں ایسی صورت پیش آجائے کہ ابدال بھی کرنا جائز ہو اور ادغام بھی جائز ہو تو پہلے کیا کریں گے؟ پہلے ابدال کریں گے بھئی، پھر اس کے بعد، پھر تو ادغام کی صورت ہی نہیں باقی رہے گی بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی بھئی؟

تو کہتے ہیں: اِرْعَوٰی **دراصل** اِرْعَوَوَ **بود**، اصل میں اِرْعَوَوَ تھا۔ **واو دوم را الف کردند**، واو دوم کو جو ہے الف کر دیا، **وادغام نہ کردند**، اور ادغام نہیں کیا، لِأَنَّ الْإِبْدَالَ مُقَدَّمٌ عَلَى الْإِدْغَامِ، اس لیے کیونکہ ابدال کیا ہے مقدم ہے ادغام پر۔ فَلِذٰلِكَ تَقُولُ اسی وجہ سے آپ کہتے ہیں: قَوِيَ يَقْوٰى۔ بھئی یاد رکھیے یہ قَوِيَ اصل میں تھا قَوِوَ، دو وہ دونوں، یہ آخری یا بھی کیا تھی؟ واو تھی، قَوِوَ۔ سمجھ میں آئی بات بھئی؟ تو آخر میں جو واو تھا ماقبل کسرہ تھا، اس کو ماقبل کسرے کی وجہ سے کس سے بدل دیا؟ یا سے، قَوِيَ ہوا بھئی، رَضِيَ کی طرح، جیسے رَضِيَ اصل میں کیا تھا؟ رَضِوَ، واو طرف میں تھا ماقبل کسرہ تھا اس کو کس سے بدل دیا؟ یا سے۔ تو دیکھیے قَوِوَ تھا، قَوِوَ۔ اب ادغام بھی ہو سکتا ہے دو حرف ایک جنس کے دو واو اکٹھے آگئے، اور ادغام ہو تو پھر کیا پڑھنا چاہیے؟ قَوِوَ، پہلے واو کو ساکن کر دو اور ثانی میں ادغام کر دو، قَوَّ، کیا پڑھنا چاہیے؟ قَوَّ پڑھنا چاہیے۔ لیکن کیا پڑھا گیا؟ قَوِوَ سے کیا بنایا؟ قَوِيَ بنالیا گیا، کیونکہ ابدال مقدم ہے کس پر؟ ادغام پر۔

اسی طرح يَقْوٰى، يَقْوٰى اصل میں کیا تھا؟ يَقْوَوُ، يَقْوَوُ۔ جی دو حرف ایک جنس کے تھے، تو یہ تقاضا کرتا ہے ادغام ہونا چاہیے، دوسری طرف قانون تقاضا کیا کر رہا ہے؟ ابدال ہونا چاہیے بھئی۔ یا متحرک ہے ماقبل فتحہ ہے اس کو کس، نہیں اب واو طرف میں ہے وہ کس سے بدلنا چاہیے؟ الف سے بدلنا چاہیے،

جی۔ تو لہذا ابدال کیا گیا اور ادغام نہیں کیا گیا بھئی، کیونکہ ابدال کیا ہے؟ ادغام پر مقدم ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں آپ تَقُولُ قَوِيَ يَقْوٰى کہتے ہیں دُونَ قَوَّ يَقَوُّ، قَوَّ يَقَوُّ۔ آپ کی کتابوں میں اعراب کس طرح لگے ہیں بھئی؟ يُقَوِّي، نہیں نہیں يُقَوِّي کیسے؟ يَقْوَوُ تھا، يَقْوَوُ۔ تو واو کی حرکت ماقبل کو دے کر واو کا واو میں ادغام کریں کیا بن جاتا ہے؟ يَقْوَوُ، واو کی حرکت ماقبل کو دی قاف پر فتحہ آ گیا اور واو کا واو میں ادغام، يَقَوُّ، کیا بنتا ہے؟ يَقَوُّ بھئی۔ تو آپ جو ہے قَوِيَ يَقْوٰى کہتے ہیں دُونَ قَوَّ يَقَوُّ، یا قَوَّ يَقَوُّ نہیں کہتے۔

اسی طرح وَدِيوَانٌ دُونَ دِوَّانٌ۔ اسی طرح آپ دِيوَانٌ کہتے ہیں دِوَّانٌ نہیں کہتے۔ بھئی میں نے آپ کو بتلایا تھا کل یا پرسوں کے سبق میں یہ بات گزری بھئی کہ التَّصْغِيرُ وَالتَّكْسِيرُ يَرُدُّ الْأَشْيَاءَ إِلٰى أُصُولِهَا، کسی چیز کی اصل معلوم کرنی ہو تو اس کی جمع تکسیر، اس کی جمع تکسیر بنالو، اس کو دیکھ لو، یا اس کی تصغیر نکال لو۔ تو یہاں پر دیکھو دِيوَانٌ ہے لفظ، اس کی جمع آتی ہے دَوَاوِينُ، یہ جمع مکسر ہے اس کی دَوَاوِينُ۔ تو دیکھو دَوَاوِينُ میں دو واو ہیں اور دِيوَانٌ میں ایک واو ہے، معلوم ہوا یہ جو ماقبل کی یا تھی یہ بھی واو تھی بھئی، کیونکہ جمع تکسیر نے اصل بتلادی کہ یہ پہلی یا بھی کیا تھی؟ واو تھی۔ تو اب کیا بننا، کیا صورت؟ اس کو ذرا واو کرو، دِوْوَانٌ، دو واو آ گئے، پہلا واو ساکن ہے دِوْوَانٌ۔ اب ایک طرف دیکھیں تو دو واو ہیں دو حرف ایک جنس کے، ادغام ہونا چاہیے، اور ایک کیا ہے؟ کہ واو سے ماقبل کسرہ ہے، وہ تقاضا کر رہا ہے کہ اس واو کو یا سے بدلنا چاہیے۔ تو ابدال اور ادغام میں مقابلہ آیا، تو کون مقدم ہے؟ ابدال مقدم ہے، تو واو کو یا سے بدل دیا گیا تو کیا ہوا؟ دِيوَانٌ ہوا بھئی، ورنہ تو کیا ہونا چاہیے تھا؟ دِوَّانٌ ہونا چاہیے تھا۔ چنانچہ کہتے ہیں وَدِيوَانٌ دُونَ دِوَّانٌ، چنانچہ آپ دِيوَانٌ کہتے ہیں نہ کہ دِوَّانٌ۔

وَمِنْ بابِ الِاسْتِفْعَالِ اور باب استفعال سے ناقص کی گردان جو ہے:

اِسْتَدْعٰى	يَسْتَدْعِي	اِسْتِدْعَاءً	إِلٰى آخِرِهِ

آخر تک بھئی۔ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسُ اور اسی پر قیاس ہے، یعنی اسی طرح کیا ہے؟ باقی گردانیں بھی ہیں باقی ابواب ناقص کے بھئی جو۔ چلیے بس مولانا، هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْكَلَامِ۔

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ: فِي اللَّفِيفِ وَالْمُضَاعَفِ وَأَحْكَامِ تَاءِ الِافْتِعَالِ

لفیفِ مفروق و مقرون، مضاعف کے تین طریقے اور تائے افتعال کے احکام (اسباق ۱۰۸ تا ۱۱۰)

صرفِ لفیفِ مفروق ولفیفِ مقرون کے قوانین

سبق نمبر ۱۰۸—تاریخِ درس: ۲۲ فروری ۲۰۰۹ء

صرف اللَّفِيْفِ الْمَفْرُوْقِ: **فاکلمہ اورابا معتل** الْفَاءِ **قیاس باید کرد** ولام کلمہ **اورابا معتل** اللَّامِ **قیاس باید کرد**۔ بھئی ایک لفیف مفروق ہے، ایک لفیف مقرون ہے۔ لفیف مفروق کس کو کہتے تھے؟ جس میں دو حرف عِلَّت آئیں درمیان میں کوئی دوسرا حرف اصلی آئے۔ اور ایک لفیف مقرون ہے جس میں کیا ہوں؟ دونوں حرف عِلَّت اکٹھے آئیں بھئی۔ تو لفیف مفروق کے اندر فا اور لام کے مقابلے میں حرف عِلَّت آئے گا۔ اور لفیف مقرون کے اندر عین اور لام کے مقابلے میں حرف عِلَّت آئے گا۔

تو پہلے لفیف مفروق کی بات کر رہے ہیں، جس میں کہاں پر حرف عِلَّت آئے گا؟ فا اور لام۔ تو کہتے ہیں: **فاکلمہ اورابا معتل** الْفَاءِ **قیاس باید کرد**، کہ اس کے فا کلمے کو جو ہے معتل الْفَاءِ پر قیاس کرنا چاہیے، **ولام کلمہ اورابا معتل** اللَّامِ **قیاس باید کرد**، اور اس کے لام کلمے کو جو ہے معتل اللَّامِ پر قیاس کرنا چاہیے۔ بھئی دیکھیے دو حرف عِلَّت آئے، فا کے مقابلے میں آیا، اور فا کے صرف فا کے مقابلے میں حرف عِلَّت ہو وہ کیا کہلاتا ہے؟ وہ ہے مثال بھئی مثال۔ اور ایک ہے لام کے مقابلے میں حرف عِلَّت، تو صرف لام کے مقابلے میں حرف عِلَّت آئے وہ کیا کہلاتا ہے؟ وہ ناقص۔ تو کہتے ہیں بھئی اس کے جو فا اور لام دونوں لفیف مفروق ہے، فا اور لام دونوں کے مقابلے میں حرف عِلَّت آئے ہیں، تو مثال اور ناقص سے کیا کر لیجیے آپ؟ انہی پر قیاس کر لینا۔ مثال کے اندر جو قوانین جاری ہوتے تھے اور ناقص کے اندر جو قوانین جاری ہوتے تھے وہی قوانین یہاں جاری ہوں گے۔ فا کے اندر وہ قوانین جاری ہوتے تھے، جاری ہوں گے جو کس میں آئے تھے؟ مثال میں۔ اور لام کے اندر بھئی وہ قوانین جاری ہوں گے جو کس میں ذکر ہو گئے؟ ناقص میں بھئی۔ یہی بات کر رہے ہیں کہ اس کے فا کلمے کو معتل الْفَاءِ یعنی مثال پر قیاس کرنا چاہیے اور اس کے لام کلمے کو معتل اللَّامِ یعنی کہ ناقص پر قیاس کر لینا چاہیے۔ چناں چہ وَقٰى يَقِيْ وِقَايَةً اِلٰى آخِرِهٖ۔

امادر لفیف مقرون لام کلمہ اورابا معتل اللَّامِ **قیاس باید کرد**، باقی لفیف مقرون، بھئی لفیف مقرون میں کہاں آتے تھے حرف عِلَّت؟ عین اور لام کے مقابلے میں۔ تو کہتے ہیں: **امادر لفیف مقرون لام کلمہ اورابا معتل** اللَّامِ **قیاس باید کرد**، اس کے لام کلمے کو معتل اللَّامِ یعنی ناقص پر قیاس کر لینا چاہیے، **وعین کلمہ اورا اعلال نہ باید کرد**، اور اس کے عین کلمے میں اعلال نہیں کرنا چاہیے۔ کیوں؟ کہتے ہیں: تَحَرُّزًا عَنْ تَوَالِي الْاِعْلَالَيْنِ، بچتے ہوئے پے در پے دو اعلالوں سے بھئی۔ بھئی یاد رکھیے پے در پے دو اعلال پسندیدہ نہیں۔ لام میں بھی اعلال ہو اور پھر عین میں بھی اعلال ہو بھئی، تو یہ پسندیدہ نہیں ہے۔ بھئی اس سے تو کلمے کی صورت ہی اس حد تک بدل جائے گی کہ پتا ہی نہیں چلے گا پھر اس کا بھئی۔ تو لہٰذا دو اعلال پے در پے اکٹھے پسندیدہ نہیں ہیں۔ تو لام کے اندر جب اعلال کر لیا تو اب عین کے اندر اعلال نہیں کریں گے۔ تو کہتے ہیں: تَحَرُّزًا عَنْ تَوَالِي الْاِعْلَالَيْنِ، بچتے ہوئے پے در پے دو اعلالوں سے، اِلَّا فِيْ نَحْوِ طَيٌّ، مگر طَيٌّ جیسوں کے اندر بھئی۔ طَيٌّ کے اندر بھئی، وطَوٰى۔

کہتے ہیں: مِمَّا اجْتَمَعَ فِيْهِ الْوَاوُ وَالْيَاءُ، وہ لفظ جن کے اندر جمع ہو جائیں واو اور یا، وَتَقَدَّمَ احدھما، اور مُقَدَّم ہو جائے ان دونوں میں سے ایک، بِالسُّكُوْنِ، کس کے ساتھ؟ سکون کے ساتھ، كَمَا تَقَدَّمَ، جیسے کہ بات گزر گئی بھئی۔ بھئی آپ نے پڑھا تھا واو اور یا دونوں اکٹھے ہو جائیں اور اول ان میں ساکن ہو تو پھر واو کو یا کر کے یا میں ادغام کرتے ہیں۔ واو اور یا اکٹھے ہو جائیں، چاہے واو پہلے ہو، چاہے یا پہلے ہو، لیکن جو بھی پہلے ہو وہ کیا ہو؟ ساکن۔ تو واو اگر پہلے تھا، ساکن تھا، اس کو یا کر کے یا میں ادغام کریں گے، اور اگر واو بعد میں تھا تو بھی اس کو یا کر کے یا میں ادغام کریں گے بھئی۔ تو طَيٌّ اصل میں کیا تھا؟ طَوْيٌ، طَوْيٌ، فعل۔ واو ساکن ہے اور یا آگے متحرک ہے، تو واو اور یا اکٹھے ہوئے، اول ساکن تھا، واو کو یا کر کے یا میں کیا کیا گیا؟ ادغام، تو طَيٌّ ہوا بھئی۔ تو کہتے ہیں طَيٌّ وغیرہ کے جیسوں کے لفظوں کے اندر کہ جن کے اندر واو اور یا جمع ہو جائیں اور ان میں سے ایک سکون کے ساتھ مُقَدَّم ہو جائے جیسے کہ كَمَا تَقَدَّمَ جیسے کہ یہ بات ماقبل میں گزری بھئی۔

تَقُوْلُ حَيِيَ يَحْيٰى حَيَوَانًا۔ جی، آگے کیا ہے آپ کی کتابوں میں؟ طَوِيَ ہے؟ جی، طَوِيَ نہیں ہے،

طَوٰى	يَطْوِيْ	طَيًّا

بھئی۔

طَوٰی	یَطْوِيْ	طَیًّا

۔تو دیکھیے حَیِيَ، حَیِيَ اصل میں کیا تھا؟ حَیِوَ، یہ آخری یا کی جگہ واو تھا، حایاواو، حَیِوَ۔ تو واو طرف میں واقع ہوئی اور ما قبل کسرہ تھا، نہیں واو، واو طرف میں واقع ہوا اور ما قبل کسرہ تھا، اس واو کو کس سے بدل دیا؟ یا سے، جیسے رَضِوَ کو کس سے بدلا تھا؟ رَضِيَ کر دیا تھا بھئی۔ تو یہاں بھی اسی طرح ہے۔ اور

طَوٰی	یَطْوِيْ	طَیًّا

بھئی، یہاں طَوٰی، طَوٰی کیا ہے؟ طَوَيَ، طَوَيَ۔ پھر کیا کیا؟ طَوِيَ، یا، یا متحرک، نہیں طَوٰی ہے طَوٰی بھئی، طَوِيَ نہیں ہے میں نے بتایا آپ کو طَوٰی ہے۔ یا متحرک ما قبل فتحہ تھا اس کو کس سے بدل دیا؟ الف سے، تو طَوَيَ تھا پھر طَوٰی ہو گیا، طَوَيَ بھئی۔ تو دیکھو اب بھی دیکھو طَوٰی واو متحرک ہے، ما قبل فتحہ ہے، اس کو کس سے بدلنا چاہیے؟ الف سے، لیکن پے در پے دو اعلال پسندیدہ نہیں، اس لیے یہ نہیں بدلے گا بھئی۔

تو کہتے ہیں: فَبَقِيَ الْعَيْنُ سَالِمَةً۔ تو دیکھو اس کا تعلق اسی سے ہے بھئی۔ قانون بیان ہو رہا تھا کہ لفیف مقرون میں دیکھو پھر دیکھو، لفیف مقرون میں لام کلمے کو معتل اللَّامِ پر قیاس کرنا چاہیے اور عین کلمے میں اعلال نہیں کرنا چاہیے بچنے کے لیے دو پے در پے اعلالوں سے سوائے طَيٌّ جیسے لفظوں کے اندر بھئی۔ تو فَبَقِيَ الْعَيْنُ سَالِمَةً، تو عین باقی رہے گا، سَالِم، ثابت ہی رہے گا، صحیح ہی رہے گا، وَأُعِلَّ اللَّامُ كَمَا تَرٰى، اور اعلال کیا جائے گا لام کے اندر جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں بھئی۔ سب میں آپ دیکھ رہے ہیں بھئی، آپ دیکھ لیجیے ایک ایک صیغے پر غور کر لیجیے، لام کے اندر تو اعلال ہوا ہے، عین کے اندر اعلال نہیں کیا گیا بھئی۔ ہاں طَيٌّ کے اندر اعلال کیا گیا، واو کو یا کر کے یا میں ادغام کیا گیا، لیکن اس کا استثناء کر دیا تھا مصنف نے کہ ان جیسے لفظوں میں کیا کریں گے؟ اعلال کریں گے بھئی طَيًّا جیسے لفظوں میں، جہاں واو اور یا اکٹھے جمع ہو جائیں اور پہلا ساکن ہو بھئی۔

اما آيَةٌ وَرَايَةٌ شَاذَّتٌ بھئی، باقی آيَةٌ اور رَايَةٌ شاذ ہیں بھئی۔ آيَةٌ اور رَايَةٌ شاذ ہیں بھئی۔ آيَةٌ اصل میں کہتے ہیں، اصل میں تھا اَيَيَةٌ، اَيَيَةٌ دو یا تھیں بھئی، پھر ایک یا کو خلاف الْقِيَاس حذف کر دیا گیا۔ بعض کہتے ہیں یہ اصل میں تھا آيِيَةٌ، فَاعِلَةٌ وزن تھا، آيِيَةٌ، تو ایک یا کو بہر حال خلاف الْقِيَاس حذف کر لیا گیا۔ پہلی یا کو، کس کو؟ آيِيَةٌ، فَاعِلَةٌ، تو پہلی یا کیا ہے؟ عین۔ حالاں کہ یہاں پر کیا کرنا چاہیے تھا؟ لام کلمے میں ابھی بتلایا اعلال ہونا چاہیے، عین کو سَالِم رکھنا چاہیے، لیکن یہاں عین میں اعلال کیا گیا، اس کو حذف کر دیا گیا اور لام اب بھی باقی ہے۔ تو یہ شاذ ہے مولانا۔ یعنی اِسْتِعْمَال میں تو صحیح ہے لیکن قانون کے خلاف ہے ہم نے جو قانون بنایا، یعنی ہمارے قانون کے تحت یہ نہیں آتا، اگرچہ لفظ صحیح ہے، عرب اسی طرح اِسْتِعْمَال کرتے ہیں اور اسی طرح ہے۔ وَرَايَةٌ بھئی، رَايَةٌ یہ الف جو ہے یہ دراصل واو تھا بھئی۔ الف کیا تھا؟ واو۔ تو رَوَيَةٌ، پھر اس واو متحرک ما قبل فتحہ تھا، کس سے بدل دیا گیا؟ الف سے۔ تو دیکھو عین کے اندر اعلال ہوا اور لام یا ابھی بھی جو ہے، لام کیا ہے بھئی، لام کے مقابلے میں کیا آیا ہے یہاں؟ یا۔ یا ابھی بھی باقی ہے اسی طرح، تو یہ بھی خلاف الْقِيَاس ہے، اسی لیے ان دونوں کو مصنف نے کیا قَرَار دیا؟ شَاذ قَرَار دیا بھئی۔ تو کہتے ہیں: **اما** آيَةٌ وَرَايَةٌ شَاذَّتٌ، باقی آيَةٌ اور رَايَةٌ جو ہیں شاذ ہیں۔

صرف الْمُضَاعَفِ، مضاعف کی گردان بھئی۔ مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا اِلٰى آخِرِهٖ بھئی، گردان آپ پڑھ چکے ہیں بھئی۔ مَدَّ **دراصل** مَدَدَ **بود**، مَدَّ اصل میں کیا تھا؟ مَدَدَ تھا۔ **دال اول را ساکن کردند**، پہلے دال کو ساکن کر دیا، **و در دال دوم ادغام کردند**، اور دوسرے دال کے اندر اس کا ادغام کر دیا، مَدَّ **شد** بھئی۔ کیا ہوا؟ مَدَّ ہوا۔

قَانُوْنُهٗ، اس اعلال کا قانون وہ یہ ہے: **ہر جا کہ دو حرف متحرک از یک جنس باہم آیند**، ہر وہ جگہ کہ جہاں پر دو حرف متحرک ایک ہی جنس کے باہم آیند، اکٹھے آ جائیں، **بر سَبِيْلِ لزوم**، کس طریقے پر؟ لزوم کے طریقے پر، یعنی ان میں سے کسی کا حذف جَائِز نہ ہو بھئی۔ بعض اوقات ایک کا حذف جَائِز ہوتا ہے، آپ نے پڑھا ہے بھئی: تَفَاعَلَ يَتَفَاعَلُ، یہاں جب تَتَفَاعَلُ آئے، باب تَفَاعُل اور تَفَعُّل میں دو تائے مَفْتُوْحَه اکٹھی جمع ہو جائیں، تو ایک کا حذف جَائِز ہے۔ تو تَتَفَاعَلُ کے اندر کیا پڑھنا جَائِز؟ تَفَاعَلُ۔ جیسے تَنَزَّلُ قرآن میں آیا ہے، اصل میں کیا ہے؟ تَتَنَزَّلُ، ایک تا حذف ہوئی۔ تو یہ لزوم،

ان میں لزوم نہیں ہے، ایک کا حذف بھی جَائِز ہے، اور انہوں نے شَرْط لگادی اکٹھے آئیں اور کس طریقے پر ہوں؟ **برسَبِیْلِ لزوم**، لزوم کے طریقے پر ہوں، یعنی ایک کا بھی حذف جَائِز نہ ہو۔

یہ تو تھا دو حرف متحرک آئے ایک ہی جنس کے، **یا از دو مَخْرَجِ متقارب باشند**، یا دو حرف متحرک ہیں لیکن ایک جنس کے نہیں ہیں، البتہ دونوں کے مَخْرَج قریب قریب ہیں۔ دونوں کے مَخْرَج کیا ہیں؟ مثلاً ثا، تا، قریب قریب مَخْرَج ہے۔ اور اسی طرح دال، تا، دال اور تا کا مَخْرَج بھی کیا ہے؟ قریب۔ تو دال اور تا اکٹھے آئیں گے، آپ دیکھیں گے ان میں ادغام کر دیں گے بھئی۔ تو کہتے ہیں: **یا از دو مَخْرَجِ متقارب باشند**، یا دو حرف متحرک جو ہیں وہ دو ایسے مخرجوں سے ہوں جو قریب ہوں آپس کے اندر، **یا اول ایشاں ساکن بود** بھئی، یا ان دو حرفوں میں سے پہلا کیا ہو؟ پہلے تو تھا دونوں متحرک ہوں، اب ہے یا ان میں سے دو حرفوں میں سے پہلا کیا ہو؟ ساکن ہو، وَثَانِيْ متحرک، اور دوسرا متحرک ہو۔ **ویکے از ایشاں زائدہ برائے اِلْحَاق نہ باشد**، اور ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی زائد نہ ہو برائے اِلْحَاق، کس کے لیے؟ ان دونوں میں سے ایک بھی اِلْحَاق کے لیے زائدہ نہ ہو، یعنی بڑھایا نہ گیا ہو بھئی۔ بعض اوقات اِلْحَاق کے لیے بھئی کیا کیا جاتا ہے؟ حرف بڑھایا جاتا ہے باب کے ساتھ، کسی مادے کے ساتھ ایک حرف بڑھا کر اس کو دوسرے باب کے اندر لے جاتے ہیں، انہیں مُلْحَقَات کے ابواب کہا جاتا ہے بھئی۔ سمجھ میں آئی بات؟ جیسے آگے مثالیں آئیں گی بھئی: قَعْدَدَ و شَمْلَلَ۔ قَعْدَدَ کے اندر ایک دال بڑھا کر، بڑھایا اور اس کو باب دَحْرَجَ میں لے گئے، قَعْدَدَ، دَحْرَجَ۔ شَمْلَلَ، اس میں آخری لام کو بڑھایا اور اس کو کس باب میں لے گئے؟ دَحْرَجَ میں۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ تو ثلاثی کو رباعی میں لے جاتے ہیں، رباعی کو خُمَاسِيْ کے اندر لے جاتے ہیں بھئی۔

تو کہتے ہیں دو، وہ دو جو اکٹھے آئے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی زائد نہ ہو، ایک بھی زائد اِلْحَاق کے لیے نہ ہو۔ **وماقبلِ ایشاں حرف مد غم نہ باشد**، اور ان دونوں سے پہلے کوئی حرف مد غم نہ ہو۔ جی۔ **ویکے از ایشاں مُبْدَل نہ باشد**، اور ان میں سے کوئی مُبْدَل بھی نہ ہو، کسی دوسرے حرف سے بدلا ہوا بھی نہ ہو بھئی۔ **وکلمہ از اِشْتِبَاہ اَیمن باشد**، اور وہ کلمہ اِشْتِبَاہ سے بھی محفوظ ہو بھئی، مامون ہو۔ یعنی یہ نہ ہو ہم اس میں ادغام کریں تو اس کا التباس کسی دوسرے کلمے سے لازم آئے۔ جیسے آگے بتلائیں گے: مَدَدٌ۔ اس میں ہم نے ادغام نہیں کیا، کیوں؟ کیوں کہ اگر ادغام کرتے تو مَدٌّ ہو جاتا اور مَدٌّ تو اور کلمہ ہے، تو مَدَدٌ اور مَدٌّ کا پھر پتا ہی نہ چلتا، دونوں کی صورت کیا ہو جاتی؟ ایک جیسی ہوتی، دونوں مَدٌّ ہو جاتے بھئی۔ تو لہٰذا بعض اوقات کیا کیا جاتا ہے؟ اگر التباس آرہا ہو تو اس صورت میں بھی ادغام نہیں کریں گے بھئی۔

جی، چناں چہ ذَبَّ، و رَبَّ، ذَبَّ بھئی ذَبَبَ تھا بھئی دوبا، رَبَّ رَبَبَ تھا بھئی، سب سبب تھا بھئی دو با تھیں اکٹھے، ان کو، ان میں ادغام کر دیا۔ لَبِثْتَ، اس کو اس ثا کو نہیں پڑھیں گے بھئی، ثا کو بھی تا کر کے تا میں ادغام کر دیا گیا، کیا ہوا؟ لَبِتْتَ۔ تو پہلی مثالیں جو تھیں ذَبَّ، رَبَّ، سب، یہ دو حرف اکٹھے ہوئے ہیں ایک ہی جنس والے، دوبا اکٹھی ہوئی ہیں۔ اور اگلی جو دو مثالیں ہیں لَبِثْتَ و عَبَدْتَ، اس میں دو حرف قریب الْمَخْرَج اکٹھے ہوئے، ایک ثا اور ایک تا۔ مَخْرَج قریب تھا تو ثا کو تا کر کے کیا کر دیا گیا تا میں ادغام، تو لَبِتْتَ ہوا۔ اور عَبَدْتَ، دال اور تا اکٹھے ہوئے دونوں قریب الْمَخْرَج ہیں، تو دال کو بھی تا کر کے تا میں ادغام کر دیا گیا۔ اور پھر لکھنے میں یہ فرق ہے: ایک جنس کے تھے تو ایک ہی حرف لکھنا ہے اور اوپر شد ڈال دیں گے۔ اور دو الگ الگ جنسوں کے ہوں قریب الْمَخْرَج ہوں تو پھر ادغام تو کریں گے، لیکن رَسْمُ الْخَط میں اسی طرح لکھیں گے بھئی، ثا ابھی بھی لکھی جارہی ہے، عَبَدْتَ کے اندر دال کو تا کر کے تا میں ادغام کیا گیا لیکن لکھنے میں اب بھی دال لکھیں گے بھئی۔ فرق نظر آرہا ہے بھئی؟

و در مَدَدٌ و سبب ادغام نہ کردند، اور مَدَدٌ اور سبب کے اندر ادغام نہیں کیا گیا، ادغام نہیں کیا، **زیرا نچہ کلمہ ایشاں از اِشْتِبَاہ اَیمن نیست**، اس لیے کیوں کہ ان کا کلمہ جو ہے وہ اِشْتِبَاہ سے یعنی التباس سے محفوظ نہیں ہے۔ مَدَدٌ میں ادغام کرتے تو کیا بن جاتا؟ مَدٌّ، اور مَدٌّ تو ایک اور کلمہ ہے، تو پھر پتا ہی نہ چلتا کون، یہ ایک جیسے ہو جاتے۔ اسی طرح سبب میں بھی ادغام نہیں کیا گیا، ورنہ تو یہ کیا بن جاتا؟ سب، سب اور ہے، سمجھ میں آیا بھئی؟ تو وہ پھر پتا ہی نہ چلتا کہ یہ کون سا مراد ہے لفظ بھئی۔

و در قُوْوِلَ ادغام نہ کردند، اور قُوْوِلَ کے اندر ادغام نہیں کیا، **زیرا نچہ اول ایشاں مُبْدَل است**، اس لیے کیوں کہ ان میں سے پہلا جو ہے وہ مُبْدَل ہے، بدلا گیا ہے۔ قُوْوِلَ بھئی قَاوَلَ، باب مُفَاعَلَه ہے،

قَاوَلَ	يُقَاوِلُ	مُقَاوَلَةً

،تو یہ قاف قَاوَلَ یہ الف تھا بھئی، پھر قُوْوِلَ مجہول میں وہ الف کس سے بدل دیا؟ واو سے، تو یہ واو اب قُوْوِلَ دو واو آئے تو اکٹھے لیکن پہلا واو کس سے بدلا ہے؟ الف سے، اور ہم نے قانون میں شَرْط لگائی تھی کہ ان میں سے کوئی کسی حرف سے بدلا ہوا نہ ہو۔

ودر مَدَدْنَا و فَرَرْنَا **ادغام نہ کردند**، بھئی مَدَدْنَا اور فَرَرْنَا میں کیوں نہیں ادغام کیا؟ کہتے ہیں مَدَدْنَا اور فَرَرْنَا میں **ادغام نہ کردند**، ادغام نہیں کیا، **زیرا نچہ حرف دوم متحرک نیست**، اس لیے کیوں کہ دوسرا حرف متحرک نہیں ہے بھئی۔ ہم نے تو کیا کہا تھا؟ دو آئیں، اول ساکن اور ثَانِيْ کیا ہو؟ متحرک، یا دونوں متحرک ہوں یا اول ساکن ثَانِيْ، اور یہاں پر دوسرا حرف متحرک نہیں ہے۔

ودر قَعْدَدَ و شَمْلَلَ **ادغام نہ کردند**، بھئی قَعْدَدَ شَمْلَلَ میں کیوں نہیں ادغام کیا گیا دو دال دو لام اکٹھے آئے ہیں؟ کہتے ہیں ان کے اندر ادغام نہیں کیا گیا، **زیرا نچہ دوم حرف زائدہ است برائے** اِلْحَاق، اس لیے کیوں کہ دوسرا حرف جو ہے وہ زائد ہے اِلْحَاق کے لیے، قَعْدَدَ کے اندر یہ دوسرا دال کیا ہے؟ زائد ہے، اس کو باب دَحْرَجَ میں لے جانے کے لیے اس کا اِضَافَه کیا گیا، اور شَمْلَلَ یہ شَمَلَ تھا بھئی اس میں ایک لام کا اِضَافَه کیا گیا کس باب میں لے جانے کے لیے؟ دَحْرَجَ باب میں۔

ودر حَبَّبَ **ادغام نہ کردند**، بھئی حَبَّبَ کے اندر دیکھو بھئی، حَبَّبَ، آخری دو با متحرک ہیں، درمیان والی تو کیا ہے؟ یہ جس پر شد ہے یہ دو با ہیں بھئی، تو حَبْ بَبَ، تو دو با آخر میں متحرک آ گئیں بھئی، کیا کرنا چاہیے تھا ان کا؟ ان کا ادغام ہونا چاہیے تھا، کہتے ہیں نہیں بھئی ہم نے آپ کو بتلایا تھا کہ دونوں میں سے کوئی مد غم نہ ہو، اور یہاں پہلی با مد غم ہے۔ تو کہتے ہیں: **ودر** حَبَّبَ **ادغام نہ کردند**، حَبَّبَ کے اندر ادغام نہیں کیا، **زیرا نچہ ماقبلِ ایشاں حرف مد غم است**، ہاں ان میں ان سے پہلے حرف مد غم ہے۔ ان دونوں سے پہلے، بھئی دو با تو متحرک ہیں لیکن ان دو با سے پہلے والی جو با تھی حَبْ یہ پہلی با، یہ پہلی با مد غم ہے اور ہم نے کہا تھا ان دو حرف، دو جو حرف ہیں ان سے ماقبل کوئی حرف مد غم نہ ہو بھئی۔ پہلی با مد غم ہے، دوسری با تو مد غم فِيْهِ ہے بھئی۔ **زیرا نچہ ماقبلِ ایشاں حرف مد غم است**، اس لیے کیوں کہ ان سے پہلے جو ہے حرف مد غم ہے۔

ودر تَتَنَزَّلُ **ادغام نہ کردند**، اور تَتَنَزَّلُ میں تو دو تا آئیں بھئی یہاں کیوں نہیں ادغام کیا؟ کہتے ہیں تَتَنَزَّلُ کے اندر ادغام نہیں کیا، **زیرا نچہ اجتماع این دو حرف برسَبِيْلِ لزوم نیست**، اس لیے کیوں کہ ان دو حرفوں کا جمع ہونا لزوم کے طریقے پر نہیں ہے۔ تَتَنَزَّلُ اس میں ایک تا کا حذف کرنا جَائِز ہے۔ قانون میں نے آپ کو بتلایا تھا بھئی۔ باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل وغیرہ میں جب شروع میں دو تائے مَفْتُوْحَه اکٹھی ہو جائیں تو ایک کا حذف جَائِز ہے۔

ودر مانند حَيِيَ مِمَّا كَانَ احدھامُبْدَلًا وھامُتَحَرِّكَانِ جَازَ الْاِدْغَامُ وَالْاِظْهَارُ، حَيِيَ، مِمَّا ان لفظوں میں سے كَانَ احدھامُبْدَلًا جن میں سے ایک کیا ہو؟ مُبْدَل، حَيِيَ اصل میں کیا تھا؟ حَيِوَ، واو تھا آخر میں بھئی۔ تو جن میں سے، ان جیسے لفظوں میں سے جن میں سے ایک مُبْدَل ہو، وھا مُتَحَرِّكَانِ اور دونوں حرف کیا ہوں؟ متحرک، جَازَ الْاِدْغَامُ یہاں ادغام بھی جَائِز ہے، وَالْاِظْهَارُ اور اِظْهَار بھی جَائِز ہے۔ یعنی حَيِيَ پڑھنا بھی جَائِز، حَيَّ پڑھنا بھی جَائِز، ادغام کر دیں بھئی حَيَّ۔ اول یا کو ساکن کر کے ثَانِيْ میں ادغام کر دیا، کیا ہوا؟ حَيَّ۔ تو حَيَّ پڑھنا بھی جَائِز اور حَيِيَ پڑھنا بھی جَائِز۔ جی، تو ہر ایسے لفظ جہاں پر ایک مُبْدَل ہو اور دونوں متحرک ہوں وہاں ادغام اور اِظْهَار دونوں جَائِز، جی۔

بِخِلَافِ نحومَرْمِيٌّ، بِخِلَاف مَرْمِيٌّ جیسے لفظوں کے مِمَّا كَانَ اولھماسَاكِنًا کہ جن کا اول کیا ہو؟ ساکن ہو۔ اولھما ہے آپ کی کتاب میں؟ نہیں اولھما، كَانَ کا اسم ہے بھئی۔ اولھما سَاكِنًا، جن میں سے پہلا کیا ہو؟ ساکن ہو۔ بھئی مَرْمِيٌّ اصل میں کیا تھا؟ مَرْمُوْيٌ، مفعول، پھر واو اور یا اکٹھے آئے اور اول ساکن تھا، واو کو کس سے بدلا گیا؟ یا سے، پھر یا کی وجہ سے ماقبل میں کیا دے دیا؟ کسرہ دیا، کیا ہوا؟ ابھی ادغام نہیں کیا، مَرْمِيْيٌ، مَرْمِيْيٌ، اب یہاں پر دیکھیے ایک مُبْدَل ہے لیکن دونوں متحرک نہیں ہیں، ایک ساکن ہے، اگر دونوں متحرک ہوتے پھر تو ادغام کیا تھا؟ جَائِز تھا، چاہے ادغام کرو چاہے ادغام نہ کرو، لیکن یہاں پہلا ساکن ہے، تو یہاں ادغام وَاجِب ہے، لہٰذا مَرْمِيْيٌ پڑھنا جَائِز نہیں، مَرْمِيٌّ پڑھیں گے بھئی۔ صورت سمجھ میں آ گئی؟ تو مِمَّا كَانَ اولھماسَاكِنًا ان لفظوں میں سے جن کا اول ساکن ہو، وَجَبَ الْاِدْغَامُ، ادغام وَاجِب ہے۔ چلیے بس مولانا، هٰذَا هوالْمُرَادُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ۔

صرفِ مضاعف، تخفیف کے تین طریقے (ادغام، حذف، ابدال) اور شرائطِ ادغام

سبق نمبر ۱۰۹—تاریخِ درس: ۲۳ فروری ۲۰۰۹ء

جی آگے سبق دیکھیے بھائی، **بدان کہ ہر جا کہ دو حرف از یک جنس بہم آیند، در او بیکے از سہ طریق تخفیف کنند**۔ بدان کہ جان لے تو کہ ہر جا کہ ہر وہ جگہ کہ **دو حرف از یک جنس بہم آیند**، ہر وہ جگہ کہ دو حرف ایک ہی جنس کے اکٹھے آجائیں، **در او ان کے اندر بیکے از سہ طریق** تین طریقوں میں سے ایک طریقے سے **تخفیف کنند**، تخفیف کرتے ہیں بھائی۔[1]

یہاں سے بڑی قیمتی بات بتلا رہے ہیں بھائی کہ جہاں بھی دو حرف ایک جنس کے اکٹھے آجائیں تو وہاں تخفیف صرف إِدْغَام سے ہی نہیں کرتے بھائی، ابھی تک تو آپ نے پڑھا تھا ان میں إِدْغَام کرتے ہیں، کہتے ہیں نہیں، ان میں تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے کیا کرتے ہیں؟ تخفیف کرتے ہیں۔

بِإِدْغَام، بھائی ایک إِدْغَام کے ساتھ، **چنانچہ گفتہ شد**، چنانچہ بتلا دیا گیا بھائی، کہہ دیا گیا۔ یعنی إِدْغَام کے بارے میں بتلا دیا گیا، بات ہو گئی۔ یہ پہلا طریقہ تھا، دو حرف ایک جنس کے آئیں تو ان میں تخفیف کا پہلا طریقہ کیا ہے؟ بعض جگہ إِدْغَام کرتے ہیں۔

وَبِحَذْف، اور دوسرا طریقہ ہے حذف کے ساتھ، یعنی ایک کو ان میں سے حذف کر لیتے ہیں، گرا دیتے ہیں۔ **و ایں بر دو نوع است**، اور یہ حذف جو ہے دو قسم پر ہے۔ سَمَاعِيّ، ایک سَمَاعِيّ ہے، سَمَاعِيّ سَمَاع سے ہے، سننے کا، سننے، یعنی سَمَاع پر موقوف ہے، عربوں سے ہم نے اس طرح سنا ہے، کوئی قانون اور ضابطہ نہیں اس کا بھائی۔ کچھ قِيَاسِيّ ہیں جہاں حذف کرتے ہیں، یعنی باقاعدہ قانون ہے اور اس قانون کے تحت جو بھی ایسی جگہ آئے آپ بھی کیا کر سکتے ہیں؟ حذف کر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ جگہیں سَمَاعِيّ ہیں جو کسی، جس میں کوئی قانون نہیں، جو کسی قانون کے تحت نہیں آتیں، ان کو سَمَاعِيّ کہا جاتا ہے۔ عربوں سے ہم نے اس طرح سنا ہے وہ دو حرف ایک جنس کے آئے ایک جگہ پر انہوں نے کیا کیا ہے؟ ایک کو حذف کر دیا ہوا ہے بھائی۔ تو قانون کوئی نہیں، آپ نہیں کر سکتے اس طرح بھائی، سمجھ میں آئی بات بھائی؟

تو کہتے ہیں دوسرا طریقہ ہے بِحَذْف، حذف کے ساتھ، **و ایں بر دو نوع است** اور یہ دو قسم پر ہے: سَمَاعِيّ ایک تو سَمَاعِيّ ہے چنانچہ ظَلْتُ یا ظِلْتُ، دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں بھائی۔ **کہ در اصل ظَلِلْتُ بود**، بھائی ظَلِلْتُ، آپ کی کتابوں میں کیا ہے بھائی؟ ظَلَلْتُ؟ نہیں بھائی، ظَلِلْتُ، ظَلِلْتُ۔

تو دیکھیے ظَلِلْتُ تھا اصل میں یہ بھائی، یہ ظَلْتُ اصل میں کیا تھا؟ ظَلِلْتُ تھا۔ دو لام آئے، دو حرف آئے ایک ہی جنس کے، اس میں ایک کو حذف کر دیا گیا، ایک لام کو۔ پھر اختلاف ہے پہلے لام کو حذف کیا گیا یا دوسرے لام کو حذف کیا گیا۔ تو ایک لام کو حذف کر لیا بھائی۔ پھر لام کو حذف کیا حرکت نقل کیے بغیر ہی۔ مثلاً پہلے لام کو حذف کیا اس کی حرکت مَا قَبْل کو نہیں دی تو کیا ہو گیا؟ ظَلْتُ، ظاء پر فَتْحَة تھا اب بھی فَتْحَة ہی رہے گا۔ یا پھر لام کی حرکت مَا قَبْل کو نقل کی اور اس کو حذف کر دیا گیا تو کیا ہو گیا؟ ظِلْتُ، اسی لیے میں نے کہا ظَلْتُ بھی صحیح اور ظِلْتُ بھی صحیح بھائی۔ تو یہ **در اصل ظَلِلْتُ بود** بھائی، ظَلِلْتُ تھا۔ تو یہ حذف کی پہلی نوع تھی سَمَاعِيّ۔

وَقِيَاسِيّ، اور دوسری قسم کیا ہے حذف کی؟ قِيَاسِيّ ہے، **مانند** تَنَزَّلُ، تَنَزَّلُ کی طرح **کہ در اصل** تَتَنَزَّلُ **بود**، کہ اصل میں یہ کیا تھا؟ تَتَنَزَّلُ تھا بھائی۔ دو تاء آئیں اور آپ نے قانون پڑھا ہے کہ باب تَفَعُّل، تَفَاعُل وغیرہ کے اندر بھائی دو تاء مفتوح بھائی دونوں پر فَتْحَة ہو، معلوم ہوا مجہول میں ایسا

[1]

جدول: مضاعف میں تخفیف کے تین طریقے (سبق ۱۰۹)

طریقہ	اقسام	وضاحت	مثال
۱۔ ادغام	واجب، جائز، ممتنع	دو متجانس حروف کو مشدد کرنا	مَدَّ، لَمْ يَمُدَّ، مَدَدْنَا
۲۔ حذف	سماعی و قیاسی	دو متجانس حروف میں سے ایک گرانا	ظَلْتُ (ظَلِلْتُ)، تَنَزَّلُ (تَتَنَزَّلُ)
۳۔ ابدال	سماعی و قیاسی	دوسرے حرف کو الف یا یا سے بدلنا	دَسَّاهَا (دَسَّسَ)، شِيرَازْ (شِرَازْ)

نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں تو ایک تاء مرفوع ہو جائے گی، تو دونوں تاء مفتوح ہوں تو ایک تاء کو حذف کرنا جائز۔ تو یہ قِيَاسِيّ ہے بھائی، چنانچہ آپ بھی کیا کر سکتے ہیں؟ باب تَفَعُّل کے اندر دو تاء اکٹھی ہوں تو آپ بھی ایک تاء کو حذف کر سکتے ہیں، یہ باقاعدہ قانون کے مطابق ہے۔

تو دوسری قسم کہتے ہیں قِيَاسِيّ ہے **مانند** تَنَزَّلُ، تَنَزَّلُ کے مانند **کہ در اصل** تَتَنَزَّلُ **بود** کہ اصل کے اندر تَتَنَزَّلُ تھا۔ اور پھر اس میں بھی یاد رکھیے اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں پہلی تاء کو حذف کریں گے، بعض کہتے ہیں دوسری تاء کو حذف کریں گے۔

یہ تو دو طریقے ہوئے، بھائی دو حرف ایک جنس کے آئے تو ان میں تخفیف کے کتنے طریقے ذکر کیے؟ تین۔ تین میں سے پہلا کیا ہے؟ ان میں إِدْغَام کرتے ہیں۔ دوسرا طریقہ کیا ہے؟ حذف کرتے ہیں۔ تیسرا طریقہ ہے إِبْدَال کا، ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیا جاتا ہے۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل۔ تو یہ نہیں مانا، یہ نہیں ہے کہ اب جہاں بھی دو حرف آئیں بھائی آپ نے قانون پڑھا تھا آپ ان میں کیا کریں ہمیشہ إِدْغَام ہی کریں، بلکہ کبھی کیا کرتے ہیں؟ حذف بھی کرتے ہیں، کبھی کیا کرتے ہیں؟ إِبْدَال بھی کرتے ہیں بھائی۔

اچھا، وبِإِبْدَال، اور تیسرا طریقہ إِبْدَال کا ہے، **و ایں نیز دو نوع است**، اور یہ بھی دو قسم پر ہے: سَمَاعِيّ، ایک تو سَمَاعِيّ ہے یعنی کوئی قانون نہیں عربوں سے ہم نے سنا ہے، چنانچہ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا۔ دَسَّاهَا آیا مولانا اس آیت کے اندر، **کہ در اصل** دَسَّسَهَا **بود**، اصل میں کیا تھا؟ دَسَّسَهَا تھا، تو دو سِین آ گئے مولانا متحرک بھائی۔ اب ثَانِي سِين کو کس سے بدل دیا گیا؟ أَلِف سے بدل دیا گیا بھائی۔ صورت سمجھ میں آئی؟ پہلے يَاء سے بدلا گیا اور پھر أَلِف سے بدل دیا گیا تو دَسَّاهَا ہوا۔ یہ پہلی قسم تھی إِبْدَال کی کہ سَمَاعِيّ ہے۔

وَقِيَاسِيّ، اور إِبْدَال کی دوسری قسم کیا ہے؟ قِيَاسِيّ ہے، **چنانچہ در مانند** شِيرَازْ، چنانچہ شِيرَاز جیسے لفظوں کے اندر **کہ در اصل** شِرَّازْ **بود**، اصل میں کیا تھا؟ شِرَّازْ۔ یہ جو شِيرَازْ میں پہلی يَاء ہے یہ بھی دراصل رَاء تھی، تو دو حرف ایک جنس کے آئے مولانا شِرَّازْ، دو رَاء آئیں، تو اس میں کون سا تخفیف کا طریقہ، کون سا طریقہ لگایا گیا؟ إِبْدَال، کہ رَاء کو يَاء سے بدل دیا گیا تو شِيرَازْ ہوا۔

وَدِيمَاسْ **کہ در اصل** دِمَّاسْ **بود**، اور دِيمَاسْ کہ اصل میں کیا تھا؟ دِمَّاسْ، دو مِیم ایک دو مِیم آئے، دو حرف ایک جنس کے آئے تو أَوَّل کو يَاء سے بدل دیا گیا۔

وَدِيوَانْ **کہ در اصل** دِوَّانْ **بود** بھائی، دِيوَانْ کہ اصل میں کیا تھا؟ دِوَّانْ تھا بھائی، تو واو أَوَّل کو کس سے بدل دیا گیا؟ يَاء سے بدل دیا گیا دِيوَانْ۔

و در مانند تَقْوَى **کہ در اصل** تَقْوَوُ **بود**، اور تَقْوَى جیسے لفظوں کے اندر کہ اصل میں تَقْوَوُ تھا، إِدْغَام **نہ کردند**، ان میں إِدْغَام نہیں کیا، لِأَنَّ الْإِبْدَالَ مُقَدَّمٌ عَلَى الْإِدْغَامِ، کیونکہ إِبْدَال کیا ہے؟ إِدْغَام پر مُقَدَّم ہے۔ آپ نے ضابطہ پڑھا تھا بھائی گزشتہ سبق میں بھی کہ إِبْدَال إِدْغَام پر مُقَدَّم ہے۔ تو تَقْوَوُ ایک طرف دو واو ایک دو واو آئے ہیں تو کیا ہونا چاہیے؟ إِدْغَام بھائی، اور دوسری طرف واو متحرک ہے آخر والا مَا قَبْلَ اس کے فَتْحَة ہے وہ تقاضا کر رہا ہے اس کو کس سے بدلنا چاہیے؟ أَلِف سے بدلنا چاہیے۔ تو دو قانون ٹکرائے مولانا، ایک قانون ہے إِبْدَال والا، ایک قانون ہے إِدْغَام والا، تو کون سا قانون مُقَدَّم ہے؟ إِبْدَال مُقَدَّم ہے مولانا إِدْغَام پر۔ إِبْدَال کریں گے إِدْغَام نہیں کریں گے۔ تو إِبْدَال کیا تو اس کے بعد پھر إِدْغَام ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ واو کو ہم نے أَلِف سے بدل دیا۔

وَيَمُدُّ **کہ در اصل** يَمْدُدُ **بود**، اور يَمُدُّ کہ اصل میں کیا تھا؟

يَمْدُدُ	مَدَّ	يَمُدُّ	يَمُدُّ
يَنْصُرُ	يَمْدُدُ	يَنْصُرُ	

، سمجھ میں آیا بھائی وزن نکالنے کا طریقہ؟ **کہ در اصل** يَمْدُدُ **بود**، اصل میں يَمْدُدُ تھا، **حرکت دال** أَوَّل **را نقل کردہ** بِمَا قَبْلَ **دادند**، پہلے دال کی حرکت کو نقل کر کے مَا قَبْلَ کو دے دی، **پس دال را در دال دوم** إِدْغَام **کردند**، پس دال کا دوسرے دال کے اندر إِدْغَام کر دیا، يَمُدُّ **شد**، کیا ہوا؟ يَمُدُّ ہو گیا، تو اصل میں يَمْدُدُ تھا بھائی۔

قانون، اب اس سے مُتَعَلِّقَه قانون ذکر کر رہے ہیں بھائی۔ کہتے ہیں **ہر جا کہ دو حرف متحرک از یک جنس بہم آیند**، ہر وہ جگہ کہ جہاں پر دو حرف متحرک ایک ہی جنس کے اکٹھے آجائیں، کیا آجائیں؟ اکٹھے آجائیں، اور دونوں متحرک ہوں۔ یَمْدُدُ دیکھو دونوں دال کیا تھے؟ متحرک تھے، دونوں دال متحرک تھے۔ جی، تو دو حرف ایک جنس کے متحرک اکٹھے آجائیں، یا مولانا دو قَرِيبُ الْمَخْرَج اکٹھے متحرک آجائیں۔ اس کو مصنف نے ذکر نہیں کیا بھائی لیکن آپ یاد رکھنا بھائی، قَرِيبُ الْمَخْرَج آئیں تو متحرک ہوں تو ان کا بھی یہی حُکم ہے۔ کیوں نہیں ذکر کیا مصنف نے؟ بھائی کیونکہ مَا قَبْل میں ایک جگہ ذکر کر چکے تھے۔ گزشتہ قانون کے اندر کیا آیا تھا؟ مضاعف کی گردان کے اندر پہلا قانون ہی یہ ذکر کیا تھا کہ دو حرف متحرک ایک جنس کے اکٹھے آجائیں، اور نیز اسی میں ایک صُورَت یہ بھی ذکر کی تھی کہ یا دونوں کیا ہوں قَرِيبُ الْمَخْرَج ہوں، دونوں کا مَخْرَج کیا ہو قریب قریب، تو وہاں بات ذکر کر دی تھی اس لیے یہاں ذکر نہیں کی۔

تو دو حرف متحرک جہاں بھی اکٹھے آجائیں یا دو قَرِيبُ الْمَخْرَج اکٹھے آجائیں، **ومَا قَبْلِ ایشاں ساکن بود**، اور ان کا مَا قَبْل کیا ہو؟ ساکن۔ یَمْدُدُ دونوں دال متحرک ہیں لیکن ان کا مَا قَبْل مِیم کیا ہے؟ ساکن ہے۔ تو کہتے ہیں **حرکت حرف** أَوَّل بِمَا قَبْل **باید داد**، تو پہلے حرف کی حرکت جو ہے وہ مَا قَبْل کو دینی چاہیے، چنانچہ یَمُدُّ۔ پہلے دال کی حرکت مَا قَبْل ساکن کو دے کر اس دال کا دال میں إِدْغَام کیا تو یَمُدُّ ہوا۔

چنانچہ یَمُدُّ یَظَلُّ، **کہ در اصل** یَمْدُدُ و یَظْلَلُ **بود**، بھائی کہ اصل میں کیا تھے؟ یَمْدُدُ اور یَظْلَلُ تھے۔ تو یَظَلُّ اصل میں یَظْلَلُ تھا بھائی، تو دو لام متحرک آئے اور ان سے مَا قَبْل ظاء ساکن تھی تو لام أَوَّل کی حرکت یعنی فَتْحَة کس کو دے دیا؟ ظاء کو دے دیا، مَا قَبْل کو دیا بھائی۔ تو یہی بات کر رہے ہیں کہ **حرکت حرف** أَوَّل **رابمَا قَبْل دادند**، پہلے حرف کی حرکت جو ہے وہ مَا قَبْل کو دے دیں گے، **وعَيْن کلمہ را در لام** إِدْغَام **کردند**، اور عَيْن کلمہ کا لام کے اندر إِدْغَام کر دیا، یَمُدُّ و یَظَلُّ **شد**، بھائی یَمُدُّ اور یَظَلُّ ہو گئے۔

مُدَّ **در اصل** أُمْدُدْ **بود** بھائی، أَمْر آگیا مولانا مضاعف کا، آپ نے پڑھا تھا

مُدَّ	مُدِّ	مُدُّ	أُمْدُدْ

، کتنی وجہیں جائز تھیں؟ چار۔ اب وہ وجہیں ذکر کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں مُدُّ **در اصل** أُمْدُدْ **بود**، بھائی مُدُّ اصل میں کیا تھا؟ أُمْدُدْ، أُنْصُرْ وزن پر اصل میں تھا۔ اصل صِيغَه أُمْدُدْ ہے یہاں پر أُنْصُرْ وزن پر، پھر کیا کیا گیا؟ **حرکت دال** أَوَّل **رابمَا قَبْل دادند**، پہلے دال پر کیا ہے؟ ضَمَّة، وہ مَا قَبْل مِیم کو دے دیا، صُورَت سمجھ میں آگئی؟ تو مِیم ہوا متحرک، مِیم کیا ہوا؟ اب ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی، شروع کا ہمزہ وصل گرا دیا، کیونکہ ہمزہ وصل لائے ہی کس لیے تھے؟ کیونکہ ابتداء بِالسَّاكِن کلام عرب میں محال ہے بھائی، ممکن نہیں ہے بھائی۔ ابتداء بِالسَّاكِن نہیں ہو سکتی کلام عرب میں۔ اگر ہمزہ نہ لاتے، أُمْدُدْ، ہمزہ کو ہٹائے بغیر پڑھ کے دکھاؤ بھائی، کلام نہیں پڑھ سکتے بھائی، مِیم ساکن۔ سمجھ میں آئی بات بھائی؟ تو کلام عرب میں ابتداء بِالسَّاكِن محال ہے بھائی۔ تو لہٰذا مَجْبُورِي کی وجہ سے پھر شروع میں کیا لائے تھے؟ ہمزہ وصل لائے تھے۔ اب جب مِیم متحرک ہو گیا تو اب ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں۔

تو کہتے ہیں پھر دال کی حرکت مَا قَبْل کو دے کر **ہمزہ را حذف کردند**، ہمزہ کو حذف کر دیا، لِعَدَمِ الْاِحْتِيَاجِ إِلَيْهَا۔ آپ کی کتابوں میں کیا ہے بھائی؟ بِعَدَمِ، نہیں بھائی، یہ کتابت کی غلطی ہے، لِعَدَمِ الْاِحْتِيَاجِ إِلَيْهَا، بوجہ اس کی ضرورت نہ ہونے کے۔ بھائی ہمزہ وصل کی اب ضرورت رہی جب مِیم متحرک ہوا؟ اب اس کی ضرورت نہ رہی۔ یہ معنی تھے لِعَدَمِ الْاِحْتِيَاجِ إِلَيْهَا، اس کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے اس کو گرا دیا گیا۔

وَلَام کلمہ را حرکت، اچھا کیا ہوا؟ مُدْ، دونوں دال ساکن ہیں مولانا۔ تو لام کلمہ **ولام کلمہ را حرکت** ضَمَّة **دادند**، لام کلمہ کو کون سی حرکت دے دی؟ ضَمَّة کی، یعنی آخری دال کو کون سی حرکت دی؟ ضَمَّة کی۔ بَعْدَهُ إِدْغَام **کردند**، پھر کیا کر دیا؟ إِدْغَام کر دیا، مُدُّ **شد**، کیا ہوا؟ مُدُّ ہوا۔ دیکھا آج آپ کو تَفْصِيل پتہ لگ گئی بھائی مُدُّ کیسے بنا ہے أُمْدُدْ سے بھائی۔

اور یہ جو انہوں نے کہا نا ابتداء بِالسَّاكِن محال ہے، درست نہیں کلام عرب میں، یہ صرف کلام عرب میں ہے، اور کلاموں کے اندر بھائی ابتداء بِالسَّاكِن درست ہے بھائی۔ غَيْرِ عرب میں ابتداء بِالسَّاكِن ہو سکتی ہے۔ کیسے؟ بھائی سکول بھائی سکول، سِین کاف واو لام سکول، سِین پر کیا ہے؟ فَتْحَة نہیں ہے بھائی، سَكُول تو میں نہیں کہہ رہا سَكُول، میں کہہ رہا ہوں سکول، سِین کیا ہے؟ ساکن ہے، سمجھ میں آیا؟ سِین کو کس طرح پڑھتے ہیں آپ؟ ساکن پڑھتے ہیں، نہ اس پر فَتْحَة ہے، نہ نصب ہے اور نہ جر ہے۔ صُورَت سمجھ میں آگئی بھائی؟ تو یہ صرف کلام عرب میں ہے ابتداء بِالسَّاكِن نہیں ہو سکتی،

باقی کلاموں میں، باقی زبانوں میں ہو سکتی ہے۔ یہ سکول کی تو میں نے ایک مثال ذکر کر دی، بہت سی مثالیں ایسی بن جاتی ہیں بھائی، سمجھ میں آیا؟ ہاں اس وقت ذہن میں یہی ایک تھی ورنہ بہت سی مثالیں بن جاتی ہیں، آپ خود غور کریں خُصُوصاً انگریزی میں تو بہت ہی ایسے لفظ آجائیں گے، مل جائیں گے جہاں ابتداء بِالسَّاکِن ہو رہی ہے بھائی، نہ اس پر فَتْحَة ہے نہ کَسْرَة ہے نہ ضَمَّة ہے بھائی۔ تو سکول میں دیکھو سِین پر نہ فَتْحَة نہ کَسْرَة نہ ضَمَّة، فَتْحَة ہوتا پھر تو کیسے پڑھتے؟ سَکُول، لیکن یہ سَکُول تو نہیں ہے، سکول ہے بھائی، سمجھ میں آگئی بات بھائی؟

تومُدُّ ہوا مولانا۔ قَانُونُهُ، اس إِعْلَال کا قانون بھائی، مصنف کا طریقہ ہے پہلے ایک صِیغَه کا إِعْلَال ذکر کرتے ہیں اور پھر اس سے مُتَعَلِّقَه قانون۔ بھائی إِعْلَال کا ایک معنی میں نے بَیَان کیا تھا، إِعْلَال کسے کہتے ہیں؟ حرفِ عِلَّت میں کوئی تَبْدِیلِي کی جائے وہ کیا کہلاتا ہے؟ إِعْلَال۔ لیکن یہ کبھی مطلق عام تَبْدِیلِي کے معنی میں بھی اِسْتِعْمَال ہوتا ہے اور یہاں تَبْدِیلِي کے معنی میں ہی ہے۔ کس معنی میں؟ تَبْدِیلِي کے معنی میں، اس تَبْدِیلِي کا قانون، یہ جو ہم نے أُمْدُدْ سے مُدُّ بنایا اس کا قانون کیا ہے؟ کہہ رہے ہیں اس تَبْدِیلِي کا، اس إِعْلَال کا قانون یہ ہے۔ تو یاد رکھنا إِعْلَال کبھی وہ حرفِ عِلَّت میں تَبْدِیلِي کے لیے خاص طور پر اِسْتِعْمَال ہوتا ہے اور کبھی کبھار مطلق جو بھی تَبْدِیلِي کی جائے اس کو کیا کہہ دیتے ہیں؟ إِعْلَال کہتے ہیں بھائی علم صرف میں۔

قَانُونُهُ بھائی اس إِعْلَال کا قانون یہ ہے: **ہر جا کہ دو حرف ساکن بہم آیند**، ہر وہ جگہ کہ جہاں پر دو حرف ساکن اکٹھے آجائیں، بھائی أُمْدُدْ دال کی حرکت مِیم کو نقل کی تھی تو دونوں دال کیا ہو گئے تھے؟ ساکن، تو دو حرف ساکن اکٹھے آگئے۔ تو کہتے ہیں ہر وہ جگہ کہ دو حرف ساکن اکٹھے آجائیں، **برغَیْرِ حد خود** بھائی یعنی عَلَى غَیْرِ حَدِّهِ، اپنی حد کے غَیْر پر، یعنی اپنی حد سے زائد ان میں نقل آرہا ہے تو عَلَى غَیْرِ حَدِّهِ، **وأَوَّلِ ایشاں مدہ نہ باشد**، اور ان میں سے پہلا مدہ بھی نہ ہو، تو دیکھو دو دال ساکن آئے ان میں سے کوئی بھی حرف مدہ نہیں، پہلا ان میں حرف مدہ نہیں، تو کہتے ہیں **آخر حرف را حرکت باید داد**، تو آخری حرف کو حرکت دینی چاہیے، آخری حرف کو کیا دینی چاہیے؟ ہاں، تو دو دال اکٹھے تھے تو دوسرے دال کو اب حرکت دینی چاہیے۔

اب کون سی حرکت دیں گے؟ ضَمَّة، فَتْحَة، کَسْرَة، کون سی دیں گے؟ وہ بتلانے لگے ہیں۔ کہتے ہیں وَالْأَصْلُ فِيهِ الْكَسْرُ، اَصْل اس کے اندر کَسْرَة ہے، کون سی حرکت دینی چاہیے؟ کَسْرَة کی حرکت دینی چاہیے، کَسْرَة کی بھائی۔ تو کہتے ہیں اَصْل اس کے اندر کَسْرَة ہے، وَغَیْرُهُ بِعَارِضٍ، اور اس کے علاوہ جو آئیں گے یعنی فَتْحَة یا ضَمَّة، وہ کسی عَارِض کی وجہ سے آئیں گے، کس کی وجہ سے؟ کسی عَارِض کی وجہ سے۔ کَالضَّمِّ فِي واو الْجَمْعِ، جیسے کہ ضَمَّة آئے گا واو جمع کے اندر، اَصْل تو ہے کَسْرَة لیکن واو جمع کے اندر کیسے آجائے گا؟ ضَمَّة آئے گا بھائی، کیا آئے گا؟ نحو یُغْزَوُنَّ۔ یہ مجہول کا صِیغَه ہے مولانا، یُغْزَوُنَّ۔ تو دیکھو یہاں نون ثَقِیلَة ساتھ مل گیا اور واو کو کون سی حرکت دے دی گئی؟ ضَمَّة کی حرکت دی گئی بھائی۔

وَالْفَتْحُ، اور اسی طرح فَتْحَة، کَالضَّمِّ وَالْفَتْحِ، وَالْفَتْحُ فِي الم اللّٰهُ۔ بھائی مِیم، لفظ مِیم ادا کریں، یہ دوسرا مِیم ساکن ہے؟ اس آخر کو فَتْحَة دے دو اور پھر لفظ اللّٰه کے ساتھ ملا کر پڑھو، الم اللّٰهُ۔ صُورَت سمجھ میں آگئی؟ الم اللّٰهُ۔ اچھی طرح بات سمجھ میں آگئی؟ تو یہاں فَتْحَة پڑھیں گے بھائی۔ اَصْل تو کَسْرَة ہی ہے۔ مَا قَبْل میں عَارِض کیا تھا کہ وہ واو جمع تھا اور واو جمع میں کیا پڑھتے ہیں؟ ضَمَّة اس کے مناسب ہے بھائی، لہٰذا وہاں ضَمَّة پڑھتے ہیں۔ اور یہاں فَتْحَة پڑھا اس لیے مولانا کہ آپ نے پڑھا ہے کہ لفظ اللّٰه جو ہے اس میں تَفْخِیم ہونی چاہیے، پر پڑھا جائے پر بھائی، اور پر پڑھا جاتا ہے لفظ اللّٰه کو جب اس سے مَا قَبْل ضَمَّة ہو یا فَتْحَة ہو۔ جیسے دیکھیے عَبْدُ اللّٰهِ، عَبْدُ اللّٰهِ، منہ پورا بھر جاتا ہے مولانا لفظ اللّٰه کی ادائیگی کرتے ہوئے پر منہ کے ساتھ، عَبْدُ اللّٰهِ۔ صُورَت سمجھ میں آگئی؟ فَتْحَة میں بھی اسی طرح ہو گا، عَبْدَ اللّٰهِ، منہ کو پر پڑھیں گے، کریں گے بھائی لفظ اللّٰه کی ادائیگی کے وقت، کیونکہ لفظ اللّٰه سے پہلے ضَمَّة ہو یا فَتْحَة ہو تو کیسے پڑھنا چاہیے؟ پر تَفْخِیم کے ساتھ۔ اچھا، اور کَسْرَة ہو تو پھر تَفْخِیم کے بغیر ہی بِاللّٰهِ، بِاللّٰهِ، اب دیکھو بھائی تَفْخِیم نہیں ہے بھائی، فرق سمجھ میں آیا بھائی؟ تو یہاں پر فَتْحَة پڑھیں گے تاکہ لفظ اللّٰه کے اندر تَفْخِیم رہے باقی بھائی، سمجھ میں آیا؟ تو اس وجہ سے یہاں الم اللّٰهُ، تو یہ پر ہوا۔

یہاں تک بات سمجھ میں آگئی کہ اَصْل تو کَسْرَة ہے لیکن کسی عَارِض کی وجہ سے ضَمَّة بھی آسکتا ہے اور فَتْحَة بھی آسکتا ہے۔

وَجَازَ الْأَوْجُهُ الثَّلَاثَةُ فِي نحو مُدٌّ، اور مُدٌّ جیسے لفظوں کے اندر مولانا، لفظ مُدْ مراد لے لیں، اس کے اندر تین وجہیں پڑھنا جائز ہیں بھائی، فِي نحو مُدٌّ یامُدَّ یامُدٌّ تینوں طرح یہاں پڑھ سکتے ہیں۔ اس جیسے لفظوں کے اندر تینوں اِعْرَاب پڑھنا جائز ہیں مولانا:

مُدٌّ	مُدِّ	مُدَّ

۔بات کیا چل رہی تھی؟ کہ دو حرف ایک جنس کے ساکن آئیں اکٹھے ہوں تو پھر کیا کرتے ہیں ثَانِي کو حرکت دیتے ہیں، اور حرکت کون سی اَصْل ہے؟ کَسْرَة، لیکن کسی عَارِض کی وجہ سے فَتْحَة بھی دیا جاسکتا ہے اور ضَمَّة بھی۔ تو مُدَّ کَسْرَة بھی پڑھ سکتے ہو کیونکہ کَسْرَة اَصْل ہے اس کے اندر، مُدَّ دال پر فَتْحَة بھی پڑھ سکتے ہو کیونکہ فَتْحَة أَخَفُّ الْحَرَكَات ہے سب سے خَفِيف اور ہلکی حرکت جس کو ادا کرنا سب سے آسان ہے، لہٰذا فَتْحَة بھی پڑھ سکتے ہو مُدَّ، اور مُدُّ ضَمَّة بھی پڑھ سکتے ہیں مَا قَبْل کی اِتِّبَاع کرتے ہوئے بھائی، مَا قَبْل میں مِیم پہ چونکہ ضَمَّة ہے اس لیے دال پر بھی کیا پڑھ دیا؟ ضَمَّة۔ صُورَت سمجھ میں آگئی؟

تو کہتے ہیں وَجَازَ الْأَوْجُهُ الثَّلَاثَةُ فِي نحو مُدٌّ، اور مُدُّ جیسے لفظوں کے اندر تینوں وجہیں پڑھنا جائز ہیں: الْكَسْرُ، كَسْرَة بھی جائز لِأَنَّهَا الْأَصْلُ، کیونکہ کَسْرَة اَصْل ہے، وَالْفَتْحُ، اور فَتْحَة بھی پڑھنا جائز ہے لِخِفَّتِهَا، بوجہ فَتْحَة کے خَفِيف ہونے کے، وَالضَّمُّ، اور ضَمَّة بھی جائز ہے لِلْإِتْبَاعِ، إِتْبَاع پڑھ لیں یا اِتِّبَاع پڑھ لیں، إِتْبَاع پڑھیں تو باب إِفْعَال، اِتِّبَاع پڑھیں تو باب اِفْتِعَال، معنی ایک ہی ہے۔ وَالضَّمُّ، اور ضَمَّة بھی پڑھ سکتے ہیں لِلْاِتِّبَاعِ، بوجہ تَابِع کرتے ہوئے، کس کے تَابِع کیا بھائی؟ مَا قَبْل کے تَابِع، مَا قَبْل میں ضَمَّة تھا اس لیے اس پر بھی ضَمَّة پڑھا۔ معلوم ہوا جن میں مَا قَبْل میں ضَمَّة ہو گا وہاں یہ ضَمَّة آخر میں بھی پڑھ سکتے ہیں، جہاں مَا قَبْل میں ضَمَّة نہیں وہاں مَا قَبْل میں، دال پر ضَمَّة۔ اسی لیے

اِحْمَارَّ	اِحْمَارٌّ	اِحْمَارِرْ

، یہاں آپ نے ضَمَّة نہیں پڑھا تھا کیونکہ مَا قَبْل میں ضَمَّة نہیں تھا۔ اور کیا مثال تھی اس کی؟ اِحْمَرَّ، ایک تو

اِحْمَرَّ	اِحْمَرَّ	اِحْمَرٌّ	اِحْمَرِرْ

، دیکھو اِحْمَرُّ نہیں تھا کیونکہ مَا قَبْل میں ضَمَّة نہیں۔ ہاں

فِرَّ	فِرٌّ	اِفْرِرْ

، یہاں بھی ضَمَّة نہیں تھا، کیوں؟ کیونکہ مَا قَبْل میں ضَمَّة نہیں۔ ہاں تو مُدَّ جیسے لفظ جن کے اندر مَا قَبْل کے اندر ضَمَّة ہے وہاں ضَمَّة بھی پڑھ سکتے ہیں۔

إِلَّا إِذَا لَقِيَهُ ضَمِيرُ الْغَائِبِ وَالْغَائِبَةِ، مگر یہ کہ اس کے صِیغَہ کے ساتھ غائب اور غَائِبَة کی ضَمِیر مل جائے، فَحِينَئِذٍ، پس اس وقت الضَّمُّ فِي الْأُولَى، پہلی صُورَت کے اندر ضَمَّة پڑھیں گے، یعنی جب پہلی صُورَت کیا ہے جب غائب کی ضَمِیر مُذَكَّر کی ضَمِیر ملے، کیسے پڑھیں گے؟ مُدُّهُ، کیا پڑھیں گے؟ مُدُّهُ پڑھنا أَفْصَح ہے مولانا، أَكْثَر ہے، مُدَّهُ، مُدِّهِ اب نہیں، دال پر فَتْحَة اور كَسْرَة أَفْصَح نہیں ہے، أَكْثَر نہیں ہے، أَفْصَح اور أَكْثَر کیا ہے؟ جب مُذَكَّر غائب کی ضَمِیر واحد کی ملے تو پھر اس پر ضَمَّة پڑھتے ہیں مُدُّهُ۔

وَالْفَتْحُ فِي الثَّانِي، اور فَتْحَة اس کے اندر ہے ثَانِي کے اندر، کون، ثَانِي کیا؟ جب مؤنث غَائِبَة کی ضَمِیر ساتھ ملے، نحو مُدَّهَا، اب مُدُّهَا، مُدِّهَا یہ پڑھنا أَفْصَح نہیں ہے بلکہ أَفْصَح اور أَكْثَر کیا ہے؟ فَتْحَة ہے، عَلَى الْأَكْثَرِ، اکثر اِسْتِعْمَالَات پر۔ وَلَيْسَ هٰذَا إِلَّا عَلَى وَجْهٍ واحد، یہاں بات سمجھ میں آگئی سب کو؟ وَلَيْسَ هٰذَا إِلَّا عَلَى وَجْهٍ واحد، اور یہ نہیں ہے مگر ایک ہی وجہ پر، یعنی یہ مُذَكَّر غائب کے اندر، هٰذَا کی یہ کس کی طرف اشارہ ہے؟ مُذَكَّر غائب، یہ مُذَكَّر غائب میں نہیں ہے أَفْصَح و أَكْثَر نہیں ہے إِلَّا عَلَى وَجْهٍ واحد، مگر ایک ہی طریقے پر، اور وہ ضَمَّة ہے، ابھی بات بَیَان ہوئی، کیا ہوئی؟ ضَمَّة ہی ہے، یہی ایک أَفْصَح و أَكْثَر وجہ ہے اس کے اندر بھائی۔ وَجَاءَ مُدِّهِ بِالْكَسْرِ، غائب کی ضَمِیر کے ساتھ دال کا كَسْرَة بھی آیا ہے، مُدِّهِ بِالْكَسْرِ کس کے ساتھ؟ كَسْرَة کے ساتھ، عَلَى الْقَلِيلِ، لیکن قَلِیل طریقے پر، بڑا قَلِیل ایسا ہوا ہے عرب میں۔

جی، اب مولانا کچھ تو قَوَانِينِ إِدْغَام بَيَان کر دیے مصنف نے، اب بحث کو سمیٹ رہے ہیں بھائی، بتلائیں گے آگے کہ بھائی إِدْغَام کے قَوَانِين بہت زیادہ ہیں، اتنی، اس مختصر کتاب میں ان کو تَفْصِيل کے ساتھ بَيَان نہیں کیا جا سکتا اور یہ تو مُبْتَدِي طلبہ کے لیے ابتدائی کتاب ہے، تو یہاں سارا کچھ تو بَيَان نہیں ہو سکتا، موٹی موٹی چند باتیں ذکر کر دیں، باقی تَفْصِيلَات اگلی کتابوں میں آپ پڑھ سکتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں **بدان کہ** اَحْكَامِ إِدْغَام **بسیار اند**، جان لے تو کہ إِدْغَام کے اَحْكَام بہت سارے ہیں، **اگر مفصل یاد کردہ شود**، اگر ان کو مفصل یاد کیا جائے یعنی ذکر کیا جائے، **تو ایں مختصر** اِحْتِمَال **نہ تواند کرد**، تو یہ مختصر کتاب، یہ مختصر رِسَالہ ان کا اِحْتِمَال نہیں رکھتا بھائی، ان کی طَاقت نہیں رکھتا، **بنابریں فروگذاشتا شد**، اسی وجہ سے ان کو چھوڑ دیا گیا، تَرْك کر دیا گیا بھائی۔ چلیے بس مولانا، هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْكَلَامِ۔

احکامِ تائے افتعال (حروفِ مطبقہ، دال، ذال، زا، سین، جیم کا قلب و ادغام) اور اختتامِ کتاب

سبق نمبر ۱۱۰—تاریخ درس: ۲۴ فروری ۲۰۰۹ء

آگے سبق دیکھیے بھئی۔أَحْكَامُ تاءِالِافْتِعَالِ، تاءِافتعال کے احکام بھئی۔باب افتعال کے اندر جو تاء آرہی ہے، اس تاء کے احکام بھئی، اس کو الگ فصل میں ذکر کررہے ہیں بھئی، الگ بھئی عنوان کے تحت بھئی۔[1]

چنانچہ فرماتے ہیں بھئی: ثُمَّ اعْلَمْ أَرْشَدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ تاءِالِافْتِعَالِ مختص بِأَحْكَامٍ لَا تُطْوٰى تحتمَا ذَكَرْنَا وَالْحَاجَةُ إِلٰى بَيَانِهَا مَاسَّةٌ كُلِّيَّةٌ فَأَفْرَدْنَاهَا بِالذِّكْرِ۔ثُمَّ اعْلَمْ پھر تو جان لے، أَرْشَدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى کہ اللہ تیری رہنمائی فرمائے بھئی، أَنَّ تاءِالِافْتِعَالِ کہ افتعال کی تاء جو ہے، مختص بِأَحْكَامٍ وہ خاص ہے ایسے احکام کے ساتھ، یعنی اس کے کچھ خاص احکام ہیں، لَا تُطْوٰى، طَوٰى يَطْوِيْ کے معنی ہوتے ہیں لپیٹنا، لَا تُطْوٰى جو لپیٹے نہیں گئے تحتمَا ذَكَرْنَا اس کے تحت جو ہم نے ذکر کیا۔یعنی جو قوانین ہم نے ذکر کیے ان کی لپیٹ میں وہ نہیں آئے بھئی، یعنی ان کے تحت وہ نہیں آسکے، ان کو اب الگ بیان کرنا چاہتے ہیں بھئی۔تو کہتے ہیں جو لپیٹے نہیں گئے تحتمَا ذَكَرْنَا اس کے تحت جو ہم نے ذکر کردیے، یعنی ان قوانین کے تحت وہ نہیں داخل ہوئے جو ہم نے ذکر کیے۔وَالْحَاجَةُ إِلٰى بَيَانِهَا مَاسَّةٌ اور حاجت بھی ان کے بیان سے متعلق ہے، حاجت بھی کیا ہے؟ ان کے بیان سے متعلق ہے، یعنی ان کا بیان بھی ضروری ہے، اس کی بھی حاجت ہے بھئی علم صرف کے اندر بھئی، اس کا سمجھنا بھی ضروری ہے۔تو حاجت اس کے بیان کے ساتھ متعلق، یعنی اس کا بیان بھی ضروری ہے، كُلِّيَّةٌ کلی طور پر بھئی، کس طور پر؟ کلی طور پر بھئی۔فَأَفْرَدْنَاهَا بِالذِّكْرِ تو ہم نے ان کو الگ کردیا ذکر کے ساتھ، یعنی ان کو ہم نے پھر علیحدہ ذکر کردیا۔چونکہ ماقبل میں ہم نے قوانین ذکر کیے تھے، ان کے تحت وہ تاء افتعال جو ہے اس سے متعلقہ قوانین نہیں آئے تھے۔جو باتیں ہم نے ذکر کیں ان میں تاء افتعال کی باتیں نہیں آئیں، تو ان کو ہم نے الگ ذکر کردیا کیونکہ ان کے بیان کی بھی ضرورت ہے بھئی، ان کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔

بداں جان لے تو کہ، أَسْعَدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَعَادَتَكَ الله تعالي تجھے نیک بخت کردے تیری نیک بختی کی، یعنی جس نیک بختی کے تو لائق ہے اللہ تجھے وہ نصیب فرمادے بھئی، ویسا نیک بخت بنادے۔**کہ چوں بجائے فاء کلمہ در باب اِفْتِعَال یکے از حروف مطبقہ افتد**، کہ جب فاء کلمے کی جگہ باب افتعال میں حروف مطبقہ میں سے کوئی ایک واقع ہوجائے بھئی۔بھئی باب افتعال کا فاء، فاء جو ہے، فاء کی جگہ کیا آجائے؟ حروف مطبقہ میں سے کوئی ایک حرف آجائے۔حروف مطبقہ وہ ہیں جن میں صفت إِطْبَاق ہو بھئی، کیا ہو؟ صفت إِطْبَاق بھئی۔جی، ان کو حروف مطبقہ کہتے ہیں مولانا۔اور حروف مطبقہ چار ہیں بھئی: صاد، ضاد، طاء، ظاء بھئی۔کتنے حروف ہیں؟ چار۔آگے ذکر بھی کررہے ہیں: صاد، ضاد، طاء، ظاء بھئی۔یہ حروف مطبقہ ہیں جن میں صفت اطباق ہے مولانا۔

[1] ویکٹر نقشہ: بابِ افتعال میں تاء کا قلب وادغام



بھئی آپ نے علم قراءت کے اندر یہ باتیں آتی ہیں تفصیل سے، بعض حروف کو نرمی سے ادا کیا جاتا ہے، بعض کو سختی سے ادا کیا جاتا ہے وغیرہ، مختلف قسم کی صفات ہیں حروف کی بھئی۔ ان میں سے ایک صفت اطباق ہے۔ صفت اطباق یہ ہے کہ حرف کو ادا کرتے ہوئے زبان اٹھ کر تالو کے ساتھ لگ جاتی ہے، زبان کے دونوں کنارے بھئی کس کے ساتھ لگ جاتے ہیں؟ تالو کے ساتھ۔ چنانچہ حرف موٹا ادا ہوتا ہے۔ صاد، دیکھو، طاء۔ سمجھ میں آیا بھئی؟ ظاء، اسی طرح ضاد، خوب موٹا حرف ادا ہوتا ہے بھئی۔ تو یہ صفت اطباق ہے مولانا۔ یہ چار حروف ہیں بھئی: صاد، ضاد، طاء، ظاء۔ باقی اور جبکہ باقی حروف جو ہیں وہ حروف منفتحہ ہیں مولانا، جن میں زبان تالو کے ساتھ نہیں لگتی۔ یعنی آواز، بھئی دیکھو جب زبان تالو کے ساتھ لگے گی تو آواز بند ہو جائے گی تالو اور زبان کے درمیان بھئی، موٹی ہو جائے گی۔ لیکن باقیوں کے اندر زبان تالو کے ساتھ نہیں لگے گی تو منہ کھلا رہے گا، تو وہ حرف اتنے پر ادا نہیں ہوں گے بھئی۔ تو یہ حروف مطبقہ ہیں۔ ان میں سے جب کوئی کہاں پر آئے؟ باب افتعال کے فاء کی جگہ، یعنی فاء کی جگہ صاد آجائے، یا ضاد آجائے، یا طاء آجائے، یا ظاء۔

تو کہتے ہیں جب فاء کلمے کے، باب افتعال کے فاء کلمے کی جگہ حروف مطبقہ میں سے کوئی ایک واقع ہو جائے، وَهِيَ الصَّادُ وَالضَّادُ وَالطَّاءُ وَالظَّاءُ اور وہ حروف مطبقہ جو ہیں صاد ہے، ضاد ہے، طاء اور ظاء ہیں، تو کہتے ہیں **تاء را بطاء بدل کنند** تو باب افتعال کی تاء کو کس سے بدل دیں گے؟ طاء سے۔ بھئی فاء کی جگہ آیا صاد، ضاد، طاء یا ظاء، وہ تو آئے اپنی جگہ پر، لیکن آگے جو تاء ہے اس کو پھر کس سے بدل دیں گے؟ طاء سے بدل دیں گے۔ لٰكِنَّ مَعَ الطَّاءِ الْإِدْغَامُ لَا غَيْرُ لیکن طاء کے ساتھ ادغام ہو گا لَا غَيْرُ، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بھئی۔ باقیوں میں اور صورتیں بھی آگے ذکر کریں گے، لیکن طاء، یعنی بھئی ایک تو تاء کو ہم نے کس سے بدل دیا؟ طاء سے۔ اور اگر فاء کی جگہ بھی طاء تھی تو یہ بھی طاء ہو گئی، دو طاء آ گئیں، تو لہٰذا اب ان کا آپس میں کیا کر دیں گے؟ ادغام بھئی، ادغام کریں گے اور کوئی صورت یہاں پر نہیں۔ نحو اطَّلَبَ۔ اصل میں کیا تھا؟ اِطْتَلَبَ۔ پہلی طاء ہے دوسری تاء ہے، اِفْتَعَلَ۔ پھر تاء کو طاء کیا اور طاء کا طاء میں ادغام کیا تو اطَّلَبَ ہوا۔ اور اس میں صرف ادغام ہی جائز ہے جب طاء ہو فاء کی جگہ۔

وَمَعَ الظَّاءِ الْإِدْغَامُ بِقَلْبِ أَحَدِهِمَا إِلَى الْآخَرِ، اور ظاء کے ساتھ ادغام جائز ہے مولانا، ایک کو دوسرے کی طرف بدلتے ہوئے۔ بھئی دیکھیے، فاء کی جگہ آئی ہے ظاء۔ کیا آئی ہے؟ ظاء۔ اور باب افتعال کے فاء کلمے کی جگہ ظاء آجائے تو تاء کو کس سے بدلتے ہیں؟ بھئی صاد، ضاد، طاء، ظاء جو بھی آجائے تاء کو کس سے بدلتے ہیں؟ طاء سے۔ تو لہٰذا فاء کی جگہ آ گئی ظاء اور تاء کی جگہ آ گئی طاء۔ اب پہلے ہے ظاء پھر اس کے بعد ہے طاء۔ اب کیا کریں گے؟ کہتے ہیں یاد رکھیے: ادغام بھی جائز ہے اور الگ الگ اظہار بھی جائز ہے۔ یعنی ان دونوں کو اسی طرح رکھیں، ظاء کو ظاء ہی رکھیں، طاء کو طاء۔ اور ایک کو دوسرے سے بدل کر ادغام بھی جائز ہے، یعنی طاء کو ظاء کر کے ظاء میں ادغام کر دو، یا ظاء کو طاء کر کے طاء میں ادغام۔ دونوں میں سے جس کو بھی چاہیں آپ دوسرے کے ساتھ بدل کر اس میں کیا کر سکتے ہیں؟ ادغام۔ اور اظہار بھی کر سکتے ہیں، یعنی ان دونوں کو اسی طرح چھوڑ دیں، ادغام کریں ہی نا، ظاء کو ظاء ہی رہنے دیں اور طاء کو بھی اپنی جگہ پر رکھیں، اسی طرح پڑھیں۔ یہ معنی ہے: وَمَعَ الظَّاءِ الْإِدْغَامُ بِقَلْبِ أَحَدِهِمَا إِلَى الْآخَرِ، اور ظاء کے اندر ادغام ہو گا دونوں میں سے ایک کو دوسرے کی طرف قلب کرتے ہوئے، بدلتے ہوئے، أَوِ الْإِبَانَةُ یا کیا جائز ہے ظاء کے اندر؟

إِبَانَة	أَبَانَ	يُبِيْنُ

کا معنی ظاہر کرنا، اس کا اظہار بھی جائز ہے۔ نحو

اظَّلَمَ	وَاطَّلَمَ	وَاظْطَلَمَ

۔ دیکھا؟ اظَّلَمَ اصل میں کیا تھا؟ اِفْتَعَلَ وزن پر لے جاؤ ذرا، اصل اصل اِظْتَلَمَ۔ ظاء تھی پھر تاء تھی آگے دو نقطوں والی تاء، اِفْتَعَلَ۔ پھر چونکہ ظاء آئی فاء کی جگہ تو تاء کو کس سے بدلا؟ طاء سے۔ تو اب اسی طرح إِبَانَة اظہار کرو مولانا: اِظْطَلَمَ، یہ بھی جائز۔ اور طاء کو ظاء کر کے ظاء میں ادغام کرو، کیا ہوا؟ اظَّلَمَ۔ یا ظاء کو طاء کر کے طاء میں ادغام کرو، کیا ہوا؟ اطَّلَمَ۔ تینوں صورتیں جائز۔ یہ معنی ہے نحو

اظَّلَمَ	وَاطَّلَمَ	وَاظْطَلَمَ

-

وَمَعَ الصَّادِ الْإِبَانَةُ وَالْإِدْغَامُ بِقَلْبِهَا صَادًا لَا غَيْرُ، اور صاد کے ساتھ إِبَانَة بھی جائز ہے اور ادغام بھی جائز ہے، اس تاء کو، اس طاء کو صاد کرتے ہوئے لَا غَيْرُ اس کے علاوہ نہیں بھئی۔ بھئی صاد کے اندر اگر صاد آیا ہے آگے تو تاء تو طاء سے بدل گئی، تو اظہار بھی جائز ہے یعنی دونوں کو اپنی جگہ پر رکھیں اسی طرح ادغام نہ کریں، جیسے آگے آرہا ہے اِصْطَبَرَ، دیکھو ادغام نہیں کیا۔ اور چاہیں تو طاء کو صاد کر کے صاد میں ادغام بھی کر سکتے ہیں: اِصَّبَرَ، یہ بھی جائز ہے۔ لیکن صاد کو طاء کر کے طاء میں ادغام جائز نہیں، اِطَّبَرَ یہ کہنا جائز نہیں ہے بھئی۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ یہ معنی ہے کہ صاد کے اندر إِبَانَة بھی جائز ہے اور ادغام بھی، لٰكِنْ بِقَلْبِهَا صَادًا لَا غَيْرُ، کہ اس طاء کو کس سے بدلیں گے؟ صاد سے، اس کے علاوہ نہیں کریں گے یعنی صاد کو طاء سے نہیں بدلیں گے۔ نحو اصْطَبَرَ وَاصَّبَرَ۔ جی۔

وَمَعَ الضَّادِ، اور ضاد کے ساتھ کہتے ہیں نحو اضْطَرَبَ وَاضَّرَبَ، اس میں بھی اسی طرح جائز ہے مولانا صاد کی طرح۔ چاہے تو إِبَانَة کریں، اظہار کریں، دونوں کو اپنی جگہ رکھیں: اضْطَرَبَ۔ اور چاہیں تو کیا کریں؟ طاء کو ضاد کر کے ضاد میں ادغام کریں: اضَّرَبَ۔ جی۔ وَقَدْ حُكِيَ اطَّجَعَ فِي اضْطَجَعَ۔ باقی بھئی صاد میں تو بتایا تھا صاد کو طاء کرنا جائز نہیں، لیکن کہتے ہیں بعض روایتوں میں اضْطَجَعَ کے اندر اطَّجَعَ بھی آیا ہے بھئی، یعنی ضاد کو کس سے بدلا گیا ہے؟ طاء سے بدل کر طاء میں ادغام کیا اور اطَّجَعَ ہوا، کس لفظ کے اندر؟ اضْطَجَعَ لفظ کے اندر یہ بھی آیا ہے، لیکن بڑا قلیل ہے مولانا۔ صورت سمجھ میں آگئی؟ یہ معنی ہے وَقَدْ حُكِيَ اطَّجَعَ فِي اضْطَجَعَ، اور تحقیق حکایت کیا گیا ہے اطَّجَعَ بھی فِي اضْطَجَعَ کس کے اندر؟ اضْطَجَعَ میں۔

وچوں دال وذَال وزَا **باشد**، اور جب دال اور ذال اور زا ہو کس کی جگہ؟ باب افتعال کے فاء کی جگہ۔ اگر دال، ذال یا زا ہو، **رواباشد** جائز ہے **کہ تاءرا بدال بدل کنند** کہ اس باب افتعال کی تاء کو کس سے بدل دیں؟ دال سے بدل دیں مولانا۔ اچھا، لٰكِنَّ مَعَ الدَّالِ الْإِدْغَامُ، لٰكِنَّ مَعَ الدَّالِ الْإِدْغَامَ لیکن دال کے ساتھ کیا ہو گا؟ ادغام۔ بھئی ایک تو دال فاء کی جگہ آیا، پھر تاء کو بھی کس سے بدل دیا؟ دال سے، تو دال کا دال میں کیا ہو گا؟ ادغام۔ یہ معنی ہے لٰكِنَّ مَعَ الدَّالِ الْإِدْغَامُ لیکن دال کے ساتھ ادغام ہو گا نحو ادَّعٰى جیسے ادَّعٰى۔ وَمَعَ الذَّالِ الْإِبَانَةُ وَالْإِدْغَامُ، اور ذال کے ساتھ إِبَانَة بھی جائز ہے اور ادغام بھی جائز ہے۔ یعنی یہ بھی وہ ظاء کی طرح ہے، جیسے ظاء میں تین صورتیں جائز تھیں یہاں بھی تین صورتیں جائز۔ کیسے؟ فاء کی جگہ کیا آیا؟ ذال۔ اور تاء کو آگے کس سے بدل دیا؟ دال سے۔ تو اظہار بھی جائز، دونوں کو اسی طرح رکھیں، جیسے آگے آرہا ہے اِذْدَكَرَ، اِذْدَكَرَ، اصل میں کیا تھا؟ اِذْتَكَرَ، دال کی جگہ تاء تھی اِفْتَعَلَ، پھر تاء کو دال کر دیا، اِذْدَكَرَ اظہار۔ اور چاہیں تو دال کو ذال کر کے ذال میں ادغام کر دیں، کیا پڑھیں؟ اِذَّكَرَ۔ اور چاہیں تو ذال کو دال کر کے دال میں ادغام کریں، کیا پڑھیں؟ ادَّكَرَ۔ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ یہ معنی ہے وَمَعَ الذَّالِ الْإِبَانَةُ وَالْإِدْغَامُ بِقَلْبِ أَحَدِهِمَا إِلَى الْآخَرِ، اور ذال کے اندر إِبَانَة بھی جائز ہے اور ادغام بھی جائز ہے ایک کو دوسرے کے ساتھ بدلتے ہوئے، نحو

اذْدَكَرَ	وَاذَّكَرَ	وَادَّكَرَ

-

وَكَذَا مَعَ الزَّايِ اور اسی طرح کس کے ساتھ ہے؟ زا میں بھی اسی طرح ہے، نحو ازْدَانَ وَازَّانَ۔ ازْدَانَ اظہار بھی جائز ہے، ازَّانَ دال کو زا کر کے زا کے اندر ادغام بھی جائز ہے۔ وَلٰكِنْ لَا يَجُوْزُ فِيْهِ ادَّانَ لیکن اس کے اندر ادَّانَ جائز نہیں ہے کہ زا کو دال کر کے دال میں ادغام، یہاں یہ تیسری صورت جائز نہیں ہے۔

وچوں ثَاء **باشد** اور جب ثَاء ہو، یعنی فاء کلمے کی جگہ ثَاء ہو، **ادغام باید کرد** ادغام کرنا چاہیے بِقَلْبِ أَحَدِهِمَا إِلَى الْأُخْرٰى ایک کو دوسرے کے ساتھ بدلتے ہوئے، نحو اثَّارَ وَاثَّارَ۔ یعنی یا تو تاء کو ثَاء کر کے ثَاء میں ادغام کر دو، یا ثَاء کو تاء کر کے تاء میں ادغام کر دو، تو اثَّارَ بھی جائز اثَّارَ بھی جائز۔ وَلَا يَجُوْزُ الْإِظْهَارُ لیکن اظہار جائز نہیں، ثَاء اور تاء کو الگ الگ رکھیں یہ جائز نہیں۔

وچوں سِيْن **باشد** اور جب کیا آئے؟ سِيْن ہو، یعنی فاء کلمے کی جگہ سِيْن ہو، **اظہار وادغام**، اظہار اور ادغام دونوں بِقَلْبِ الثَّانِيَةِ إِلَى الْأُوْلٰى ثانی کو اولیٰ سے بدلتے ہوئے **روابود**، یہ کیا ہے؟ جائز ہے۔ نحو اسْتَمَعَ۔ اسْتَمَعَ یہ تو تاء کو اپنی حالت پر رکھا، جائز۔ وَاسَّمَعَ تاء کو سِيْن کر کے سِيْن میں کیا کر دیا؟ ادغام، یہ بھی جائز ہے اسَّمَعَ۔ وَلَا يَجُوْزُ اتَّمَعَ لیکن اتَّمَعَ جائز نہیں ہے بِقَلْبِ السِّيْنِ تاء کہ سِيْن کو کس سے بدل دیا جائے؟ تاء سے بدل دیا جائے، یہ جائز نہیں ہے۔

یہ تو تھا فاء کلمے سے متعلقہ باتیں تھیں۔ اب عین کے بارے میں بتلا رہے ہیں: **وچوں بجائے عَیْن کلمہ تاء افتد** اگر باب افتعال کے عین کلمے کی جگہ کیا آ جائے؟ تاء آ جائے یا صاد یا کیا آ جائے؟ صاد آ جائے، **اظہار وادغام روا بود**، اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں مولانا۔ اظہار بھی جائز اور ادغام بھی جائز ہے مولانا۔ آگے مثالیں آ جائیں گی۔ کیسے اظہار کیسے؟ تاء کو تاء ہی رکھیں اور آگے آنے والے حرف کو تاء اور صاد ہے وہ صاد ہی رکھیں۔ یا آپ چاہیں تو اس باب افتعال کی تاء کو صاد سے بدل کر صاد میں کیا کر دیں؟ ادغام، یا تاء کا تاء میں کیا کر دیں؟ ادغام کر دیں۔

ودر فاء فعل ماضی عِنْدَ الْإِدْغَامِ **فتحہ وکسرہ روا بود**، اور فاء جو ہے فعل ماضی کی اِفْتَعَلَ، فاء کی بات ہو رہی ہے، عِنْدَ الْإِدْغَامِ ادغام کے وقت فتحہ وکسرہ روا بود، فتحہ اور کسرہ دونوں جائز ہیں۔ فتحہ اور کسرہ دونوں جائز۔ کب؟ بات وہی چل رہی ہے، جب کہ عین کلمے کی جگہ تاء یا صاد آئے، اس وقت فاء کے اندر فتحہ بھی جائز اور کسرہ بھی۔ چوں اقْتَتَلُوْا، اقْتَتَلُوْا دیکھو بھئی، افْتَعَلُوْا عین کلمے کی جگہ کیا آئی؟ تاء۔ آگے آ رہا ہے اخْتَصَمُوْا، جی عین کلمے کی جگہ کیا آیا؟ صاد آیا۔ ان دونوں کے اندر ادغام بھی جائز اور اظہار بھی جائز۔ اظہار کیسے؟ اقْتَتَلُوْا دیکھو دونوں کو الگ الگ پڑھا، اخْتَصَمُوْا دونوں کو الگ الگ پڑھا، یہ اظہار ہے مولانا۔ اور ادغام بھی جائز، ادغام۔ اچھا، لیکن ادغام کریں گے کیسے؟ اقْتَتَلُوْا دو تاء متحرک ہیں، تو پہلی تاء کی حرکت قاف کو دے دیں گے اور تاء کا تاء میں ادغام کریں گے، اور ہمزہ وصل کی اب ضرورت نہ رہی وہ گر جائے گا، کیا بن گیا؟ قَتَّلُوْا۔ صورت سمجھ میں آ گئی بھئی؟ قَتَّلُوْا۔ اچھا، اور اخْتَصَمُوْا اس کے اندر کیا ہو گا؟ خَصَّمُوْا، خَصَّمُوْا۔ جی۔ لیکن اوپر بتلایا **ودر فاء فعل ماضی** عِنْدَ الْإِدْغَامِ ادغام کے وقت فعل ماضی کی فاء کے اندر **فتحہ وکسرہ روا بود**، فتحہ بھی جائز ہے اور کسرہ بھی۔ یعنی قَتَّلُوْا بھی جائز، قِتَّلُوْا قاف پر کسرہ پڑھو، قِتَّلُوْا بھی جائز۔ خَصَّمُوْا بھی جائز، خِصَّمُوْا بھی جائز خاء پر کسرہ پڑھیں بھئی، خِصَّمُوْا۔ صورت سمجھ میں آ گئی بھئی؟

وہم چنیں در فعل مستقبل، اور اسی طرح فعل مستقبل میں یعنی فعل مضارع کے اندر بھی ہے بھئی۔ کیسے ہو گا؟ اقْتَتَلَ یَقْتَتِلُ اظہار بھی جائز۔ اخْتَصَمَ یَخْتَصِمُ دیکھو اظہار جائز ہے، صاد اپنی جگہ ہے تاء اپنی جگہ۔ اور پھر ادغام بھی جائز ہے۔ یَقْتَتِلُ تھا، جی یَقْتَتِلُ، پہلی تاء کی حرکت کس کو دے دی؟ قاف کو دے دی اور تاء کا تاء میں ادغام کیا، کیا ہوا؟ یَقَتِّلُ، یَخَصِّمُ۔ تو فاء پر کیا آ رہا ہے؟ فتحہ ہے فاء پر، یَقَتِّلُ، یَخَصِّمُ۔ اور اس میں کسرہ بھی جائز ہے ماضی کی طرح، یَقِتِّلُ، یَخِصِّمُ۔ یَقِتِّلُ، یَخِصِّمُ، یہ بھی جائز ہے مولانا۔ بات سب کو سمجھ میں آ گئی بھئی؟ یہ معنی ہے **وہم چنیں در فعل مستقبل**، اور اسی طرح فعل مستقبل میں بھی ہو گا یعنی وہاں بھی ادغام کی صورت میں فاء کا فتحہ بھی جائز اور فاء کا کسرہ بھی۔ إِلَّا أَنَّهُ يَجُوْزُ السُّكُوْنُ أَيْضًا فِي الْمُسْتَقْبَلِ مگر یہ کہ سکون بھی جائز ہے مستقبل کے اندر، یعنی فعل مضارع میں سکون بھی جائز ہے یعنی فاء کا سکون بھی جائز ہے۔ کیسے پڑھیں گے؟ بھئی پہلے تو تھا یَخَصِّمُوْنَ یا یَخِصِّمُوْنَ، اب خاء کو ذرا ساکن پڑھو: یَخْصِمُوْنَ، صاد اسی طرح مشدد ہے، یَخْصِّمُوْنَ۔ صورت سمجھ میں آ گئی بھئی؟ یہ سکون بھی جائز ہے کہتے ہیں، لیکن یہ بڑا ہی قلیل ہے مولانا، حتی کہ بعض علماء نے اس کا انکار کیا ہے کہ یہ جائز ہی نہیں ہے بھئی۔

ودر اسم فاعل واسم مفعول مضموم کنند فاء کو مضموم کریں گے لِلْاِتِّبَاعِ کس لیے؟ اتباع کے طور پر، یعنی ماقبل کے میم کا اتباع کرتے ہوئے۔ بھئی اس میں باب افتعال میں فاعل کیا بنے گا؟ اسم فاعل کیا آئے گا؟ صحیح سے کیا پڑھا تھا آپ نے باب؟ مُکْتَسِبٌ آپ نے پڑھا تھا، مُکْتَسِبٌ، تو دیکھو میم مضموم ہے مولانا۔ تو لہٰذا اسم فاعل اور اسم مفعول میں فاء پر میم کے اتباع میں ضمہ بھی جائز ہو گا۔ فتحہ اور کسرہ تو پہلے بتا دیا ماضی اور مضارع میں جائز ہے، اسی طرح اسم فاعل اسم مفعول میں بھی فاء پر فتحہ اور کسرہ بھی، اور میم کے اتباع میں ضمہ بھی جائز۔ تو تینوں حرکتیں جائز ہوں گی یہاں اسم فاعل اسم مفعول میں، فتحہ بھی، ضمہ بھی اور کسرہ بھی۔ چنانچہ کیسے پڑھیں گے؟ ادغام کی صورت ہے مولانا، مُقَتِّلُوْنَ، مُقَتِّلُوْنَ آیا نا اسم فاعل، مُقَتِّلُوْنَ، قاف پر یعنی فاء پر میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ مُقَتِّلُوْنَ قاف پر فتحہ ہے، مُقَتِّلُوْنَ۔ اس پر ذرا کسرہ پڑھو، مُقِتِّلُوْنَ، مُقِتِّلُوْنَ قاف پر کسرہ۔ اور ضمہ بھی پڑھ سکتے ہیں، مُقُتِّلُوْنَ، مُقُتِّلُوْنَ۔ صورت سمجھ میں آ گئی بھئی؟ اور اسم مفعول میں بھی اسی طرح ہو گا، اسم مفعول بناؤ: مُقَتَّلُوْنَ، مُقَتَّلُوْنَ ادغام والی صورت میں ہیں یہ تینوں صورتیں جائز، ہر جگہ نہیں بھئی جہاں ادغام کریں آپ۔ مُقَتِّلُوْنَ، نہیں یہ تو اسم فاعل ہے، اسم مفعول بناؤ: مُقَتَّلُوْنَ، مُقَتَّلُوْنَ قاف پر فتحہ ہے، اسی پر کسرہ پڑھو: مُقِتَّلُوْنَ، قاف پر کسرہ اور تاء پر اسی طرح فتحہ، مُقِتَّلُوْنَ۔ اور ضمہ بھی جائز: مُقُتَّلُوْنَ۔ صورت سمجھ میں آ گئی دونوں؟

ودر تَفَعُّلْ و تَفَاعُلْ، جی یہ باب افتعال کی تاء سے متعلقہ احکام گزرے۔ اب باب تَفَعُّلْ اور تَفَاعُلْ بھی ضمن میں اس کے بھی ایک حکم بیان کرنے لگے ہیں۔ کہتے ہیں **ودر باب** تَفَعُّلْ و تَفَاعُلْ **چوں بجائے فاء کلمہ طاء افتد و یا ثاء**، کہ باب تَفَعُّلْ اور باب تَفَاعُلْ میں جب فاء کلمے کی جگہ طاء واقع ہو و یا ثاء یا کیا واقع ہو؟ ثاء، **روا باشد کہ اورا ساکن کنند** جائز ہے کہ اس کو ساکن کر دیں، **وبعدہ ادغام کنند** اور اس کے بعد کیا کر دیں؟ ادغام کر دیں، **والف وصل در اول در آرند** اور الف وصل شروع میں لے آئیں۔ یعنی ہمزہ وصل مراد ہے، کیونکہ کس صورت میں لکھا جاتا ہے؟ جو شروع میں ہمزہ آتا ہے ہمزہ وصل اس کو اکثر

الف بھی کہہ دیا کرتے ہیں بھئی۔ تو شروع میں جو ہے وہ ہمزہ وصل لے آئیں گے مولانا۔ کہاں؟ جب ابتداء بالساکن ہو رہی ہو تو پھر وہاں کیا لے کر آتے ہیں؟ ہمزہ وصل۔ چنانچہ اطَّهَّرَ و اثَّاقَلَ۔ بھئی دیکھیے باب تَفَعُّلْ بناؤ، جی کیا تھا؟

تَطَهَّرَ	تَفَعَّلَ	تَطَهَّرَ

، ہاء مشدد ہے مولانا۔ پھر شروع میں تاء ہے اور فاء کی جگہ کیا آگئی؟ طاء آگئی۔ انہوں نے کہا تھا فاء کی جگہ طاء آجائے یا ثاء آجائے تو اس کا ادغام جائز ہے۔ تو لہٰذا تاء جو تھی دو نقطوں والی اس کو بھی طاء سے بدل دیا اور پھر طاء کا طاء میں ادغام کیا، تو اب ابتداء بالساکن ہو رہی ہے اور ابتداء بالساکن تو کلام عرب میں ہو نہیں سکتی لہٰذا شروع میں کیا لے آئے؟ ہمزہ وصل۔ کیا ہوا؟ اطَّهَّرَ۔ طاء بھی مشدد ہاء بھی مشدد بھئی۔ آپ کی کتابوں میں ہاء پر شد ہے؟ ہونا چاہیے بھئی۔ آپ نے خود ابھی تعلیل کی صیغے کی بھئی۔ چنانچہ اطَّهَّرَ بھئی۔ واثَّاقَلَ اصل میں کیا تھا؟ تَثَاقَلَ۔ فاء کلمے کی جگہ کیا آئی؟ ثاء۔ تو پھر تاء کو بھی ثاء کر کے ثاء میں ادغام کیا اور پھر ابتداء بالساکن ہوئی اور ابتداء بالساکن تو ہو نہیں سکتی لہٰذا شروع میں کیا لے آئے؟ ہمزہ وصل، تو اثَّاقَلَ ہوا بھئی۔ بات سمجھ میں آگئی بھئی؟

جی تَمَّتْ بِالْخَيْرِ بھئی، چلیے مکمل ہوا یہ رسالہ خیر کے ساتھ بھئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ چلو بھئی، کتاب مکمل ہوئی بھئی آپ حضرات کو بھی مبارک ہو۔ چلیے بس مولانا، هٰذَا هُوَ الْمَرَامُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْكَلَامِ بھئی۔ چلو بھئی دعا بھی مختصر سی کر لیں۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ۔

تفصیلی فہرستِ مضامین و اسباق

(مکمل کتاب کے ۱۵ ابواب اور ۱۹ اسباق مع صفحات)

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ: مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ وَصَرْفُ الصَّحِيحِ وَالْمَهْمُوزِ (خطبۂ کتاب، اقسامِ اربعہ، صرفِ صحیح اور تخفیفِ ہمزہ کے قوانین (اسباق ۰۹۲ تا ۰۹۳)) ۱

۹۲ خطبۂ کتاب، افعالِ متصرفہ و اسماءِ متمکنہ کی چار اقسام اور صحیح و مہموز کا بیان ۲

۹۳ صرفِ مہموز اور تخفیفِ ہمزہ کے قوانین (ابدال بہ الف، واو و یا) ۶

اَلْفَصْلُ الثَّانِي: فِي أَقْسَامِ الْمُعْتَلِّ وَقَوَانِينِ الْمِثَالِ (معتل کی اقسام (مثال، اجوف، ناقص، لفیف) اور مثال کے پانچ قوانین (اسباق ۰۹۴ تا ۰۹۵)) ۱۱

۹۴ صرفِ معتل کی اقسام (مثال، اجوف، ناقص، لفیف) اور مثال کے ابتدائی قوانین ۱۲

۹۵ مثال کے باقی قوانین (مِیعَادٌ، مُوقِنٌ، اُتُّئِدَتْ اور وِسَادَةٌ کے مباحث) ۱۸

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِي قَوَانِينِ إِعْلَالِ الْأَجْوَفِ (اجوفِ واوی و یائی کے اعلال، موانعِ تعلیل، نقلِ حرکت اور ابوابِ منشعبہ (اسباق ۰۹۶ تا ۱۰۳)) ۲۱

۹۶ فصلِ اجوف: صرفِ صغیر و کبیر اور اعلالِ «قَالَ» کے شرائط ۲۲

۹۷ موانعِ تعلیلِ اجوف (عَوِرَ، حَيَوَانٌ، قَوِيَ، طَائِيٌّ اور شواذ) ۲۸

۹۸ اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ و غیر حدّہٖ اور حذفِ واو و یا (قُلْنَا، لَمْ يَقُلْ) ۳۲

۹۹ «قِيلَ» کی تعلیل اور حرکتِ واو و یا نقل کرنے کے چار شرائط ۴۱

۱۰۰ ماضیِ مجہولِ اجوف میں اسکان، نقل اور اِشمام کے احکام ۴۵

۱۰۱ «قَاوَلَ» و «اَغْوَرَ» میں عدمِ اعلال اور «قَائِلٌ» میں قلبِ واو بہ ہمزہ ۵۰

۱۰۲ اجوفِ یائی (بَاعَ، مَبِیْعٌ) اور محافظتِ یا کے لیے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا ۵۴

۱۰۳ ابوابِ منشعبہ از اجوف (اِفعال، افتعال، استفعال) اور مصدر میں تائے عوض ۶۰

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ: فِي قَوَانِيْنِ اِعْلَالِ النَّاقِصِ (ناقصِ واوی ویائی، رَاٰی، ابوابِ منشعبہ اور تَفْعِلَۃٌ کے قواعد (اسباق ۱۰۴ تا ۱۰۷)) ۶۶

۱۰۴ فصلِ ناقص: «دُعِیَ» کی تعلیل اور واو کو یا سے بدلنے کے پانچ مواقع ۶۷

۱۰۵ مضارعِ ناقص میں جمع مذکر ومؤنث کا فرق اور واوِ ثالث کا چوتھی جگہ یا ہونا ۷۲

۱۰۶ جحد، نفیِ ابد، امر و نہی، «مَدْعُوٌّ» اور مہموز العین وناقص «رَاٰی» کے احکام ۷۷

۱۰۷ ابوابِ منشعبہ از ناقص (اَلٰی، اَسٰی، اَرٰی، نَجّٰی) اور تَفْعِلَۃٌ کا قاعدہ ۸۲

خَاتِمَۃُ الْکِتَابِ: فِي اللَّفِيْفِ وَالْمُضَاعَفِ وَاَحْکَامِ تَاءِ الِافْتِعَالِ (لفیفِ مفروق ومقرون، مضاعف کے تین طریقے اور تائے افتعال کے احکام (اسباق ۱۰۸ تا ۱۱۰)) ۹۰

۱۰۸ صرفِ لفیفِ مفروق ولفیفِ مقرون کے قوانین ۹۱

۱۰۹ صرفِ مضاعف، تخفیف کے تین طریقے (ادغام، حذف، ابدال) اور شرائطِ ادغام ۹۵

۱۱۰ احکامِ تائے افتعال (حروفِ مطبقہ، دال، ذال، زا، سین، جیم کا قلب وادغام) اور اختتامِ کتاب ۱۰۱

تفصیلی فہرستِ مضامین واسباق ۱۰۶